نورانی

عربی قصیدہ

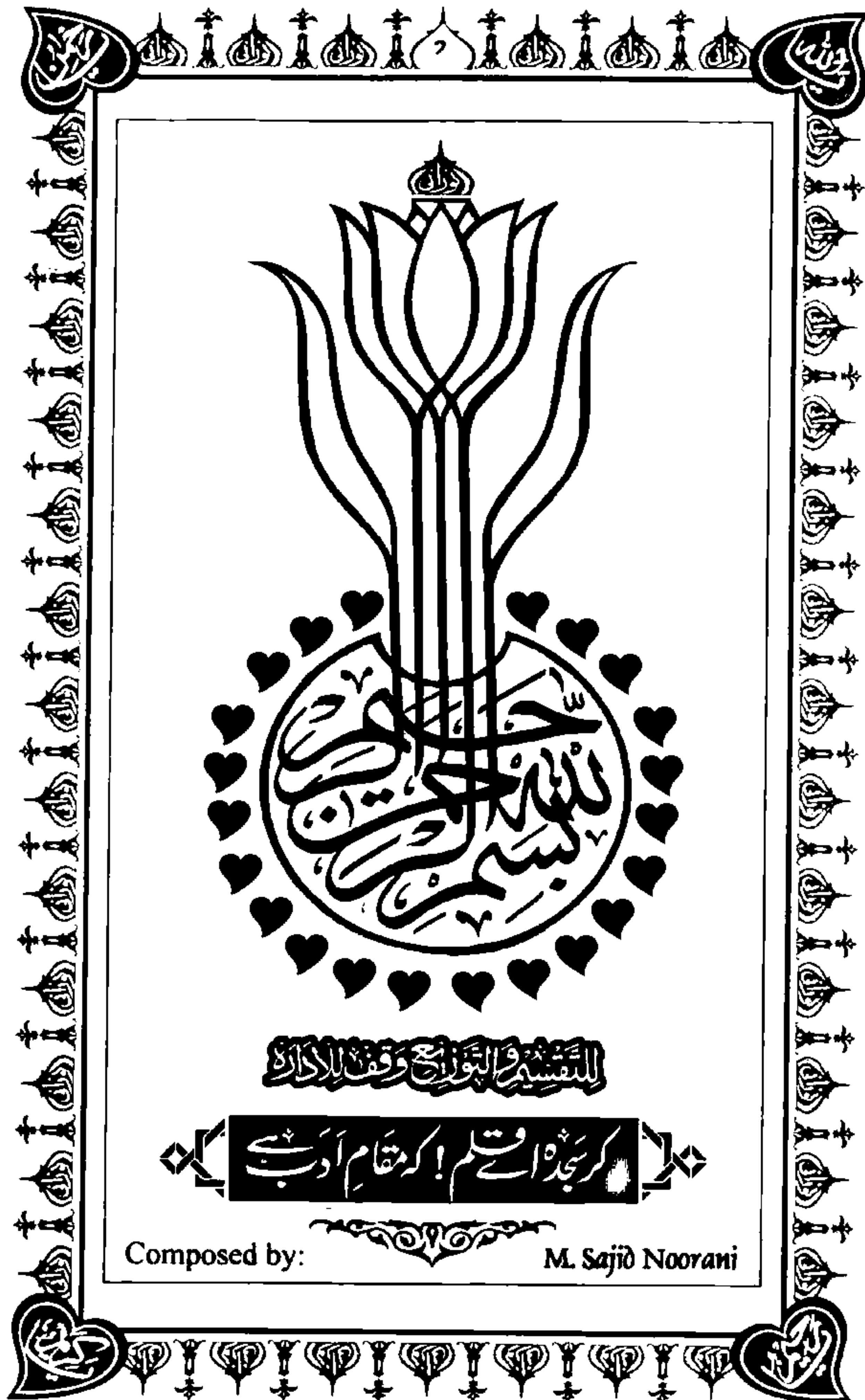
البُردۃ النُورانیۃ

فی سلسلۃ

وظیفۃ النُورانیۃ

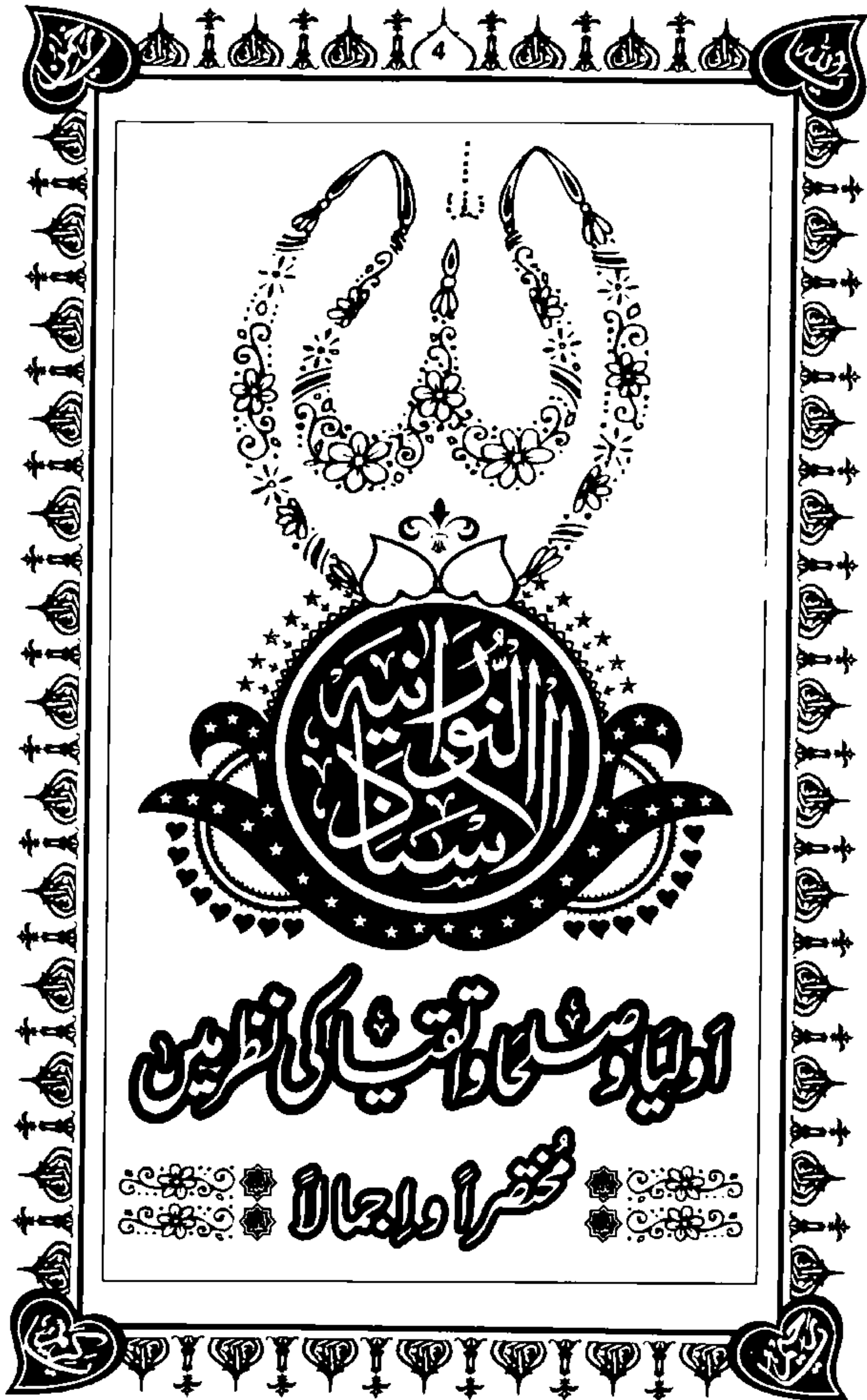
روضہ مبارک حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قسطاط (قاہرہ)


نورانی
عربی قصیدہ
البردۃ النورانی
فی سلسلۃ
مع
وظیفۃ النورانی
النورانی ایجوکیشنل کمپلیکس فیصل آباد
Alnoorani_edu@yahoo.com
Ph: 0092-041-6470033 Mob: 0303-6700283



بسم اللہ الرحمن الرحیم
کر سجدہ اے قلم ! کہ مقامِ اَدب ہے
Composed by:
M. Sajid Noorani

مشمولات


الاستاذ النورانیہ
اولیاء و صلحاء و اتقیاء کی نظریں
مختصراً واجمالاً

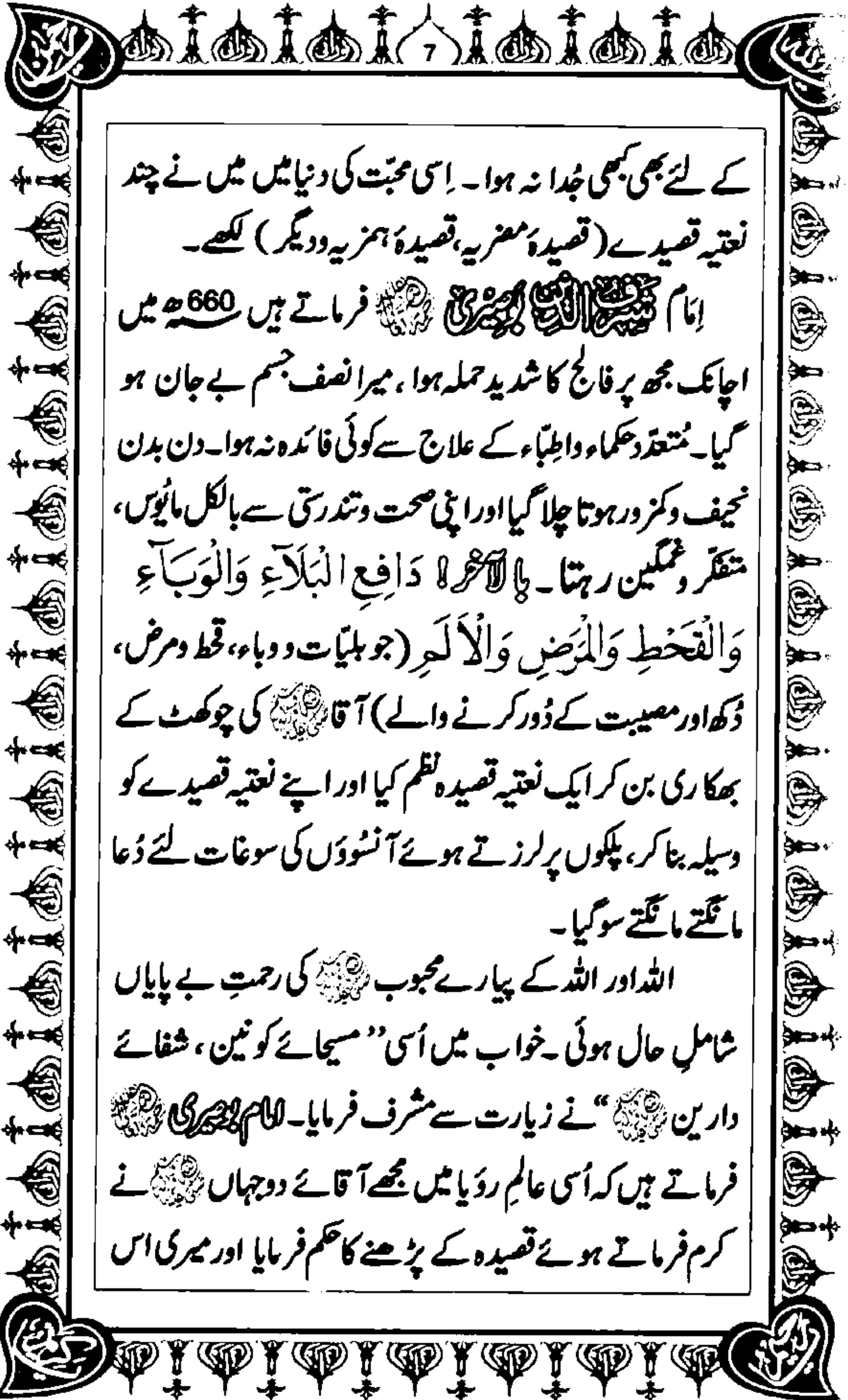
حضرتِ شیخُ الاسلام والمسلمین اِمَام شرف الدین ابُوعبدُاللہ محمّد بِن سعید بِن حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ "قصیدہ بُردہ شریف" جو یکم شوال ۶۰۸ھ بمطابق 7۔ مارچ 1212ء بروز بُدھ بمقام "البوصیر" میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے آپ "البوصیری" کہلائے۔ اور سیّدنا اِمَام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق آپ مصر کے ایک ضلع "الدلاص" میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے "الدّلاصی" بھی کہلائے۔ "البوصیری" اور "الدّلاصی" کہلائے جانے کی ایک اور تحقیق بھی ہے کہ آپ کی والدۂ ماجدہ کا تعلق "البوصیر" سے اور والدِ ماجدِ گرامی کا تعلق "الدلاص" سے تھا جس کی وجہ سے آپ "البوصیری" اور "الدّلاصی" کہلائے۔

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث، مفسّر، حافظِ قرآن، عقلی و نقلی علوم کے جامع اور عارف بِاللہ تھے۔ (سُبحان اللہ)

آپ خاص و عام کے مقرّب و محبوب ہونے کے ساتھ ساتھ سلاطینِ اسلامیہ اور اُمراء کے بھی مقبول و منظورِ نظر تھے۔ منقبت اور قصیدہ گوئی میں فی البدیہہ خاص ملکہ اور مہارت رکھتے تھے۔

آپ ایک روز دربارِ سُلطانی سے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک فَردشناس، مردِ باخدا، علومِ عقلیہ و نقلیہ سے بہرہ ور،

حسین وجمیل چہرے والے سے ملاقات ہوئی فرمایا ! کیا آپ پیارے محبوب حضور پُر نور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے؟ اُس مردِ باخدا کے سوال نے میرے دل میں "عشقِ" محبّتِ رسول ﷺ کا ایسا بیج بویا کہ اپنی خبر، نہ علم و ہنر کی اور نہ سُلطانی تمکنت کی۔ بس بیداریٔ احساس کا یہ عالم تھا کہ دنیا و مافیہا سوال بن کر میرے سامنے تھی کہ اب اگر زندگی اس سوال کا جواب نہ بن پائی تو پھر انسانیّت کی نہیں کوئی اور ہی زندگی ہوگی۔ "مقدّر بیدار تھا" کہ زندگی کے سارے جھرد کے ایک پلڑے میں اور یہ عشق و مستی کا سوال ایک پلڑے میں جواب بن کر رحمتوں، بخششوں، مغفرتوں کے پَرتو میں ایمان اور ایمانیات کے تمام سلسلے کی کڑی یُوں ٹھہری کہ اُسی شب مجھے عالمِ رؤیا (خواب) میں جمالِ جہاں آرا حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا (بحمداللہ تعالیٰ) کیا دیکھتا ہوں کہ حضور پُرنور سیّدالعالمین مصطفےٰ ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں اس شان سے جلوہ گر ہیں جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھُلی تو میں نے اپنے دل کو آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارتِ بابرکت کے سُرور سے محظوظ و مسرُور پایا۔ "یہی لمحہ میری زندگی کا ماحاصل ٹھہرا۔" جو ایک ساعت



کے لئے بھی کبھی جُدا نہ ہوا۔ اِسی محبّت کی دنیا میں میں نے چند نعتیہ قصیدے (قصیدۂ مضریہ، قصیدۂ ہمزیہ ودیگر) لکھے۔

اِمام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۶۶۰ھ میں اچانک مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا، میرا نصف جسم بے جان ہو گیا۔ مُتعدّد حکماء واطِبّاء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ دن بدن نحیف وکمزور ہوتا چلا گیا اور اپنی صحت وتندرستی سے بالکل مایُوس، متفکّر وغمگین رہتا۔ بالآخر! دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَ لَمِ (جو بلیّات و وباء، قحط ومرض، دُکھ اور مصیبت کے دُور کرنے والے) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کے بھکاری بن کر ایک نعتیہ قصیدہ نظم کیا اور اپنے نعتیہ قصیدے کو وسیلہ بنا کر، پلکوں پر لرزتے ہوئے آنسوؤں کی سوغات لئے دُعا مانگتے مانگتے سو گیا۔

اللہ اور اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ بے پایاں شاملِ حال ہوئی۔ خواب میں اُسی "مسیحائے کونین، شفائے دارین صلی اللہ علیہ وسلم" نے زیارت سے مشرف فرمایا۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُسی عالمِ روئیا میں مجھے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرماتے ہوئے قصیدہ کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور میری اس

حقیر سی گویائی پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دورانِ سماعت جب اس بیت پر پہنچا۔

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

"کتنی بار حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کے دستِ مبارک نے محض چھُو کر بیماروں کو تندرست کر دیا اور اسی طرح کئی بار (امداد، علاج اور ہدایت) کے شدید محتاجوں کو مرضِ جنُون سے رہائی وتندرستی عطا فرمائی۔"

تو آقائے دو جہاں ﷺ نے نہ صرف میرے اعضاءِ حقیرہ پر اپنا دستِ نوُری پھیر کر میرے مُردہ جسم کو حیاتِ جاودانی بخشی بلکہ کرم فرماتے ہوئے بُردِ یمانی (یمنی چادر) بھی عطا فرمائی۔

جیسے ہی بیدار ہوا تو " خود کو بالکل تندرست وتوانا اور ایسا پایا کہ جیسے مجھے کوئی مرض لاحق ہی نہ ہوا تھا اور میں نے اُس چادر کو بدستور ایسے ہی اپنے جسم پر پایا جیسے عالمِ روَیا میں حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔" امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اُسی فرحت ومسرّت میں علی الصّبح جیسے ہی گھر سے نکلا تو راستے میں شیخ ابوالرّجاء الصدیق رحمۃ اللہ علیہ ملے جو قطبِ وقت

اور صاحب حال بزرگ تھے۔ فرمایا: اے اِمام شَرَفُ الدِّین! وہ قصیدہ سناؤ جو آقائے دو جہاں حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کی مدحت میں تالیف فرمایا۔ عرض کیا کون سا قصیدہ؟ میں نے تو سرکار ﷺ کی مدحت میں کئی ایک قصائد لکھے ہیں۔ شیخ اَبُوالرَّجَاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ قصیدہ جس کا مطلع :-

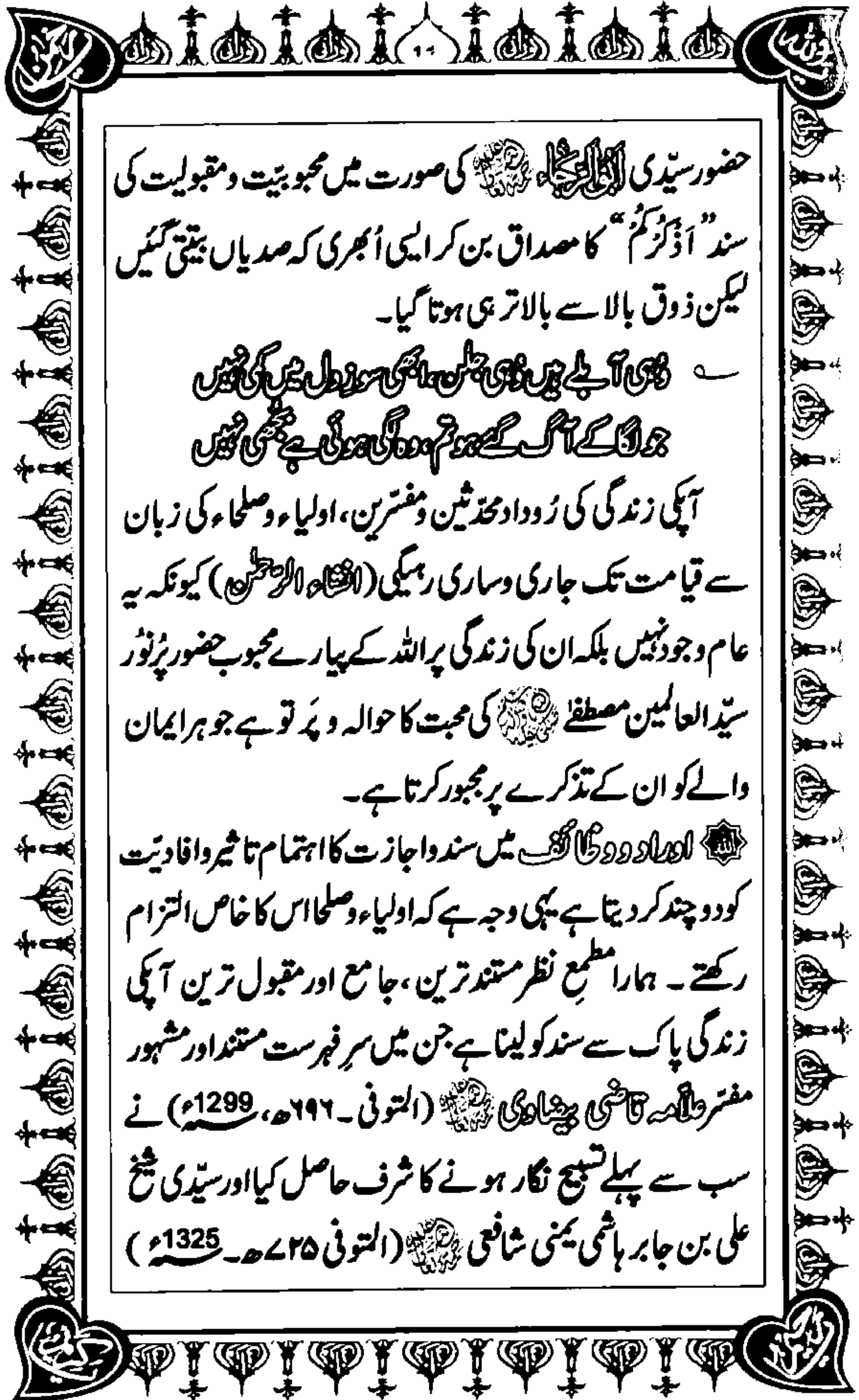
اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

ترجمہ: کیا تو نے مقامِ ذی سلم کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کرلیا ہے؟ جو تیرے حلقۂ چشم سے پیہم رواں ہیں۔ (اللہ اکبر)

اِمام شَرَفُ الدِّین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے میری حیرت کی انتہا نہ رہی؛ گم گشتہ جاں ہوگیا؛ عرض کیا: يَا اَبَا الرَّجَآءِ! مِنْ اَيْنَ حَفِظْتَهَا؟ "اے اَبُوالرَّجَاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا؟" میں نے یہ قصیدہ سوائے اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور سیّد العالمین ﷺ کے کسی کو اب تک نہیں سنایا؛ اور نہ ہی کسی سے میری کوئی ملاقات ہوئی۔ حضور سیّدی اَبُوالرَّجَاء رحمۃ اللہ علیہ عجیب لب کشائی فرماتے ہیں:

قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تُنْشِدُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَمَايَلُ وَ يَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا تَحَرُّكَ الْاَغْصَانِ الْمُثْمِرَةِ بِهُبُوْبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ

اے بوصیری! یہ قصیدہ گزشتہ رات اُس وقت سنا۔ جب تم رُوبروئے رسالت مآب ﷺ عرض کر رہے تھے (اللہ اللہ اللہ) اور حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ اس قصیدہ کو سُن کر اظہارِ پسندیدگی کے لئے پھلوں بھری ڈالی کی طرح ایسے تمایل و تحرک فرما رہے تھے جیسے وہ ڈالی نسیمِ ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ) بوصیری جھُومے اور اُسی وجد کناں کیفیت میں مطلوبہ قصیدہ پیشِ خدمت کیا۔ حضور سیّدی اَبُو الرَّجَاء رضی اللہ عنہ اور علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے جہاں اکٹھے ہوئے ہوں گے۔ یہ حال و قال کا معاملہ نہیں بلکہ بخشش و مغفرت کی نوید ہے۔ جیسے ہی اُن کی محبّت کا پَرتو سایہ فگن ہوتا ہے تو یہ قانُونِ قدرت ہے کہ تم میرے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرو۔ میں تمہیں اپنا محبوب بنالوں گا اور یہ محبوبیّت کا ہونا عالمین میں خاصۂ اُمتِ محبوب ﷺ ہی ہے اور اسے بھی تقاضائے محبوبیّت کہیے کہ "فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ" "تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا" تو



حضور سیّدی ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں محبوبیت و مقبولیت کی سند" اُذْکُرُکُمْ " کا مصداق بن کر ایسی اُبھری کہ صدیاں بیتی گئیں لیکن ذوق بالا سے بالاتر ہی ہوتا گیا۔

ـــــ وہی آبلے ہیں وہی جلن ہے ابھی سوزِ دل میں کمی نہیں
جو لگا کے آگ گئے ہو تم وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

آپکی زندگی کی رُوداد محدّثین و مفسّرین، اولیاء و صلحاء کی زبان سے قیامت تک جاری و ساری رہیگی (انشاء الرحمٰن) کیونکہ یہ عام وجود نہیں بلکہ ان کی زندگی پر اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حوالہ و پَرتو ہے جو ہر ایمان والے کو ان کے تذکرے پر مجبور کرتا ہے۔

اوراد و وظائف میں سند و اجازت کا اہتمام تاثیر و افادیت کو دو چند کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اولیاء و صلحا اس کا خاص التزام رکھتے۔ ہمارا مطمعِ نظر مستند ترین، جامع اور مقبول ترین آپکی زندگی پاک سے سند کو لینا ہے جن میں سرِ فہرست مستند اور مشہور مفسّر علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۹۶ھ، 1299ء) نے سب سے پہلے تسبیع نگار ہونے کا شرف حاصل کیا اور سیّدی شیخ علی بن جابر ہاشمی یمنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۲۵ھ۔ 1325ء)

میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ سماعت فرمایا اور ایک عمدہ ترین شرح تالیف فرمائی۔ (بحمد اللہ تعالیٰ)

اسی طرح شیخِ محقق، محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ۔ 1642ء) جیسی جلیل القدر شخصیت نے شیخ تاج سبکی کے حوالہ سے مسئلہ توسّل کی حقانیت پر قصیدہ بُردہ شریف کے شعر:

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

کی شہادت پیش کی۔ (جذب القلوب۔۱۶۰)

اور حضور سیّدی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ (المتوفی۔۱۰۳۴ھ 1624ء) نے ابتدائے احوال میں قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی۔۱۱۷۶ھ 1762ء) نے حضرت شیخ حضور سیّدی شیخ العرب والعجم ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے قصیدہ بُردہ شریف کی سند قرأت واجازت حاصل فرمائی۔ (سبحان اللہ وبحمدہ، ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ)

1956ء سے عرصۂ دراز تک مسجدِ پاک شریف النبوی ﷺ

میں پیاری چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخط لکھا ہوا ہونا اور "لاتعداد" علماء و فضلاء کا پوری دنیا سے دیکھنا اور دادِ تحسین دینا اور لینا (سُبْحَانَ اللہ) اور آج تک سند کے طور پر کاشانۂ حضرت سیّدہ کائنات کہ جو ملحقہ روضہ رسولُ اللہ ﷺ ہے وہاں پر جو قفل مبارکۂ شریفہ (تالا) پر "قصیدہ بُردہ شریف" کا سیّدالوظائف "شعر" جو ایمان والوں کیلئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

جسے آج بھی زائرین بڑی محبت سے پڑھتے اور کاشانۂ اہلِ بیتِ اطہار سے اپنے دُکھ کا مداوا کرتے ہوئے حرزِ جاں رکھتے ہیں۔ (اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمد و آلہٖ) کہ کیسے وہ اہلِ محبت تھے کہ جن کا نقطۂ نظر اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور سیّدالعالمین مصطفےٰ ﷺ کے اوصاف ہی ٹھہرتے تھے۔ (ماشاء اللہ)

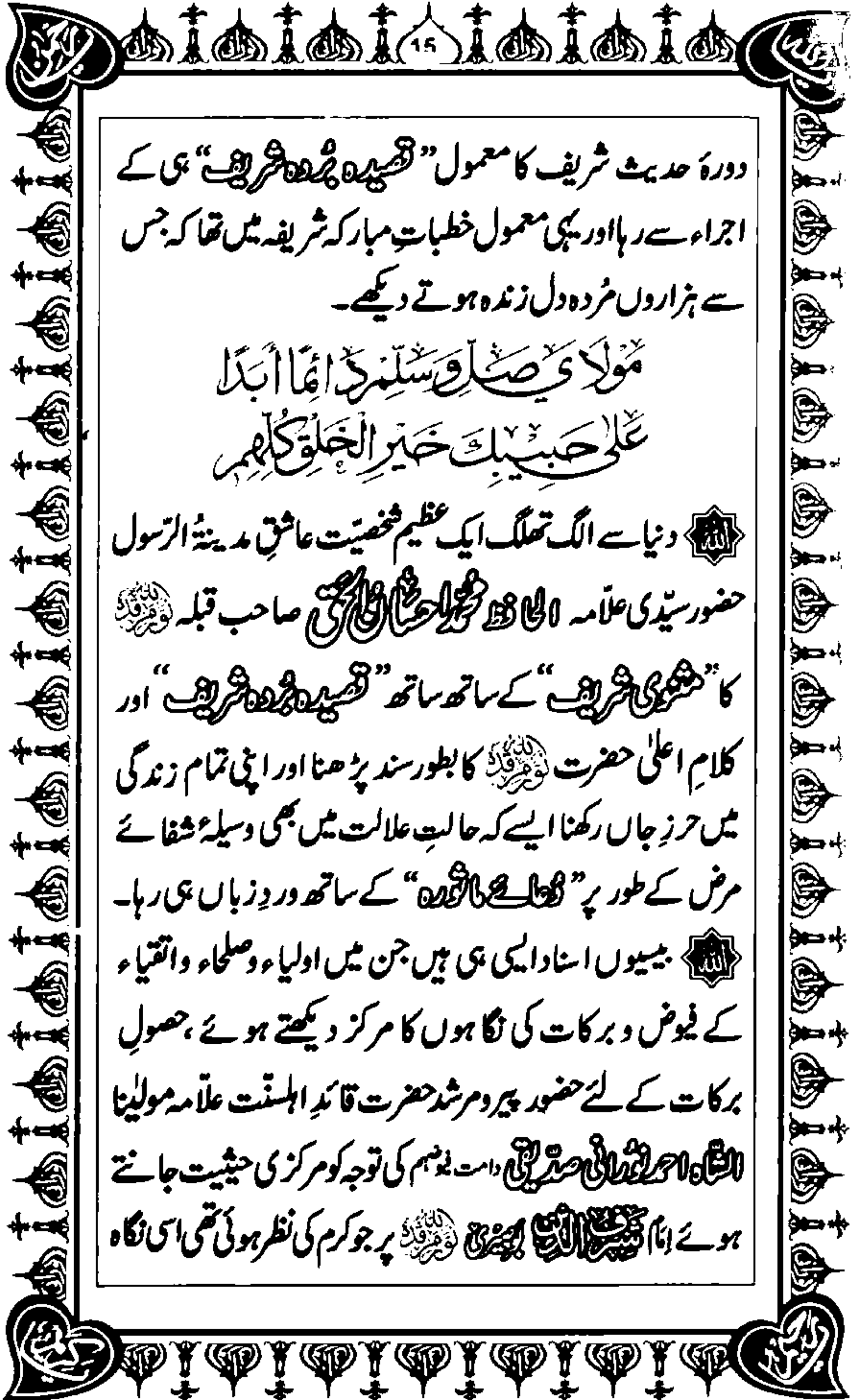
﴿اللہ﴾ سند کے طور پر ہزاروں علماء؛ صلحاء؛ اولیاء؛ اتقیاء کے فیضان کو یک زبان کرتے ہوئے اس پندرھویں صدی میں بھی حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنّت علاّمہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دَامت فیوضُہم کے خطبات ہوں کہ دعا و سلام و نیاز، محافل کی

ابتداء ہو کہ انتہا حتیٰ کہ عِفّت وعصمت وعظمت کی اعلیٰ چادر اوڑھنے والی حضور والدۂ محترمہ نور مرقدہ کی دُعائے تدفین؛ محفلِ سوئم؛ محفلِ چہلم؛ حلقۂ ذکر شریف اور والدِ ماجدِ گرامی، عظیم شیخ التبلیغ علامہ الشاہ محمد عبد العلیم مدنی نور مرقدہ کے سالانہ عرس مبارکہ شریفہ کی سہ (۳) روزہ تقریبات میں سے پہلی تقریبِ سعید مطلقاً! قصیدہ بُردہ شریف کی منزل پر ختم ہوتی ہے۔ (بحمد اللہ تعالیٰ) (اقلیمِ محبت کی دنیا ہی نرالی ہے!)

ﷲ ایسے ہی خلیفۂ اعلیٰحضرت شیخ العرب والعجم الشاہ محمد ضیاء الدین مدنی قادری رضوی نور مرقدہ کی خصوصاً ۷۲ سالہ مدینہ منوّرہ شریف کی زندگی پاک میں منعقدہ "محفلِ میلاد شریف" اور قصیدہ بُردہ شریف لازم وملزوم رہے حتیٰ کہ اس دارِ فانی سے رخصتی کے وقت "مستشفاء" میں بھی محفلِ میلاد اور قصیدہ بُردہ شریف پیش کیا جارہا تھا۔ (بحمد اللہ تعالیٰ)

(بڑا ہی دیدنی ہوگا وہ منظر شہرِ بطحا کا!)

ﷲ ہمارے لئے سند کے طور پر حضرت قبلہ شیخ الحدیث سیّدی ومُرشدی وسندی، عارف باللہ فنافی الرّسول، ابو الفضل حضور سیّدی محمد سردار احمد نور مرقدہ کا ساری زندگیٔ پاک میں



دورۂ حدیث شریف کا معمول "قصیدہ بُردہ شریف" ہی کے اجراء سے رہا اور یہی معمول خطباتِ مبارکہ شریفہ میں تھا کہ جس سے ہزاروں مُردہ دل زندہ ہوتے دیکھے۔

مولای صل وسلم دائما أبدا
علی حبیبك خير الخلق كلهم

دنیا سے الگ تھلگ ایک عظیم شخصیت عاشقِ مدینۃ الرسول حضور سیّدی علامہ الحافظ محمد احسان الحق صاحب قبلہ نوّر مرقدہٗ کا "مثنوی شریف" کے ساتھ ساتھ "قصیدہ بُردہ شریف" اور کلامِ اعلیٰ حضرت نوّر مرقدہٗ کا بطور سند پڑھنا اور اپنی تمام زندگی میں حرزِ جاں رکھنا ایسے کہ حالتِ علالت میں بھی وسیلۂ شفائے مرض کے طور پر "دعائے ماثورہ" کے ساتھ وردِ زباں ہی رہا۔

بیسیوں اسناد ایسی ہی ہیں جن میں اولیاء و صلحاء و اتقیاء کے فیوض و برکات کی نگاہوں کا مرکز دیکھتے ہوئے، حصولِ برکات کے لئے حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنت علامہ مولٰینا الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت فیوضہم کی توجہ کو مرکزی حیثیت جانتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری نوّر مرقدہٗ پر جو کرم کی نظر ہوئی تھی اسی نگاہ

کی ترجمانی کرتے ہوئے "انوارانی ایجوکیشنل کمپلیکس فیصل آباد" نے ذی الحجہ ۔ ۱۴۲۲ھ ، 2002ء کی سعادت مند گھڑیوں میں خونِ شہیداں کی سُرخی کی خیرات سمجھا ۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت فیوضُہم کی نسبت سے اولیاء و صُلحاء کے فیوض و برکات آپ کی جھولی میں ۔ بجاہِ النبی ﷺ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ

☆ غور و فکر کے نتیجے میں آدمی ٹھوس حقیقت دریافت کر لیتا ہے اور اس صحیح طرزِ تفکر سے حاصل ہونے والے محکم عزم و ارادے کے بل بوتے پر، وہ اپنے کردار و عمل کو نگہداشت میں رکھتا ہے۔ طرزِ تفکر: غفلت و جہالت کی جڑوں کو کاٹ دینے کے سلسلہ میں بنیادی عامل، آدمی کی روح اور حقیقت کے درمیان پڑے ہوئے پردوں کو ہٹا دینے کا سبب اور دِل میں ایمان راسخ کر دینے کا وسیلہ، آقائے دو جہاں ﷺ کا شیوۂ تبلیغ ہے، کہ جس نے روحوں پر پڑے ہوئے پردوں کو اُٹھا کر مشاہدات اور لوگوں کو محسوس ہونے والے معاملات، ہی سے کچھ دلائل اخذ فرما کر لوگوں کی توجہات حقیقت کی طرف موڑ دیں۔ فکرِ نورانی



REFERENCE

Imam Sharfud-Din Abu Abdullah Muhammad bin Saeed bin Hammad Al-Busairi, the renowned Composer of **Qasida Burdah Sharif**, was born at Al-Busair, on first of Shawwal 608 Hijra (Wed. March 07, 1212) due to his birth at Busair, he is called Busairi. According to **Imam Jalal-ud-Din Saiyuti's** research, he was born in an Egyptian District, Known as Aldalaas, by which he is also called Al-dalaasi. There is also another version for his being called Al-Busairi and Al- Dalaasi, as his mother belonged to Al-Busair, and his father to Al-Dalaas. It was for this reason that he was known as **Al-Busairi** and **Al-Dalaasi**.

Allama Busairi was a celebrated narrator and interpreter of the sayings of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) memorieser of the Quran, master of the rational and spurious sciences, and a great divine mystic of his time. Besides enjoying an endeared companionship with commonalty, he had an easy access to the kings and courtiers, as well. He had a special genius for composing laudatory odes and hymns of the Holy Prophet (PBUH) extempore.

One day, as he was returning home from the royal court, he came across an extremely pious and saintly looking figure, who was endowed with all rational and spurious sciences. He asked, "Have you dreamed of the Holy Prophet (PBUH)?" The saintly

figure implanted such a seed of love for the Holy Prophet (PBUH) in my mind, that all my ego, my knowledge , my sense of royal majesty was dashed to the ground. The state of my heightened self-awareness sensitized to such a peak that the entire world and all it contained culminated into a sign of interrogation before me! I felt that if even then life failed to answer that question, my life would be altogether other than human. To my good luck, all the casements of life in one pan and this great question of love and ecstasy in another dropped down to a point of an answer reflecting blessings, forgivenesses and benedictions. The key to the chain of mighty faith and all it designated, the same night I was blessed by the Holy Prophet's visit in my dream. Lo! I saw the Holy Prophet (PBUH) couched amidst the galaxy of his companions with such a luminous grace as the moon among the stars! On awakening, my heart was a brim with on inexpressible delight. It became a sovereign moment of my life, which I could never set aside for a trice afterwards. Overwhelmed by this crucial moment, I composed scores of lyrics, odes laudatory hymns.

Imam Sharf-ud-Din Busairi informs us that he had a sudden and acute attack of paralysis in 660 Hijra. It was an attack of hemiparasis. Various notable physicians and apothecaries treated me but all in vain. By and by, I grew weaker and feebler. Most of the time I remained remorse, depressive and ill humoured.

At last, I sat like a friar at the threshold of the saviour of Humanity against all invasions of

diseases, famines and misfortunes --- the Prophet Muhammad (PBUH) and composed the **Burdah Sharif** - a laudatory hymn and investing all my life in it, taking it as an all-out prop; adorning it upon my eye-lids as a gift of tears, with my earnest entreating, I went to sleep.

The unbounded Divine succour and of his beloved prophet favoured me. I, once again, saw the Holy Prophet (PBUH) in my dream. I was ordered by the beloved Prophet (PBUH) to read out The Qasida, and he was kind enough to grant approval to my humble recitation. During recitation, when I reached at the verse:

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

Trans. :-"Many a time, simply by the touch of his chaste hand, the luminous Prophet (PBUH) cured the sick and similarly, many a time, he relieved the suffering from incurable mania and restored them to health."

Thus, **The Holy Prophet (PBUH)**, not only infused a new soul in my deceased body by rubbing his luminous hand on my morbific organs, but also offered me **a Yemeni sheet**.

The moment I woke up, I found myself quite healthy and strong and I felt as if I never suffered from any disease and I found the sheet over my body exactly as I was offered in my dream by the Holy Prophet (PBUH). **Imam Busairi says:**

"Over-exalted and intoxicated, the moment I left home at dawn, I came across **Sheikh Abu-al-Raja**, a spiritual person of his time, who asked me, calling me by my name, to recite the Qasida which I had composed in honour of the **Holy Prophet (PBUH)**. I asked which one, as I had composed many a laudatory hymn in honour of the Holy Prophet (PBUH). The Sheikh told, he meant the one which commenced with the verse:

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

Trans. : - "Have you shed tears mixed with blood in remembrance of those residing in the vicinity of **Ze-salam** locality, i.e Muhammad the Holy Prophet (PBUH) and his family, tears which are over flowing from eye-sockets **(Allah is Great!)**."

Imam Sharaf-ud-Din says, 'I was simply astounded and dumb founded: O' Abu-ul-Raja! Where from did you get this news; I have not recited laudatory hymn (The Burdah Sharif) to any one so far save the Holy Prophet (PBUH), nor I have ever met any one else till now! **Sheikh Abu-ul-Raja** made these bewildering remarks:

قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تُنْشِدُهَا بَيْنَ يَدَيِ
النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَمَايَلُ وَ يَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا
تَحَرُّكَ الْاَغْصَانِ الْمُثْمِرَةِ بِهُبُوْبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ

Trans. :- "O" Busairi! I heard this laudatory hymn (The Burdah Sharif) last night when you were reciting it before the Holy Prophet (PBUH). God is Great: And the Holy Prophet (PBUH) as a mark of approval was swaying like a branch of a tree, moved by a gentle, blowing breeze. Busairi was simply beside himself with joy and under that very ecstatic state presented the requisite laudatory hymn. How many realms of **Abu-ul- Raja** and those of **Allama Busairi** might have commingled! It is not a matter of just ecstasy and exposition but that of tidying of forgiveness and blessing. The moment the Holy Prophet (PBUH) extended his love's luminous wings to some one, it is but a Law of Nature that when you owe complete subservience and submission to Allah and His Holy Prophet (PBUH) in letter and spirit, you will become God's beloved; and this endearment is characteristic of the disciples of the Holy Prophet (PBUH) in both the worlds! And, this is just the inevitable and unfailing outcome of Allah's Love: "You remember me, so will I!"

Thus centuries have rolled by, but the love of Allah and His beloved Muhammad (PBUH) in the person of Abu-ul-Raja, has stood the test of time, has not waned, but is multiplying and intensifying all the time.

؎ وہی آبلے ہیں وہی جلن، ابھی سوز دل میں کمی نہیں
جو لگا کے آگ گئے ہو تم، وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

Trans. : "The same blisters, the same burning, still the heart is not devoid of its anguish. The fire you threw me into, is still aflame, is not extinguished!"

The account of his life will continue to be narrated till the world lasts, with reference to the friends of the Prophet (PBUH) and the sacrosanct, as it is not a man in the street but one who has the halo of Holy Prophet (PBUH) refuge of blessings and beneficences which compels every person of true faith and conviction of his sweet remembrance.

The arrangements of accreditation and permission certainly enhances manifold the value of spiritual functions and ceremonies, that is why, the saints and seers gave due significance to it. Our objective is to obtain certification from the lives of those, who led their lives strictly in the footprints of the Holy Prophet (PBUH). **The following are some of the top most names in the list.**

1- **Allama Qazi Bezavi** (Died-696 Hijra, 1299 A.D) who opened the way for the use of rosary.

2- **Sheikh Ali bin Jabir Hashmi Yamni** (Died-725 Hijra, 1642 A.D), who heard Imam Busairi's Qasida and compiled the finest commentary on it.

3- **Sheikh Abdul Haque of Delhi** (Died-1052 Hijra, 1642 A.D), with reference to Sheikh Taj Subki produced an evidence of the following verse of Qasida Burda Sharif on the authenticity of the problem of Communion:

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

(Jazb-ul-Qalub 160)

4- **Sheikh Ahmed Farooqi Sarhandi Mujadded Alf Sani** (Died-1034,1624 A.D), got permission to recite Burdah Sharif in its very initial stages by Qazi Behlol Badakhshani.

5- **Shah Wali-ullah of Delhi** (Died-1176 Hijra, 1762 A.D) was favoured with permission to recite Burdah Sharif by **Sheikh Abu Tahir Muhammad bin Ibrahim Kurdi Madni!**

6- **Burdah Sharif** is beautifully scribed in the roof of the **domes of the Nabvi Mosque**; it is viewed by countless religious scholars, and learned persons from all the world over, it is being applauded and till now the following verses of Burdah Sharif are write on the lock put on the Holy Prophet's close by residence of **Hazrat Sayyeda-i-Kainat Sayyeda Fatima Al Zahra(R.A.H.)**, mark an authenticity to the faithful:

هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

which is even today recited zestfully and devoutly and sought healing of their woes and their final refuge and salvation .

Here we feel compelled to think of the illimitability of the impassioned and impetuous quality of love of the faithful for the exclusive role model of the Holy Prophet (PBUH).

7- Pinpointing the beneficences of thousands of religious scholars, saints and the abstemious as accreditation, even in the 15th century, whether it is the lectures of **Moulana Shah Ahmed Noorani**

Siddiqui or the ceremony of the burial prayers over his pious mother, or different congregation like Soem or Chehlam or **Annual Urs of Hazrat Moulana Shah Muhammad Abdul Alim Madni** -- The inaugural day of these three-day auspicious ceremonies ends up happily with **recitation from the Burdah Sharif**.

"The world of love is strange, indeed!"

8- Similarly, **Sheikh-ul-Arab-e-wal-Ajam Muhammad Zia-ud-Din Madni Qadri Rizvi's** 72-year sojourn at **Madina Sharif** has become part and parcel of **Melad-Ceremonies** and recitation from Burdah Sharif; so much so the Burdah Sharif recitation was conducted on the eve of Muhammad Zia-ud-Din Madni's departure from the mortal world! It must have been a worth seeing spectacle in the city of Madina!

9- For us, the routine of **Hazrat Sheikh-ul-Hadis Muhammad Sardar Ahmed's** completing the entire compendium of the Prophet's sayings through his life the commencement of Burdah Sharif is an authentic certification and credential. Even he observed the same practice in his religious lectures, which virtually infused fresh life in dead hearts!

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

10- **Allama Al-Hafiz Muhammad Ehsan-ul-Haque,** a great lover of the Holy Prophet (PBUH) who had set himself apart from the rest of world always keep recitation from **Masnavi Sharif** and

life, he resorted to recitations from the Burdah Sharif, even it always followed Masura Prayers, for curative purposes.

11- There are scores of authentic events which exemplify the focus of the pious and the sages of all the ages on the blessings and benedictions experienced by them on account of the Burdah Sharif.

Impressed and inspired by such authentic and variegated beneficences of the Qasida, **Allama Shah Ahmed Noorani Siddiqui** established : **Al-Noorani Educational Complex, Faisalabad,** on **Zilhajja, 1422 Hijra, February, 2002**. It is indeed, a magnificent monument to the chaste blood of all the mysters of Islam. Affiliating yourselves to **Allama Shah Ahmed Noorani Siddiqui's** living testimony, you too can turn your desert of life into an oasis, watering it with the matchless beneficences of the Lords of the spiritual world!

Rendered into English by:
Pro. Dr. Khalid Abbas Babar
M.A.(Triple) M.D.(Psych.)
Ph.D.(London)M.B.S.L.(Lond.)

Signature:

Chairman:
"World Islamic Mission"
Shah Ahmed Noorani
Siddiqui

☆ آدابِ قصیدہ ☆

حصولِ حاجات، دفعِ بلیات اور رفعِ مشکلات کے لئے شرائط ذیل پر موقوف ہیں:

۱۔ قصیدۂ مبارکہ کو از رُوئے وظیفہ اپنانے کے لئے حسبِ توفیق چند فقراء کو اچھا کھانا کھلانا، دونوں طرح (شیریں، نمکین) اور فاتحہ بوسیلۂ سرکارِ ابدِ قرار ﷺ؛ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ

۲۔ غسلِ توبہ، نفاستِ طبع، پاکیزہ لباس، جگہ اور پاکیزہ خیالات!

۳۔ صحتِ الفاظ و اعراب (کسی ساتھی سے تبادلۂ خیال کرنے میں کوئی حرج نہیں)

۴۔ ہر شعر کے معنیٰ و مفہوم کو سمجھنا اور ملحوظ خاطر رکھنا!

۵۔ نظم ہی کے طریقہ پر ہر مصرع ادا کرنا، نہ کہ نثر کی صورت میں!

۶۔ پڑھنے کے دوران کوئی دنیاوی کام اور بات چیت نہ کرے۔ یعنی مطلقاً یکسوئی ہو۔ اگر رات کی تنہائی ہو تو کیا کہنا۔

۷۔ اگر صحیح العقیدہ بزرگ سے اجازت ہو تو مفید تر ہے۔

۸۔ جمعۃ المبارک سے جمعۃ المبارک تک کا وظیفہ جاری رکھنا، قضا کی صورت میں ادا کی کوئی صورت سوچنا (یعنی کوئی صدقہ دے کر دوبارہ پڑھنا)

۹۔ قصیدہ کے اوّل و آخر اور دورانیہ میں خاص اہتمام کے ساتھ وہی درود شریف: مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اسی میں خاص سِرّ ہے اور یہی لازم ہے۔

☆ وظیفۂ قصیدۂ بُردہ شریف سے اگر فوراً فتوحات کا دروازہ نہ کُھلے تو قصیدہ مبارکہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اسے محمول کیا جائے۔ حضور سیّدی السیّد عمر افندی، مفتیٔ مدینہ خرپوت فرماتے ہیں کہ امام حضرتِ غزنوی علیہ الرّحمہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تھے کہ برکتِ قصیدہ بُردہ شریف سے زیارتِ ذاتِ اقدس ﷺ سے مشرف کیا جاؤں۔ ایک مدت تک پڑھتا رہا؛ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوا تو حضور سیّدی شیخِ کامل کی خدمت میں عرض کیا: کہ حضور اس میں کیا راز ہے؟ حضور سیّدی پیرومرشد نے جواباً فرمایا: لعلک لا تراعی شرائطھا۔ "غزنوی شاید آپ شرائط کی رعایت نہ کرسکے۔

حضور سیّدی علامہ غزنوی نے عرض کیا: لا بل اراعیھا ۔نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجّہ سے پڑھتا ہوں فراقب الشیخ تو حضور سیّدی پیرومُرشد مراقب ہوئے اور فرمایا: وقفت علی سرہ وھو انک لا تصلی بالصلوٰۃ التی صلی بھا الامام البوصیری اذ ھو یصلی علیہ علیہ السلام بقولہ ؛

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

غزنوی: زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے، وہ معلوم ہوگیا؛ کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو حضور سیدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے حضور پُرنور ﷺ کو قصیدہ مبارکہ شریفہ سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ دُرود شریف یہی ہے:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اتنا ضرور یاد رکھیں کہ قصیدہ مبارکہ شریفہ میں اس دُرود شریف کا ورد خاص راز و سِرّ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ففھم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ


29
الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
FIRST ASSIGNMENT FOR FRIDAY
المنزل الاول فی یوم الجمعة
عربی قصیدہ
البردة النورانی
البردة النورانی فی سلسلة وظیفة النورانی
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز جمعة المبارک

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ ﷺ نِالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔

قصیدہ بردہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۱

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

اشک ترجمانِ عشق ہوتا ہے

کیا تُو نے مقامِ "ذی سلم" کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کرلیا ہے جو تیرے گوشۂ چشم سے پیہم رواں ہیں؟ (اللہ اکبر)

۲

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

دیارِ حبیب ﷺ اور ذکرِ حبیب ﷺ

کیا "کاظمہ" (مدینہ منورہ) کی جانب سے ہوا چلی اور (جبالِ مدینہ میں سے) "کوہِ اضم" سے شبِ تیرہ و تار میں بجلی چمکی؟

> ؎ کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
> کچھ نئی بُو بھینی بھینی، پیاری پیاری، واہ واہ!
>
> (اعلیٰ حضرت)

۳

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٖ

بے قراریٔ دل اور اشک، ثبوتِ محبت و عشق

پس (اگر یہ عشق نہیں تو پھر) تیری آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہ تو انہیں اشکباری سے رک جانے کے لئے کہتا ہے تو وہ اور زیادہ "آنسو" بہانے لگ جاتی ہیں۔ (اللّٰہ اکبر) اور اسی طرح تیرے "دل" کو کیا ہوا؟ کہ اگر تو اُسے کہتا ہے کہ افاقہ کر، تو وہ اور زیادہ سرگشتہ خمارِ عشق ہوجاتا ہے۔ ———— 

۴ اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَ مُضْطَرِمٍ

عشق اور مشک

کیا زار و قطار رونے والا (عاشق) یہ گمان کرتا ہے؟ کہ "محبت کا راز" پوشیدہ رہ جائے گا۔ جبکہ وہ اشکِ رواں اور قلبِ بے قرار کے درمیان ہے۔ (اشک اور "قلبِ بے قرار" رازِ عشق فاش کر کے رہیں گے) ———— 

۵ لَوْلَا الْھَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اشکباری اور شب بیداری

اگر محبت نہ ہوتی تو، تو (محبوب ﷺ کے چھوڑے ہوئے "مکۃ مکرمہ" کے نشانات اور) کھنڈرات پر ہرگز آنسو نہ بہاتا اور درخت بان (جو قامتِ محبوب ﷺ کی یاد دلا رہا ہے) اور مخصوص پہاڑ "کوہِ اضم" کے محض تذکرے سے تیری نیند نہ اُچاٹ ہو جایا کرتی۔ ——— (الشیخ محمد عمر ایم اے مدرس جامعہ)

۶ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

شاہدانِ عادلان

تم "محبت" کا انکار کیسے کر سکتے ہو؟ بعد اس کے کہ "محبت" کے بارے میں "آنسو" اور بیماری (بیماریءِ دل) کے سچے اور پکے گواہ گواہی دے رہے ہیں۔ ——— ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

۷ وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

دستاویزی ثبوت

غمِ عشق نے تیرے رخساروں پر گریہ وبقا اور لاغری کے دو ایسے نشان ثبت کر دیے ہیں ! کہ جو "گلِ بہار" کی طرح زرد اور "شاخِ عنم" (درخت کا نام) کی طرح سُرخ۔ اب انکار بے سُود۔ جو تیرا مُصحفِ رُخ پڑھے گا۔ قطعی فیصلہ دے گا کہ واقعی تو "عاشقِ صادق" ہے ——— (مورا تن من دھن سب پھونک دیا)

٨ نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ



جی ہاں ! رات مجھے خیال آگیا تھا اس ذاتِ ستوُدہ صفات ﷺ کا جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ پس اس نے میری نیند اُچاٹ کر دی کہ محبت دنیاوی لذّتوں کے درمیان حائل ہو کر "اندوہ و آلام" میں بدل ہی دیا کرتی ہے۔ (ہم کو درد کا مزا دوبالا اٹھانے [illegible])

٩ یَالَآئِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً
مِنِّیْٓ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ



اے ملامت کرنے والے! اس عشق پر جو میرے دل میں ''بنی عذرہ'' کے عشق کی طرح مستحکم ہو چکا ہے اگر تو اس کے استحکام کی حقیقت کو جان کر انصاف کرتا تو کبھی ملامت نہ کرتا اور میرے عذر کو قابلِ قدر سمجھتا۔ (میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا!)



عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

رازِ عشق عالم نشرح

میرا حالِ زار تجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک پہنچ چکا۔ اب میرا رازِ محبت باتیں بنانے والوں سے چھپنے والا نہیں۔ دوسری طرف میری ''بیماریٔ دل'' (مرضِ عشق) بھی زائل ہونے والی نہیں ہے۔

؎ میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا — اے ملیح عربی کر دے نمکداں ہم کو (اعلیٰ حضرت)



مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

خونبانہ فشانی اور گھلے رہنا: ہمارا انداز عاشقانہ

اس نے تو مجھے بے غرض، خلوصِ دل سے نصیحت کی لیکن میں

اسے سننے والا نہیں۔ بے شک عاشق تو ملامت گروں کی ملامت سے بہرا ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں: حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ (کسی شے کی محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے)

؎ دشت طیبہ میں تیری ناقہ کے پیچھے پیچھے!
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے

۱۲

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ
وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ مِّنَ التُّهَمِ

ناصح پیری، ناصح حقیقی

میں نے اپنی ملامت کے سلسلہ میں بڑھاپے کی نصیحت پر تہمت لگائی۔ حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمت سے کہیں دور ہے (میں نے ایسے ناصح پر تہمت لگائی جو ہر تہمت سے بری اور ہر ناصح سے سچا) یہ خاصۂ خاص ہے ——— لاقوۃ الا باللہ

۱۳

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

نفس امّارہ، محل ملامت

کیونکہ بلا شبہ مجھے برائی کا حکم دینے والے "نفس امارہ" نے اپنی نادانی سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو بھی قبول نہیں کیا۔ (حالانکہ بڑھاپا تمہید موت ہوا کرتا ہے) ــــــ اللہ اکبر

(۱۴) وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی
ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمٖ

مہمان عزیز کی بے توقیری

اور میرے "نفسِ اَمّارہ" نے نیک اعمال کے ساتھ اس مہمانِ عزیز (بڑھاپے) کی ضیافت نہیں کی کہ جو اچانک میرے سر پر (بڑھاپا) اترا اور وہ (اس طرح گویا) بے توقیر ہی رہا کہ میں نے اعمالِ حسنہ سے مہمانی کا سامان نہیں کیا ــــــ لا قوۃ الا باللہ

(۱۵) لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ
کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمٖ

وسمہ: وقتی حیلہ

اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا کہ اس (مہمان عزیز، پیری) کی عزت و توقیر نہیں کر سکوں گا تو اس رازِ پیری کو کہ جو (سفید بالوں

کی صورت میں) مجھ پر ظاہر ہوا، وسمہ ہی سے چھپا لیتا۔

(۱۶) مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

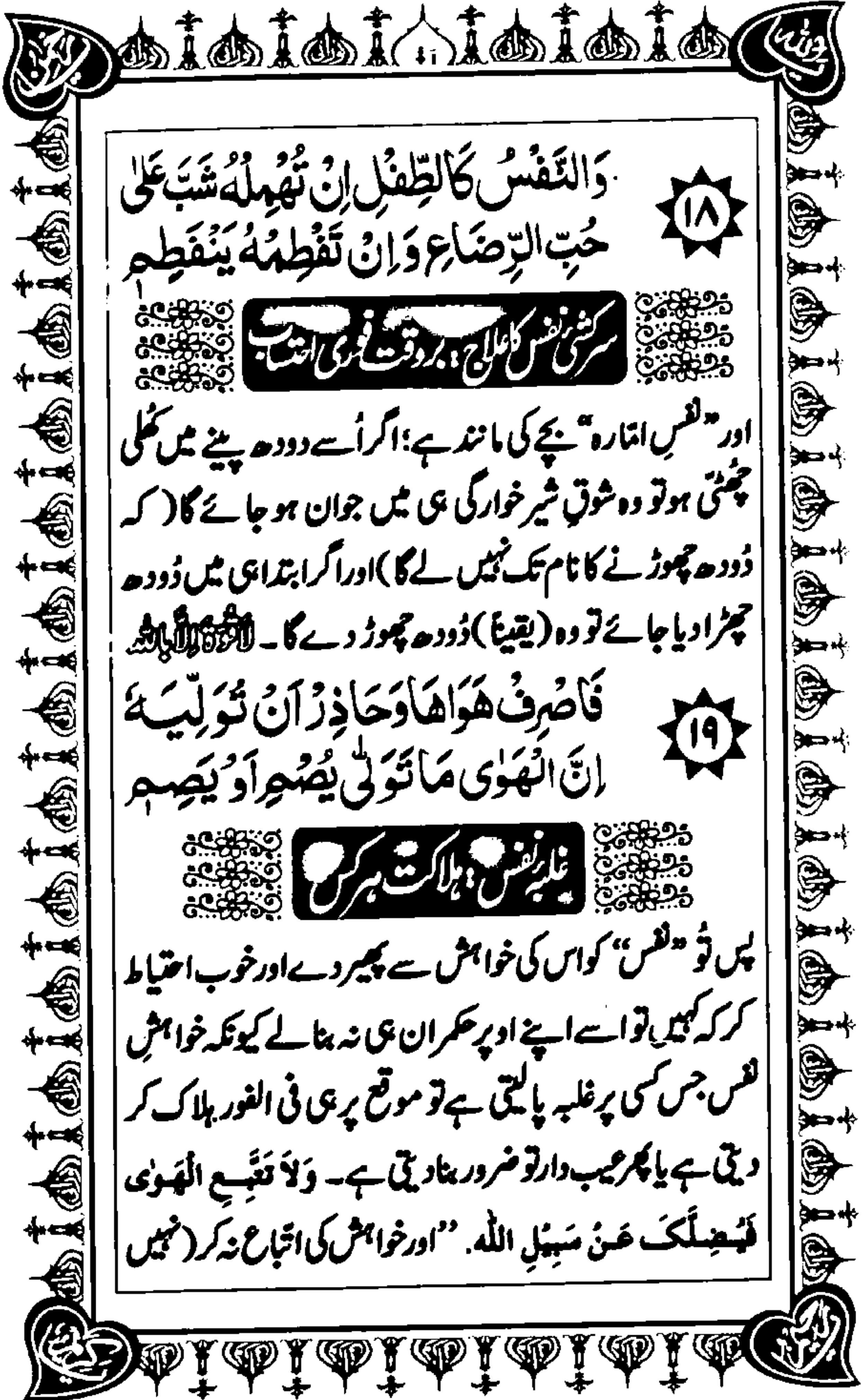
رہوارِ نفس اور شاہسوارِ طریقت

کون ہے کہ جو "نفسِ امارہ" کی پیدا کردہ گمراہی کی سرکشی کو روکنے میں (خدا واسطے) میری دستگیری کرے؟ اور اس کی سرکشی کو اس طرح روک دے جس طرح کہ سرکش گھوڑوں کو لگاموں کے ساتھ روک لیا جاتا ہے ـــــــ لے اخیر میں گرمیوں کی طرف دھیان گیا

(۱۷) فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

علاجِ نفس: مخالفتِ نفس

(اگر خواہش اصلاحِ نفس ہے تو) گناہوں کے ارتکاب سے توڑنے کا ارادہ مت کر کیونکہ پیٹو شخص کے لئے کھانا (کھاتے چلے جانا) بے شک اس کی خواہشِ طعام کو اور زیادہ قوی کر دیتا ہے۔ نفس کے لئے سوائے پرہیز کے کوئی دوا نہیں۔ لَاشَکَّ فِیْهِ



(۱۸) وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

سرکشی نفس کا علاج: بروقت فوری احتساب

اور "نفسِ امارہ" بچے کی مانند ہے؛ اگر اُسے دودھ پینے میں کھلی چھٹی ہو تو وہ شوقِ شیر خوارگی ہی میں جوان ہو جائے گا (کہ دُودھ چھوڑنے کا نام تک نہیں لے گا) اور اگر ابتداء ہی میں دُودھ چھڑا دیا جائے تو وہ (یقیناً) دُودھ چھوڑ دے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

(۱۹) فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

غلبۂ نفس، ہلاکت ہر کس

پس تُو "نفس" کو اس کی خواہش سے پھیر دے اور خوب احتیاط کر کہ کہیں تو اسے اپنے اوپر حکمران ہی نہ بنا لے کیونکہ خواہشِ نفس جس کسی پر غلبہ پالیتی ہے تو موقع پر ہی فی الفور ہلاک کر دیتی ہے یا پھر عیب دار تو ضرور بنا دیتی ہے۔ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. "اور خواہش کی اتباع نہ کر (نہیں

تو) وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے گی۔" لا قوۃ الا باللہ



وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى أَفَلَا تُسِمِ

نفل و واجب میں حفظ مراتب

نفس کی دیکھ بھال اور نگرانی کر جبکہ وہ اعمالِ صالح میں مشغول ہو، قطع نظر اس سے کہ وہ باقی میں چرنے والا ہو یا نہ۔ لیکن اگر وہ چراگاہ (نفلی عبادات) کو میٹھا گمان کرے تو اس کو مت چرنے دے جب وہ (خلوصِ نیت اور حضوریٔ قلب کے بغیر) جو کہ عادت انسانی ہے حالانکہ "عبادت" غیرِ عادت ہے۔ (وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ)



كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

دسیسۂ نفس: دامِ خوش رنگ

کتنی بار ایسا ہوا کہ "قاتل نفس" نے ایسی لذتوں کو خوب بنا سنوار کر پیش کیا کہ جو حقیقت میں انسان کے لئے مہلک تھیں اور انسان اس قدر بے خبر رہا کہ اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ اس مرغن (پرتکلف) اور لذیذ کھانے میں زہر ملا ہوا ہے۔ جیسے اللہ رب العالمین نے

ارشاد فرمایا: وهم يحسبون الهم يحسنون صنعا. (وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں) (اللہ اکبر)



وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

نفس کی دسیسہ کاری: لازم ہے ہوشیاری

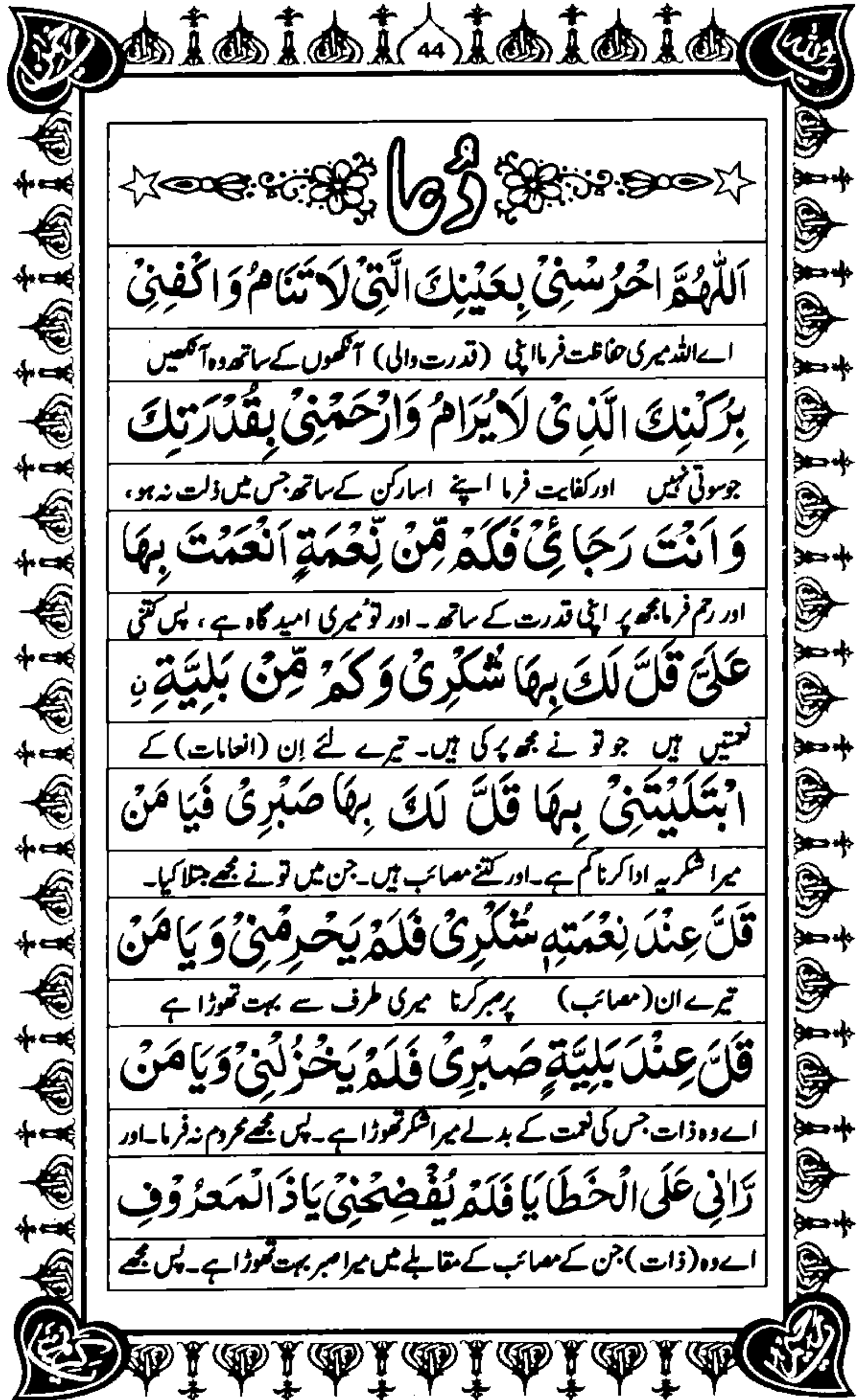
اور تو (ہمیشہ) "نفس" کے پوشیدہ مکر و فریب سے ڈرتا رہ کہ جو بھوک اور شکم سیری کی پیداوار ہے۔ اس لئے کہ اکثر شدت کی بھوک زیادہ مضر ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیٹ خالی ہونا، سیر شکمی سے بھی زیادہ بُرا اور بدتر ہوا کرتا ہے۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (حلال رزق کھاؤ، پیو اور فضول خرچی نہ کرو) اللہ



وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اشکِ ندامت اندازِ توبہ و انابت

اور فارغ کر آنسوؤں سے ایسی آنکھ کو جو بھر گئی ہو حرام چیزوں سے پھر ندامت کی پرہیز کو لازم پکڑ (توبہ کرنے میں یہی اصل ہے)



دُعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِھَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَّ یَا ذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّ بِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا نور اللہ
SECOND ASSIGNMENT FOR SATURDAY
المنزل الثانی فی یوم السبت
قصیدۃ عربی
البردۃ النورانی
البردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز هفته


بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم
ثلاثہ (۳) مرتبہ

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے اسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاةِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

مخالفتِ نفس و شیطان: محافظتِ اخلاص و ایمان

(اے سالک!) "نفسِ امّارہ" اور شیطان کی ہر طرح مخالفت کر اور ان دونوں کی نافرمانی کر۔ اگر وہ کوئی ایسی نصیحت بھی کریں کہ جو بظاہر مخلصانہ معلوم ہو تو بھی انہیں جھوٹا ہی سمجھ!

> یہ جو تجھ کو بلاتا ہے، یہ ٹھگ ہے، مار ہی رکھے گا!
> ہائے مسافر! دم میں نہ آنا، مت کیسی متوالی ہے
> (اعلیٰ حضرت)



وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

نفس اور شیطان: الاماں! الاماں!

اور تو ان دونوں (نفس اور شیطان) کی کسی حال میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ فریقِ مخالف ہوں یا ثالث بن کر فیصلہ کرنا چاہیں کیونکہ تو ایسے خصم (فریق مخالف) اور حَکَم (ثالث) کے مکر و فریب کو جانتا ہی ہے۔

> دل گراں سے خدا جدا نہ کرے
> بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے!



اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلاً لِذِیْ عُقُمٍ

قول بلا عمل: لائقِ توبہ عمل

میں اللہ رب العالمین سے "استغفار" کا طالب ہوں اپنے ہر ایسے قول سے جس پر عمل نہ ہو۔ کیونکہ قول بلا عمل کہہ کر میں نے بلا شبہ بانجھ عورت کی طرف اولاد کو منسوب کر دیا (جو سراسر جھوٹ ہے) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْن



اَمَرْتُكَ الْخَیْرَ لٰكِنْ مَّا اَتْمَرْتُ بِہٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمٖ

قول بلا عمل: بے اثر و بے محل

میں نے تمہیں تو نیکی اور بھلائی کرنے کا حکم دیا لیکن (افسوس!) خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ جب میں خود راہِ راست پہ نہیں چلتا تو میرا یہ کہنا کہ تو سیدھی راہ چل، آخر کیا اثر کر سکتا ہے (کہ وہ قول محض صورتا ہی ہے) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْن۔ (کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو)



وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

ادائیگی فرض ادائیگی قرض: زائد عبادت تقاضائے عبدیت

اور میں نے مرنے سے پہلے (اپنی کم ہمتی کے سبب) "عباداتِ نافلہ" کا معمولی سا زادِ راہ بھی تیار نہیں کیا اور معمولی نوع کے فرض نماز، روزے کے سوا نہ (نفلی) نمازیں پڑھیں اور نہ روزے رکھے۔ وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ ۔ (اپنے لئے زادِ راہ بناؤ بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔)



ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَ الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

تقاضائے محبت: اتباعِ سنّت

(افسوس!) میں نے ذاتِ اقدسِ حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفٰے ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ جنہوں نے تاریکیٔ شب کو "شب بیداری" سے زندہ (روشن) کیا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہ عالم رہا کہ کثرتِ قیام کی وجہ سے قدمینِ شریفین متورم ہوگئے۔

لیکن اپنے مولیٰ کی عبادت کو ترک نہیں کیا۔ (سبحان اللہ وبحمدہٖ)



وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰی
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

سنّتِ خیر الانام: اختیارِ فقر و اہتمامِ قیام

اور اُس ذاتِ اقدس حضور پُر نور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ نے "بھوک کی شدّت" کی وجہ سے اپنے شکم مبارک کو کس کر باندھا اور اپنے نرم و نازک اور ناز پروردہ پہلوئے مبارک پر پتھر باندھ لیا۔

ے کرم کی انتہا کہ قرب اک پتھر کو یوں دے کر
دو عالم کے خزانے ہاتھ میں اور پیٹ پر پتھر

(وہ پتھر کاش میں ہوتا!)



وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

ہمت بے ہمتا اور عزیمتِ استغناء

سونے کے بلند و بالا پہاڑوں نے حاضر ہو کر حضور پُر نُور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ کو اپنی طرف مائل اور متوجہ کرنے کی بڑی کوشش کی مگر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان کے مقابل اپنی "ہمتِ بلند" اور "کمالِ استغناء" کا مظاہرہ فرمایا اور ان کی پیشکش کو

شرفِ قبولیت نہیں بخشا۔

۔ مالکِ کونین ہیں گو! پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کے ہیں خزانے ان کے خالی ہاتھ میں



۳۲

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

آنِ جہد اور شانِ زہد

اور دنیاوی احتیاج نے حضور پُر نور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کے زہد (متاعِ دنیا سے بے رغبتی) کو اور بھی زیادہ مستحکم کر دیا۔ بلاشبہ ضرورتیں اور حاجتیں ''عصمتِ انبیاء علیہم السّلام'' (معصومین) پر غالب آ ہی نہیں سکتیں۔ کیا خوب فرمایا:

۔ نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے نبی رازدارِ مع اللہ لی ہے (اعلیٰ حضرت)



۳۳

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیا اور ساری کائنات: محتاجِ شاہِ لولاک

آقائے دو جہاں ﷺ کو ''حقیر دنیا'' اور اس کے فانی اور ردّی مقاصد کیسے اپنی طرف بلا سکتے ہیں کہ اگر آقائے دو جہاں ﷺ کا وجود نہ ہوتا، تو دنیا (پردۂ) عدم سے عالمِ وجود میں آ ہی نہ ہوتی

اور نہ ہی کوئی وجود جہاں میں سوائے موجد (اللہ رب العالمین) کے اپنا وجود پاتا۔

> وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
> جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے



مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

ممدوحِ کائنات ﷺ اور سرورِ کائنات ﷺ

محمد ﷺ کونین میں ہر موجود شے کے "سردار" اور عالمین میں ظہور پذیر ہونے والی ہر شے سے "افضل ترین" ہیں کیونکہ اللہ رب العالمین نے دارین کو انہیں کے سبب سے تخلیق فرمایا۔ جن و انس، عرب وعجم میں سے ہر مکلف کے رسول و نبی ہیں۔ اللہ



نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٍ

آمر و ناہی، تا بہ ابد شاہی

ہمارے بلند مرتبت نبی (غیب کی خبریں دینے والے) ﷺ (نیکیوں کا) حکم دینے والے اور (برائیوں سے) روکنے والے ہیں۔ پس کوئی بھی نفی یا اثبات کہنے میں آقائے دو جہاں ﷺ

سے زیادہ "راست بیاں" نہیں ہے (کونین میں تم سا کوئی نہیں)

(۳۶) هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

حبیبنا و حبیب رب العالمین: شفیعنا و وسیلتنا فی الدارین

وہی ایسے ذیشان محبوب ﷺ ہیں کہ جن سے دنیا و آخرت کے تمام شدید خطرات و مصائب میں شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

> نہ کیوں کر کہوں یاحبیبی اغثنی تیرے نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

(۳۷) دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

داعئ حق اور وسیلۂ برحق

آقائے دو جہاں ﷺ نے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دی۔ تو جن لوگوں نے حضورِ اقدس ﷺ کے دامانِ رحمت سے وابستگی اختیار کی وہ ایسی (خدا رسا) رسی کو پکڑنے والے ہو گئے کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

> قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
> ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ



فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

نہ تیرا کوئی مقابل نہ مماثل نہ بدل

ہمارے حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ حسنِ صورت ہو یا حُسنِ سیرت تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر اس وصف میں فوقیت لے گئے کہ کوئی بھی علم و معرفت اور عطا و بخشش میں ان کا ہمسر یا قریب تر نہیں ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ.

؎ اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

(اعلیٰحضرت)



وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

انبیاء ہوں یا کہ مرسلین ہیں نورِ محمدی کے سبھی خوشہ چیں

اُن انبیاء علیہم السّلام میں سے ہر نبی اللہ فخرِ موجودات ﷺ کا طلب گار ہے۔ سمندر سے ایک چلو کا یا موسلا دھار بارش سے ایک گھونٹ کا

؎ لَا وَرَبِّ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

(اعلیٰحضرت)



وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

حضور کتابِ علم وحکمۃ: انبیا میں اعراب و نقطہ

اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام، جامع الکلم حضور پُر نور سیّد العالمین مصطفےٰ کریم ﷺ کے حضور میں اپنے اپنے مقام و مرتبے پر کھڑے ہیں اور وہ سب آپ ﷺ کی کتابِ علم میں سے ایک نقطے اور کتابِ حِکَم کے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

> مقصود یہ ہیں! آدم و نوح و خلیل سے
> تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے
>
> (اعلیٰحضرت)



فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

کمالات میں معراجِ کمال اور محبوبِ ربِّ ذی الجلال

آقائے دو جہاں ﷺ ہی ایسے محبوب ٹھہرے کہ جن کے ظاہری اور باطنی کمالات، "معراجِ کمال" کو پہنچے۔ لہٰذا مزید برآں پھر خالقِ ارواح نے آپ کو اپنا "حبیب" چن کر مقامِ محبوبیت سے بھی نوازا۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے



(۴۲)

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

پرتوِ حسنِ ذات از تو یک شمّہ بہ دیگراں رسیدہ

آقائے دو جہاں ﷺ جن ظاہری اور باطنی خوبیوں کے مالک ہیں، ان میں سے آپ اس عیب سے یکسر پاک ہیں کہ کوئی بالذّات آپ کا شریک ہو۔ پس جوہرِ حسن جو ذاتِ پاک میں موجود ہے وہ ایسا جوہر ہے جو غیر منقسم ہے۔ گویا کہ دوسروں کے محاسن حضور کے مقابلِ حسن ہی نہیں۔ (اللّٰھم صلّ علٰی روحہ وجسدہ)

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے



(۴۳)

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

الوہیّت و نبوّت میں حفظِ مراتب

نصاریٰ (عیسائیوں) نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے

میں جو کچھ دعویٰ (الوہیت) کیا، وہ چھوڑ! باقی جو کچھ تمہارا جی چاہے بطورِ مدحت بیان کیا کرو اور پورے یقین و اِذعان کے ساتھ! خوب مدح سرائی کیا کرو۔ (اللّٰہم صلِّ علیٰ سیدنا محمد)

لب لعل و خط سبز و رخ زیبا داری	حسن یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری



فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آقائے دو جہاں ﷺ کے کمالِ قدرت اور باوقار ہیبت کا (اپنے علم کے مطابق) احاطہ کرنے والی نسبتِ رفیع کے ساتھ جو چاہو عظمت بیان کرو۔

؎ چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بَارَکَ اللّٰہُ مَرْجِعِ عالم یہی سرکار ہے



فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

؎ حسنش نہایتے ندارد سعدی راسخن پایاں تشنہ مستسقی بمیرد و دریا ہمچناں باقی

ذاتِ محمدیت ﷺ اور صفاتِ احمدیت ﷺ کی حقیقت کو کوئی

نہیں جانتا! بے شک سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضل و کرم و فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ جس کو کوئی بیان کرنے والا بیان کر سکے۔

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ　　لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

میں حضور پُر نور ﷺ کی منقبت اپنے مقالہ میں نہیں کرتا بلکہ محمد ﷺ کے نام کی برکت سے اپنے مقالہ کو مقبول بنا رہا ہوں۔

(۴۶)

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

مقامِ مصطفیٰ برتر از مقامِ مسیحا

اگر اللہ رب العالمین؛ ذاتِ مبارکہ ﷺ اور عمدہ نشانیوں کے درمیان مکمل مناسبت چاہے! تو قطع نظر کسی نشانی کے وصفِ عالی ﷺ کو جب بھی پکارا یا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ حقیقی اور مجازی اموات سے بوسیدہ ہڈیوں اور فانی اجسام کو زندہ فرما دے۔ کیونکہ اسمِ محمدی ﷺ اور وصفِ احمدی ﷺ کی خاصیت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکمتِ بالغہ کے ساتھ اس محفوظ جوہر کو پوشیدہ فرما دیا کہ ایمان بالغیب ہو ——— اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ

لب زُلالِ چشمۂ کُن میں گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

سرکار اعلیٰ حضرت

دُعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسارکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّۃٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَ یَا ذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرتا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا نور اللہ

THIRD ASSIGNMENT FOR SUNDAY

المنزل الثالث فی یوم الاحد



البردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی

AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز اتوار


65
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولای صل وسلم دائما أبدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
ثلاثہ (۳) مرتبہ

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ یَا عَظِیْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے



يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حقیقتِ محمدیہ ﷺ مشکل اور تعلیماتِ محمدیہ ﷺ سہل

آقائے دو جہاں ﷺ نے بے حد رحمت کے باعث ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہیں فرمایا۔ (جس کے ادراک سے) عقلیں عاجز آ جائیں کیونکہ حضور پُرنور ﷺ بہت زیادہ خیر خواہ اور مکمل طور پر توجۂ التفات فرمانے سے، نہ ہم نے آپ کی رسالت میں شک کیا اور نہ متابعت میں حیران ہوئے۔ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول، جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان) کنزالایمان



اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

کمالاتِ محمدیہ ﷺ معجزاتِ نبویہ

آقائے دو جہاں ﷺ کے عمدہ کمالات ظاہری و باطنی نے تمام کائنات کو عاجز کر دیا کہ کوئی بھی قرب و بعد (صحابہ کرام و عامۂ اُمت) دونوں مکانوں یا دونوں زمانوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مساوی نہیں دیکھتا۔ بلکہ حضور ﷺ کے معنیٔ حقیقی کے ادراک سے عاجز اور حضور ﷺ کی بنائے حقیقی سے ساکت؛ برابر ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے یا نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے؛ ؎ بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر!
جو وہاں سے ہو، یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں



كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٍ

مہرِ تاباں: عیاں و پنہاں

آقائے دو جہاں ﷺ کی مثال سورج کی سی ہے۔ کہ بظاہر دیکھنے میں چھوٹا نظر آتا ہے لیکن قریب و بعید سے دیکھنے والوں کی آنکھوں کو (بوجہ شدتِ تمازت و نورانیت) عاجز کر دیتا ہے۔ ایسے ہی بادی النظر میں، افرادِ بشری میں ایک فرد نظر آتے ہیں مگر جب کوئی حضور ﷺ کے جمالِ ذات و کمالِ صفات میں تامل کرتا

ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔

؎ خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں



وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

خواب و خیال کی دنیا اور معرفتِ حقیقتِ محمدیہ ﷺ

غافل لوگ اس کمینی دنیا میں، ذاتِ محمدی ﷺ کی حقیقت اور اوصافِ احمدی ﷺ کی صداقت کیسے جان سکتے ہیں جو سوئے ہوئے لوگوں کی مانند ہیں۔ کہ انہوں نے خیالات و اوہام سے حاصل شدہ معرفت پر ہی قناعت کی۔ حالانکہ!

؎ مَنْ رَّانِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے!



فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ
وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

خیر البشر ﷺ اور خیر خلق اللہ ﷺ

(حقیقتِ محمدیہ ﷺ سے آگاہی دنیا میں ممکن ہی نہیں یہاں تو

علم کی رسائی یا انتہا بس یہی ہے کہ آپ ﷺ بلاشبہ عظیم القدر خیر البشر ہیں اور ساری خلقِ خدا (بشمول ملائکۂ مقربین) سب سے افضل ہیں۔

؎ محمد سرِّ وحدت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے!
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
(اعلیٰ حضرت)



وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

فیضانِ نورِ محمدی ﷺ

تمام خوارقِ عادات (معجزات) جو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے وہ تمام آیاتِ ظاہرہ و برہانِ باہرہ حضور ﷺ کے ہی نورِ اصلی کی بدولت پہنچے ایسے ہی ہر علم، معرفت، حکمت اور حقیقت حضور ﷺ ہی کے انوار کی شعاع اور آپ ﷺ کے اسرار کی چمک ہیں۔

؎ ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
(اعلیٰ حضرت)



فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

تو ہے خورشید تیرے سامنے انجم ہیں نبی
تو ہے شمسیہ تصور میں تو سب ہیں قطبی (حسن)

بے شک حضور پُر نور ﷺ آفتابِ کمال اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام اس مہرِ منیر کے روشن ستارے جو (نورِ محمدی سے ہی کسب ضیا فرما کر) لوگوں کے لئے (جہالت و گمراہی کے) اندھیروں میں اپنے انوار ظاہر فرماتے رہے۔

؎ جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا، اُن کا، تمہارا، ہمارا نبی ﷺ



حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَا
ھَا الْعٰلَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَآئِرَ الْاُمَمِ

آفتابِ ہدایت ﷺ کا طلوع اور اُمَمِ جہاں کی حیاتِ نو

یہاں تک کہ جب آفتابِ نبوت ﷺ (فاران کی چوٹیوں سے) طلوع ہوا تو اس کا نورِ ہدایت تمام دنیائے جہاں میں پھیل گیا اور ہدایت کی تمام صلاحیتوں و قوتوں کو زندہ فرما دیا۔ سبحان اللہ

؎ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے!
(اعلیٰ حضرت سرکار)



اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

صاحب الحسن و الجمال اور صاحب البھجۃ و الکمال

کیا ہی خوب ہے! باعظمت نبی ﷺ کی کریم صورتِ ظاہری و باطنی جسے خُلقِ عظیم نے مزید زینت دے رکھی ہے۔ ذاتِ اقدس ﷺ کا سراپا، حسن و جمال اور رُخِ زیبا جو مکمل سرور، دائمی بشاشت ہر خاص و عام کے لئے متصف رہتا ہے۔ سُبحان اللّٰہ

؎ اک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کا
اِنس کا اُنس اسی سے ہے، جان کی وہ ہی جان ہے

اعلیٰ حضرت سرکار



کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِیْ هِمَمٍ

اے مجموعۂ خوبی بچہ نامت خوانم

آقائے دو جہاں ﷺ شرف، کرم اور نزاکت میں پھول کی مانند! ظرافت، طراوت، لطافت، آب و تاب اور ضیاء باری میں چودھویں کے چاند کی مانند ہیں کہ جن کا نور تمام مخلوقات پر غالب، جود و سخا اور احسانات میں بحرِ بیکراں اور کمالِ عظمت و ہمت میں (دہر کی طرح) یگانہ! کیا خوب فرمایا اعلیٰ حضرت سرکار نے

؎ تیرا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں



كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِهٖ
فِیْ عَسْكَرٍ حِیْنَ تَلْقَاهُ وَفِیْ حَشَمِ

مُنفرد یکتا اور رشکِ بارِ سپاہ

آقائے دوجہاں ﷺ اپنی ذات، صفات، عظمت، ہیبت اور جلال میں ایسے یکتا کہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے بہت بڑے لشکر کے قلب اور لاتعداد جانثاروں کے جھرمٹ میں تمکنت کے ساتھ تشریف فرما ہیں اگرچہ (تنہا ہی) ہوں۔ (سُبْحَانَ اللّٰہ)

؎ یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا، تجھے حمد ہے خدایا!



كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدَنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

دندانِ مبارک درخشاں اور زبانِ مبارک دُرفشاں

سرورِ دوعالم ﷺ کے جامع کلمات جو اپنے "معدنِ تبسم" (یعنی لب ہائے مبارکہ جو دندانِ مبارکہ کا مظہر ہیں) ہو یا "معدن

نطق" (زبانِ درفشاں) اپنی لطافت اور چمک دمک میں دُرِ مکنون (موتی) کی مانند ہیں۔ کیونکہ صدف کے اندر والا موتی، صدف سے خارج موتی سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللہ)

؎ میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں



لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خاکِ پاک روضۂ اطہر معطّر و منوّر عرش سے برتر

آقائے دو جہاں ﷺ کی رسائی اُفقِ کمال پر کہ کوئی بھی ایسی خوشبو موجود نہیں جو اس مٹی کے برابر ہو جس نے حضور ﷺ کے اعضائے مبارکہ کو چھوا، آپ کے اجزاء کو جمع کیا اور جسم شریف کو محیط ہوئی اور بدنِ لطیف سے مقرون ہوئی۔ کس قدر سعادت مند ہے وہ شخص جس نے! اُس خاکِ پاک کو سُونگھا اور بوسہ دیا۔

؎ کیا مہکتے ہیں مہکنے والے، بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
گُلِ طیبہ کی ثناء کرتے ہیں، نخلِ طوبٰے پہ چہکنے والے



أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَإٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ولادت پاک و پاکیزہ اور رحلت پاک و پاکیزہ

حضور پُرنور ﷺ کے زمانِ ولادت نے (خوارقِ عادات کا اظہار فرما کر) ان کی پاکیزگیٔ طبع کو ظاہر فرما دیا۔ ابتداء جو کہ انتہا کی اساس ہوتی ہے! کتنا پاکیزہ، مطہّر و مُعطّر ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا آغاز و اختتام یعنی ولادت با سعادت اور وصال پُر اجلال۔ وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔ صبح و شام ہمیشہ اس کی تسبیح کرو۔

> ؎ وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْهِ کا دم
> ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
> وہی سب سے افضل آیا، تجھے حمد ہے خدایا



٦١ يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

جاءالحق و زھق الباطل

(ولادت با سعادت والا دوشنبہ) وہ دن تھا کہ جس میں اہلِ فارس نے اپنی فراست سے یہ جان لیا کہ وہ بے شک آنے والی مصیبتوں اور (طرح طرح کے) عذابوں سے ڈرائے گئے ہیں

> ؎ تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی!
> صدقہ تجلیوں کا صبحِ شبِ ولادت (امام حسن رضا)



وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَھُوَ مُنْصَدِعٌ
کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

ایوانِ کسریٰ پاش پاش، لشکرِ کسریٰ قاش قاش

اور شب میلاد! کسریٰ ایران (نوشیروان) کا محل (قصرِ ابیض) ٹوٹ کر (چودہ کنگرے گر جانے سے) پاش پاش ہو گیا۔ جب ایوان گونجا تو وہ بذاتِ خود اور اس کے مددگار بھی گر پڑے۔ مدد گاروں کا شیرازہ ایسا بکھرا کہ پھر کبھی یکجا ہونا نصیب نہ ہوا۔

> ؎ شوکت کا دبدبہ ہے، ہیبت کا زلزلہ ہے
> شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)



وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَیْہِ وَالنَّھْرُ سَاھِیَ الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدہ نوبہار سرد، نہرِ فرات منعِ بُرد

اور آتش کدہ ایران کی آگ جو ایک ہزار سال سے بھڑک رہی تھی۔ ظہورِ ولادتِ نبوت و رسالت کی نورانی شعاعوں سے بجھ گئی اور اس کی حرارت ختم ہو گئی۔ اس مکرّم گھڑی اور معظّم رات؛ قدرتِ الٰہیہ اور عظمتِ سلطانی کی حشمت دیکھ کر حیرانگی کے باعث وہ

اپنے بہاؤ تک کو بھول گئی اور نہرِ فرات کا چشمہ جو حیرۃ الزاق (دمشق اور عراق کے درمیان ایک قصبہ) جاری تھا بند ہو گیا۔

> بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
> شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی ﷺ



(۶۴)

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيْ

ساوہ کا گھاٹ اور شرک کی مرگھٹ

ساوہ شہر کا نام ہے اہلِ ساوہ بڑے غم زدہ ہوئے جب انہوں نے خلافِ عادت میلاد شریف کی رات! سمندر سے پانی کی کمی دیکھی۔ کہ پانی کا طالب قہر و غضب سے پانی کی کمی کے باعث، غصّے کے عالم میں پیاسا ہی لوٹ آیا۔ یہ تو دنیا کا پانی ہو گا بخلافِ کوثر کے کہ جس نے ایک گھونٹ پی لیا۔ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔

> سوکھا پڑا ہے ساوہ دریا ہوا ساوا
> ہے خشک و تر پہ قبضہ صبحِ شبِ ولادت (امام حسن رضا)

(۶۵)



كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ



آگ پانی اور پانی آگ: انقلاب! انقلاب!

آگ کو غم کے باعث نمی حاصل ہوگئی اور پانی افسوس کے سبب آگ کی سی حرارت میں تبدیل ہوگیا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ

سے اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں، میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
(اعلیٰ حضرت)

(٦٦)

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

مولدِ نبوی ﷺ کے اعلان اور ظہورِ قدسی کے نشان

جنّات کے گروہ کو بھی ولادتِ باسعادت ﷺ کا علم ہوگیا جو انہوں نے کاہنوں کو خبر دی کہ عنقریب واضح اور پھیلنے والے انوار کی روشنی میں ایک صاحبِ نبوت ﷺ پیدا ہوگا۔ تو اس نور کے وقت انوارِ دُنیا پر اس طرح ظاہر ہوئے کہ رُوم اور شام کے محلّات روشن ہوگئے اور "حق" یعنی امرِ نبوت ایسے معنیٰ سے ظاہر ہوئے جو ولادت کو مقترن تھے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

(٦٧)

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

منکرینِ حق صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ

کُفّار انوار کے دیکھنے سے اندھے اور اخبار و اطلاعات سے بہرے کہ نبوّت و رسالت کی بشارتیں جو علیٰ وجہ الاعلان واقع ہو رہی تھیں اور نہ ہی انذارات کی طرف دیکھا جو اپنی چمک دمک اور روشنی کے سبب نظر آ رہی تھیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

؎ وہی دُھوم انکی ہے ماشآء اللہ   مٹ گئے آپ مٹانے والے

۶۸ مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ کَاهِنُهُمْ بِاَنَّ دِیْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ یَقُمِ

دینِ قیّم اور دینِ کج

باوجود اس کے کہ قومِ کفّار کو کاھنوں نے آگاہ کر دیا تھا کہ انکا ٹیڑھا (غلط) دین قائم رہنے والا نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی آقائے دوجہاں ﷺ کی نبوّت و رسالت سے اندھے و بہرے ہی رہے۔

۶۹ وَبَعْدَ مَا عَایَنُوْا فِی الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

شعلہ باری زیرِ گردوں اور بتانِ کعبہ سرنگوں

وہ کفار اندھے ہو گئے کہ انہوں نے انذار کی واضح بجلیوں کو اس کے بعد بھی نہ دیکھا۔ جب آسمان کے اطراف میں شہاب کے گرنے کا معائنہ کیا جو کہ زمین کے اندر گر کر خاک میں ملنے والے بتوں کی طرح گرے۔ (اللہ اکبر) اللھم صل وسلم وبارک علیہ



؎ تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

۷۰ حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

شہابِ ثاقب کی بوچھاڑ اور شیاطینِ جن کا فرار

"ولادتِ باسعادت" ﷺ کے وقت شہابِ ثاقب اس قدر ٹوٹے کہ شیاطین پیٹھ پھیرتے ہوئے انبیاء و مُرسلین کے وحی کے راستہ ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے بھاگے (آسمانی دروازے سے)

؎ صبح کردی کُفر کی سچا تھا مژدہ نُور کا
شام ہی تھا شبِ تیرہ کو دھڑ کا نُور کا

اللھم صل وسلم وبارک علیہ

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَیَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


84
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
FOURTH ASSIGNMENT FOR MONDAY
المنزل الرابع فی یوم الاثنین
قصیدہ عربی
البردۃ النورانی
البردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز پیر


85
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
ثلاثہ (۳) مرتبہ

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَہٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ یَا عَظِیْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیلِ

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہل بیت اور ان کی اُمت میں۔

۷۱ كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْعَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِىْ

فرارِ شیاطین مثلِ فرارِ سلاطین

شیاطین پر جب آسمانِ دنیا سے شہاب پھینکے جاتے تو گویا وہ بھاگنے کے لحاظ سے ابرہہ کے بہادر سپاہیوں کی مانند یا پھر اس لشکر کی مانند (بدر و حنین میں) جن پر حضور پُرنور ﷺ کی ہتھیلیوں سے کنکر پھینکے گئے۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

> میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی تھیں وہ کنکریاں
> جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا!

۷۲ نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

تسبیح حصاۃ در دستِ فخرِ موجودات ﷺ

آقائے دو جہاں ﷺ نے کفر کے منہ پر سنگریزے، عظیم تسبیح کے ساتھ اپنی باکرامت ہتھیلیوں سے پھینکے (جو مسلمانوں کی خلاصی اور بعض کافروں کی ہدایت کا سبب بنے)۔ حضور پُرنور ﷺ کا

سنگریزے پھینکنا ایسا تھا جیسے حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کو مچھلی کا اپنے پیٹ سے باہر پھینکنا جب کہ انہوں نے تسبیح کی:۔

(لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین)

؎ دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں



۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

حکم مدنی سرکار اور اطاعتِ اشجار

درخت آقائے دوجہاں ﷺ کی دعوت کے سبب مطیع ہو کر عاجزی کی حالت میں سر کے بل بغیر قدموں کے حاضر ہوئے۔

؎ وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام



۷۴

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

سجودِ اشجار اور نقش و نگار

گویا وہ درخت ایک سیدھا خط کھینچتے ہوئے حاضر ہوئے (خط

سے تشبیہ دینا غور وفکر کرنے والے کے نزدیک معانی کا فائدہ دینے والے لفظ پر دلالت کرتا ہے اور ان کی شاخیں مابین السطور خوبصورتی پیدا کر رہی تھیں۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه



ے دل بستہ ، بے قرار ، جگر چاک ، اشکبار
غنچہ ہوں ،گل ہوں ، برقِ تپاں ہوں ، سحاب ہوں

۷۵ مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِ

طاعتِ شجر اور سایۂ ابر

درخت! سایہ فگن ہونے میں، حاضری اور اطاعت کرنے میں اس خاص بادل کی ٹکڑی کی طرح کہ حضور جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے وہ ساتھ چلتی رہتی اور سخت گرمی سے بچاتی۔ اللہ رب العالمین کے فضل وکرم سے تمام بلندیاں اور پستیاں سرنگوں نظر آتی ہیں۔



ے نیّرِ حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو

۷۶ اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

شق قمر اور شق صدر

میں دو ٹکڑے ہونے والے چاند کی سچی قسم اُٹھاتا ہوں۔ بے شک شق ہونے والے چاند کو حضور ﷺ کے قلبِ انور سے خصوصی نسبت اور رابطہ ہے۔

> نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
> اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ!



وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

معجزۂ غار، کور چشمی کفار

اور یاد کرو کہ جب غار نے خیر اور کرم کو اکٹھا کر دیا۔ خیر! سے خیر البریہ، فخر موجودات ﷺ اور کرم سے افضل الامت حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ کفار کی ہر آنکھ اس نُور کو دیکھنے سے اندھی تھی۔

> جان ہیں جان کیا نظر آئے
> کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں
> (اعلیٰ حضرت)



فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ



صدق مجسم اور صدیق مکرم

سراپا صدق حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ہی میں تشریف فرما تھے جبکہ وہ کافر کہہ رہے تھے کہ غار میں تو کوئی متنفس نہیں ہے۔

صدیق بلکہ غار میں جان اُس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

غرر بمعنیٰ روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے "آرام" کے مقابل جان کا خیال تک نہ فرمایا۔ سبحان اللہ العظیم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰی
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسَجْ وَلَمْ تَحُمِ

تارِ عنکبوت اور بیضۂ حمامہ

کُفار نے حضور پُرنُور ﷺ کی عدم موجودگی کا گمان کیا کہ کبوتری ہرگز انڈے نہ دیتی اور مکڑی جالا نہ بنتی اگر غار کے اندر ہوتے۔ کمالِ قدرت پر واضح دلیل ہے کہ بہت بڑے دشمن سے ایک کمزور ترین جالے سے بچا لیا۔ (سُبحان اللہ) پرندے اور کیڑے مکوڑے بھی آقا کی خدمت پر فخر کرتے ہیں۔



دل میں روشن ہے شمع عشق حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے



وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

ہجرت سرکار رسالت اور خدا کی شان حفاظت

اللہ رب العالمین کی کامل حفاظت اور توجہ نے آپ کو متعدد زرہوں اور اونچے قلعوں سے مستغنی کر دیا۔ کیونکہ اپنی مرضی کے مطابق، اپنی مخلوقات میں سے عجیب وغریب مصنوعات سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے جیسے غارِ ثور پر جالے کو مضبوط قلعہ اور بہترین زرہ بنا دیا۔ وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم (نہیں ہے مددگار مگر اللہ کی طرف سے جو غالب حکمت والا ہے۔) کیا خوب فرمایا تاجدارِ بریلوی نے

تو ہے وہ بادشہِ کون ومکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں



مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

میرے آقا میرے مولا: ہم سب کے ملجا و ماویٰ

(حوادثِ) دہر نے مجھے کبھی کوئی رنج نہیں پہنچایا۔ کہ جب بھی میں نے ذاتِ اقدس ﷺ سے پناہ اور خلاصی مرض کی التجا کی تو خلاصی اور پناہ کو پایا۔ مجھ پر زمانہ غالب نہ ہو سکا، نہ ظلم کر سکا اور نہ ہی مجھے حقیر جانا۔ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ

؎ کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے   دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ



وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

غنائے دو جہاں بتصدق سرورِ دو جہاں ﷺ

دینی و دُنیاوی نفع کا اکتساب، حضور پُرنور ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کے تمسک سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ میں نے جب بھی دونوں جہاں کی دولت آپ سے مانگی تو میں نے بہترین عطا کنندہ سے سخاوت و بخشش حاصل کی۔

؎ واللہ! وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے



لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

رویائے صادقہ: حقیقتِ ثابتہ

(اے مخاطب!) رویائے صادقہ کی صورت میں نزولِ وحی محلِ انکار نہیں۔ کیونکہ آقائے دو جہاں ﷺ کا قلبِ مبارک ایسا عظیم القدر قلبِ مبارک ہے کہ جب آنکھیں سو جاتی ہیں وہ ہرگز نہیں سوتا۔



دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

۸۴

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ظہورِ رؤیائے صادقہ: دیباچہ بلوغ نبوۃ

(نبوّت! وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں) ابتداً خواب میں وحی کی صورت کا ہونا مقدماتِ وحیٔ نبوّت سے ہے۔ ایسے عظیم الشان و مکرم وحی کے دعویٰ کا انکار ممکن نہیں تو پھر اوصاف، کمالِ بلوغت و رفعت تو ردّ ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ سرکار ﷺ کمالِ نبوت پر اظہارِ نبوّت سے پہلے بھی فائز تھے۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ اعلیٰحضرت



تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْیٌ بِمُکْتَسِبٍ
وَلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّهَمِ

وحی ہمیشہ وہبی اور خداداد: نبی کی ہر اطلاع سچی اور خداداد

اللہ رب العالمین کی ذات برکت والی ہے اور وحی محض اللہ کا فضل ہے۔ رسالت کے مستحق کو اللہ سب سے بہتر جانتا ہے، امورِ کائنات کی خبریں اور مغیبات کی اطلاع ہر اُس نبی علیہ السّلام! جس کی نبوّت ثابت اور معجزات متحقق؛ اور یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی بھی نبی اللہ علیہ السّلام اخبار بالغیب میں متہم بہ کذب ہو کہ آئندہ یا گزشتہ کا حال فرمائیں اور وہ واقعہ کے خلاف ظہور میں آئے! ہو ہی نہیں سکتا؛ کیا خوب فرمایا تاجدارِ بریلی اعلیٰ حضرت نے

> ؎ نہ رُوحِ امیں، نہ عرشِ بریں، نہ لوحِ مبیں، کوئی بھی کہیں
> خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمہارے لئے



کَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

دستِ مصطفیٰ: دستِ شفاء

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جن کو آقائے دوجہاں ﷺ کی رفیع

الشان اور عظیم المرتبت ہتھیلی مبارکہ سے مَس ہونے کی برکت نے بیماری سے بری فرمادیا اور شدید محتاجوں کو مرضِ جنوں کے پھندے سے رہائی عطا فرمائی۔ سچ فرمایا! تاجدارِ بریلی نے

؎ سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب — آہ! عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

۸۷

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاۗءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

دعائے پیغمبر ﷺ: خوشحالی کی پیامبر

قحط سالی کے باعث ہر سُو تروتازگی کا نشان تک نہ رہا۔ تو دعائے با برکت نے خشک سالی کو زندہ فرما دیا کہ کثرتِ زراعت کے باعث زمین پر سیاہی معلوم ہونے لگی گویا کہ وہ بقیہ زمانوں میں ماتھے کی سفیدی ''غرّہ'' (گھوڑے کی پیشانی میں سفیدی سے مستعار ہے) اور ہر شے کی غرّہ اچھی ہوتی ہے۔ سُبحان اللہ

؎ جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

۸۸

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

شانِ استجابت اور بارانِ رحمت

حضور ﷺ کی دعا نے مردہ زمین کو بسبب بادلوں کی آمد کے زندہ فرمایا۔ جو خوب برسا! کہ اے مخاطب! تو نے اس سال وسیع وادیوں کو پانی کی عطایا (بہت بڑا طوفان) کہ یہ پانی سمندر سے یا وادی میں چلنے والا سیلاب عَرِم۔ صلی اللہ علیک یا حبیب اللہ

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی، کنزِ آمالی و امانی ہے



دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

معجزاتِ حضور پُرنور ﷺ: مشہور اور مینارۂ نور

اے مخاطب! مجھے آقائے دوجہاں ﷺ کے معجزات میں مشغول رہنے دے جو اس قدر ظاہر و باہر، واضح و روشن ہیں جس طرح کہ مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندئ کوہ پر روشن ہوتی ہے۔

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے



فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

معجزات کے در بیش بہا: ہوں منظوم تو سونے پہ سہاگہ

(مجھے معجزاتِ نبوی ﷺ نظم کرنے دے) کیونکہ موتی اگر ہار میں پرو دیئے جائیں تو ان کی خوبصورتی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ گو قیمتی موتی اگر بکھرے ہوئے بھی ہوں تو بھی ان کی قدر و قیمت کچھ کم نہیں ہوتی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

ے تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک
زمین و فلک، سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے
(اعلیٰ حضرت)



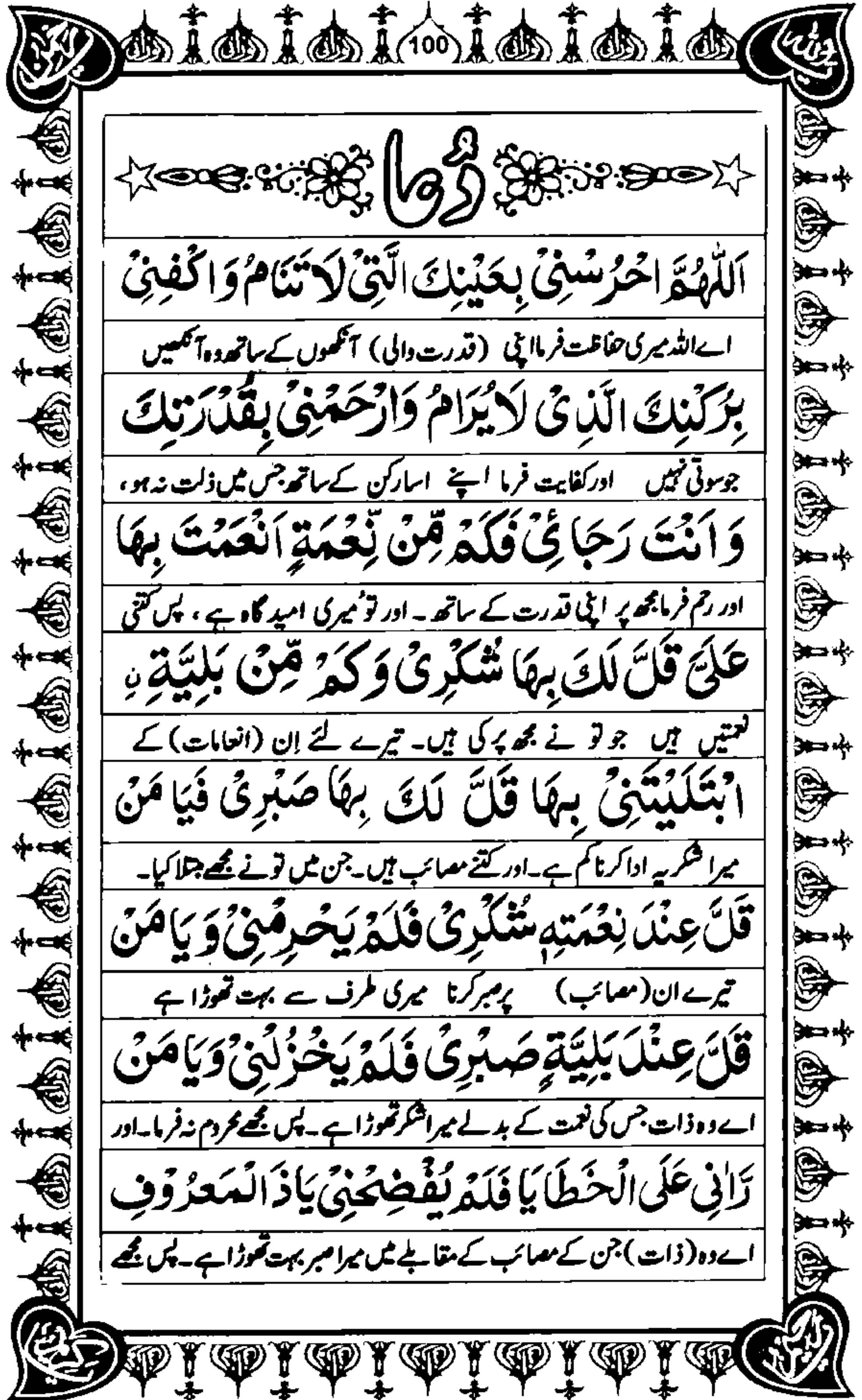
فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَا فِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

تذکرہ معجزات اور مصلحت اکتفا: شانِ اقدس ہے بہت اعلیٰ وارفع

ذاتِ اقدس ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور شمائلِ حسنہ تو اس قدر اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں کہ وہاں تلک نعت گو کی اونچی اونچی آرزوؤں کی بھی رسائی نہیں۔ اس لئے کہ ان کی حد و غایت کو پہچاننا ناممکن ہے۔

ے کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے، میں کیا کیا کہوں تجھے
(اعلیٰ حضرت)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ



دُعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسارکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تُو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّۃٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَاذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْنَ)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


102
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
FIFTH ASSIGNMENT FOR TUESDAY
المنزل الخامس فی یوم الثلثاء
قصیدہ عربی
البردۃ النورانی
البردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز منگل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلۡأَ الدُّنۡیَا وَمِلۡأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الۡاٰخِرَۃِ وَارۡحَمۡ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلۡأَ الدُّنۡیَا وَمِلۡأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الۡاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

یَا جَارَ الۡمُسۡتَجِیۡرِیۡنَ یَا اَمَانَ الۡخَائِفِیۡنَ یَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنۡ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنۡ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخۡرَ مَنۡ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخۡرَ لَہٗ یَا حِرۡزَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنۡزَ الۡفُقَرَآءِ یَا عَظِیۡمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ یَا مُنۡقِذَ الۡھَلۡکٰی یَا مُنۡجِیَ الۡغَرۡقٰی یَا مُحۡسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے



يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ ﷺ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

آیاتِ قرآن: معجزاتِ عظیمُ الشّان

(آیاتِ قرآن) سچی آیات ربّ رحمٰن کی جانب سے برحق ہیں (بلحاظ الفاظ وتلفظ اور نزول وتدوین اور کتابت فی المصاحف) حادث ہیں اور (بوجہ کلامُ اللہ) باعتبارِ معنیٰ وکلامِ نفس قدیم بھی کیونکہ یہ صفت ہے اس ذات پاک جلّ جلالہٗ کی جو موصوف بالقِدم ہے۔ اور یہ امر محقق ہے کہ موصوف بالقِدم کی صفت بھی قدیم ہوتی ہے۔ ورنہ قدیم محل حوادث سے ہوجائے گا۔

فرشتے خدم، رسولِ حشم، تمامِ امم، غلامِ کرم
وجود وعدم، حدوث وقدم، جہاں میں عیاں تمہارے لئے



لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

آیاتِ قرآن بلند تر از زمان ومکاں

یہ قرآنی آیات کسی زمانے سے ہرگز مقید نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں (ایک طرف اگر قدیم ترین اقوام) عاد اور ارم کی اطلاع دیتی ہیں تو (دوسری طرف) معاد (قیامت، حشرونشر) کی خبر سناتی ہیں۔

؎ ان پر کتاب اتری، بیانا لکل شئ
تفصیل جس میں نا غبر و نا غبر کی ہے (جو گزر گیا، جو باقی رہا)

۹۴
دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَۃٍ
مِنَ النَّبِیّٖنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

آیات بے مثال اور معجزات لاجواب

آیاتِ قرآنیہ اور معجزاتِ فرقانیہ کو دوام و استمرار حاصل ہے (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بسبب قِدم کے ساتھ موصوف ہونے، معاد و ارم کی خبریں دینے اور نسخ و تبدیلی عارض نہ ہونے کے) کہ یہ آیتیں انبیاء علیہم السلام ما سلف کے تمام معجزات پر فوقیت رکھتی ہیں کہ اُن کے معجزات ظاہر تو ضرور ہوئے مگر ہمیشہ باقی ہر گز نہ رہے۔

؎ کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے، نہ ڈوبا، ہمارا نبی ﷺ
(اعلیٰ حضرت)

۹۵
مُحْکَمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ
لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمِ

آیاتِ بیّنات

آیاتِ الٰہیہ! خود حاکم اور ایسا فیصلہ کن (تحریف سے محفوظ، واضح)

کہ وہ کسی مخالف کیلئے کوئی گنجائش، شک وشبہ باقی نہیں رکھتیں اور نہ ہی کسی دوسرے منصف (ثالثی) کی محتاج ہیں۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں۔

۹۶

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِىْ اِلَيْهَا مُلْقِىَ السَّلَمِ

شانِ اعجاز

ان آیاتِ قرآنیہ سے کہ (جو ایک معجزہ کا درجہ رکھتی ہیں) جب بھی کسی سخت ترین دشمن نے مقابلہ کی جسارت کی یا تو وہ غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اسے قبول کیا۔ لاقوۃ الا باللہ

> کفر دیتا ہے گواہی ! تیری سچائی کی
> کلمہ پڑھتے ہیں بت خانوں میں اصنام تیرا
>
> اعلیٰحضرت سرکار

۹۷

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِىْ عَنِ الْحُرَمِ

اعجازِ بلاغت

ان آیات کی بلاغت نے معارضہ (مقابلہ) کرنے والے کے

دعویٰ کو ایسا رد کیا! جیسے کوئی مردِ غیور کسی بدکردار کو اپنے حرم سے روک دیا کرتا ہے۔

جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بُجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں!

۹۸

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

آیاتِ قرآنی گنجینۂ معانی

قرآن کی آیتیں اپنے اندر مثلِ موجِ دریا کے معنیٰ رکھتی ہیں کہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار ہیں اور یہ معنیٰ اپنے حسن و جمال اور قدر و قیمت میں سمندر کے موتیوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جواہرات اگرچہ کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں مگر ان کی ایک قیمت ہوتی ہے بخلاف آیاتِ الٰہیہ کے۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ، اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی بن جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں

۹۹

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

قرآنی آیات: مخزنِ عجائبات

آیاتِ قرآنیہ کے عجائبات لاتعداد اور بے شمار ہیں مگران کی کثرت کا شمار چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا اور کثرتِ عجائبات و تلاوت سے اکتاہٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اس کتاب کا اعجاز ہے کہ جتنا زیادہ پڑھو، رغبت زیادہ ہوتی اور نئے نئے نکتے اُبھرتے ہیں۔

؎ تیرا قرآن، زمانے کا نصابِ فردا
دینِ مستقبلِ انسان ہے اسلام تیرا



قَرَّتۡ بِهَا عَيۡنُ قَارِيۡهَا فَقُلۡتُ لَهٗ
لَقَدۡ ظَفِرۡتَ بِحَبۡلِ اللّٰهِ فَاعۡتَصِمِ

تلاوت، آنکھوں کی ٹھنڈک: تلاوت، حبل اللہ سے تمسک

قرآنی آیات (کی تلاوت) سے تلاوت کرنے والے کی آنکھ (کیف وسرور سے) ٹھنڈی ہوئی تو میں نے اسے کہہ دیا بخدا تو بے شک خدا کی رسّی کو پکڑنے میں فتح یاب ہوگیا۔ پس اسے خوب مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

؎ جس کے چہرے سے ہو ہر رات نیا چاند طلوع
ظلم و ظلمت کا، وہ ہر نقش مٹانے والا!

۱۰۱ اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظًى
أَطْفَأَتْ حَرَّ لَظًى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

قرآنی آیات، خنک آبِ حیات: تلاوت، نارِ جہنم سے نجات

اگر تو انہیں گرمیٔ آتشِ جہنم کے خوف سے تلاوت کرے تو (گویا) ان آیات کے آبِ خنک کے سرد چشمے! دوزخ کی گرمی کو بُجھا دیں گے۔

> ؎ آرزومندی، پُرامیدی، اولُوالعزمی کے ساتھ
> جو کرے مشکل کو آساں، کون! ہے تیرے سوا

۱۰۲ كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

آیاتِ قرآن بمنزلہ حوضِ کوثر: بخششِ عصیاں اور چہرے منور

گویا کہ یہ آیات حوضِ کوثر ہیں! جس میں غسل کرنے سے گناہگاروں کے چہرے سفید ہو جائیں گے۔ حالانکہ جب وہ حوض پر آتے ہیں تو (گناہوں کی سیاہی سے) بیشک وہ کوئلے کی مانند سیاہ ہوتے ہیں۔ ——— اللھم صل وسلم وبارک علیہ

> ؎ دستگیرے خستہ حالاں، تُو نہیں تو کون ہے؟
> فکرمندے دردمنداں کون ہے تیرے سوا؟



وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن ؐ، نظامِ عدل: قرآن، قیامِ عدل

اور قرآنی آیات عدل کرنے میں پُل صراط (تمیز حق و باطل قائم کرنے والے پُل) اور میزان کی مانند ہیں۔ پس (صحیح معنوں میں) لوگوں کے درمیان عدل ان کے بغیر قائم ہی نہیں ہوسکتا۔

؎ کس میں طاقت ہے کہ روکے! جو فسادِ بحر و بَر
امنِ عالم کا نگہباں، کون ہے تیرے سوا؟



لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

معارفِ قرآن مسلم و مبرہن: معترض محض بد باطن دشمن

(قرآن کے فضائل و برکات اظہر من الشمس ہیں بااین ہمہ) اگر کوئی حاسد! ذہانت و فطانت اور فہم و فراست کے باوجود آیاتِ قرآن اور فضائلِ رسول ﷺ کا انکار کرے، تو تمہیں اس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

؎ تمہیں حاکم برایا، تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافعِ بلایا، تمہیں شافعِ خطایا



قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَّيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٖ

بیمار ذہن: بیمار سوچ

(کیونکہ بعض اوقات) آنکھ آشوبِ چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو بُرا سمجھنے لگتی ہے اور منہ، بیماری کی وجہ سے آبِ شیریں کے ذائقے تک کو ناپسند کرتا ہے۔ (اللہ اکبر)

> ؎ برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت!
> بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے



يَاخَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمٖ

بحرِ جود و سخا

اے سردارِ دو جہاں ﷺ! آپ ان لوگوں میں اعلیٰ و برتر ہیں جن کے گھروں کی طرف حاجت منداور مصیبت زدہ سائل پیادہ پا دوڑتے ہوئے اور تیز رفتار اونٹنیوں کی پیٹھوں پر سوار ہو کر قصد کرتے ہیں۔

> ؎ وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
> رؤفُ الرّحیم وعلیم وعلی ہے



وَمَنْ هُوَالْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَالنِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

آیۂ کبریٰ اور نعمتِ عظمیٰ

اور اے وہ ذاتِ ستودہ صفات ﷺ ! کہ جو عبرت (حق و باطل میں امتیاز) حاصل کرنیوالے کے لئے سب سے بڑی نشانی (معجزہ) ہے اور اے وہ ذاتِ اقدس ﷺ کہ جو غنیمت جاننے (قدر کرنے) والے کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ سبحان اللہ

> کس پیغمبر کا لقب ہے، رحمۃ اللعٰلمین ؟
> "النبیؐ" از روئے قرآں، کون ہے تیرے سوا



سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِىْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

لیلۃُ الاسراء...... مسجدِ حرام تا بہ مسجدِ اقصیٰ

یارسول اللہ ﷺ ! آپ نے بوقتِ شب ایک حرم (بیتُ الحرام، کعبہ) سے دوسرے حرم (بیتُ المقدس) تک اس شان سے سفر کیا جس طرح کہ چودھویں رات کا ماہِ کامل شبِ تاریک

کے اندھیروں میں نُور بکھیرتا ہوا محوِ خرامِ ناز ہوتا ہے۔

؎ وہ سرورِ کشورِ رسالت، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

۱۰۹ وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً
مِنْ قَابِ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

معراجِ مصطفٰی ﷺ..... تا بہ قابَ قوسین اَو اَدنیٰ

اور رات ہی رات میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ترقی و رفعت کا یہ عالم ہوا کہ قابَ قوسین او ادنیٰ کا وہ مقامِ بلند (ایسا بلند یوں پر تھا) جس کا نہ تو تصوّر کیا جا سکتا ہے اور نہ طلب و قصد۔ اللہ اکبر

؎ قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گُم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قدس سے پُوچھیئے، تم نے بھی کچھ سُنا کہ یوں

۱۱۰ وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِھَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

امامُ الانبیاء اور مخدومُ الانبیاء

تمام انبیاء و مُرسلین نے وہاں (بیتُ المقدس میں) حضور پُر نُور ﷺ کو اِس شان سے اپنا امام بنایا جیسا کہ خادم اپنے مخدوم کو

مقدم رکھتے ہیں۔ ——— اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

؎ نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے



وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِیْ مَوْکِبٍ کُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

سرخیل الانبیاء اور سالارِ لشکرِ ملائکہ

اے سیّاحِ لامکاں! آپ ہی کی تو ہے ذاتِ ستودہ صفات جو (انبیاء علیہم السّلام سے مختلف آسمانوں پر ملتے ہوئے) پے در پے اس شان سے تشریف لے جا رہے تھے کہ لشکرِ شاہسواراں (ملائکہ مقرّبین) ساتھ تھا (اے پیارے محبوب ﷺ) جس کے آپ علمبردار تھے۔

؎ تجلّی حق کا سہرہ سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رُویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے



حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًی لِّمُسْتَنِمٍ

مقامِ لی مع اللہ تک بھلا کس کی رسائی ہو؟

آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ (برابر بلندیوں پر چڑھتے ہی

چلے گئے) یہاں تک کہ آپ نے کسی آگے بڑھنے والے کیلئے قرب کی کوئی غایت نہ رہنے دی اور نہ کسی طالبِ رفعت کے لئے کسی درجۂ رفعت کی۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

؎ غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس راہ گزر کو پائیں
ہمارے دِل، حوریوں کی آنکھیں، فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

۱۱۳ حَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اُدنُ مِنّی یا حبیبی

حضور پُرنور آقائے دوجہاں ﷺ نے اپنے خداداد مقامِ بلند کی نسبت! ہر مقام اور ہر صاحبِ مقام کو مؤخر و مسخر کردیا۔ جیسے اضافت کی وجہ سے کلمے کو زیر آتی ہے کیونکہ آقائے دوجہاں ﷺ بلندیٔ مرتبہ (یا محمد ﷺ! اُدن کے اعزاز) سے بلندی کی طرف ندا دیئے گئے جیسے کہ منادیٰ مفردِ علمِ مرفوع میں پڑھا جاتا ہے۔ —— صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

؎ قربِ حق کی منزلیں تھے، تم سفر کا منتہا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے، تم اذاں کا مدعا ہو



کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتَمٍ

وصلِ رب اور انتہائے قرب

معراج اور ندائے قرب میں آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ ایسے وصلِ الٰہی پر فائز المرام ہوئے کہ جو (ملائکہ مقربین اور عارفین کاملین کی) آنکھوں سے بھی کتنا زیادہ پوشیدہ ہے اور وہ ایک راز تھا جو نہایت سربستہ تھا۔ خدا جانے یا خدا کے پیارے محبوب ﷺ جانیں!

> نبی سرورِ ہر رسول وولی ہے
> نبی رازدارِ مع "اللہ" لی ہے
> اعلیٰ حضرت



فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَکٍ
وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمٍ

مدارجِ افتخار اور فضائلِ بیشمار

یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہر قابلِ فخر اور ہر لائقِ فخر فضیلت (مثلاً شفاعت، ختمِ نبوت اور مقامِ محمود وغیرہ) بلاشرکتِ غیر اپنی ذاتِ ستودہ صفات میں اللہ رب العالمین کے فضل سے جمع فرمالی اور ہر بلندیٔ مقام سے بغیر کسی مقابل کے منفرد و یگانہ ہی گزر گئے۔

؎ ہے بے تاب جس کیلئے عرشِ اعظم
وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے



۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمٍ

مرتبے بے شمار اور عظیم القدر: نعمتیں حدِ ادراک سے بلند تر

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ جن مراتب کے مالک بنائے گئے، ان کی بڑی ہی قدر و منزلت ہے اور جن خاص نعمتوں سے نوازے گئے وہ فہم و ادراک سے بالاتر اور دشوار تر۔ اللہ اکبر

؎ تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالقِ حسن و ادا کی قسم

دورانیہ قصیدہ بُردہ شریف میں حضور پیر و مُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت **علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی** دامت برکاتہم العالیہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعر:

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ، كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ، صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

کو از حد پسند فرماتے اور اہلِ مجلس سے بار بار دہرانے کا حکم فرماتے۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اس ارکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

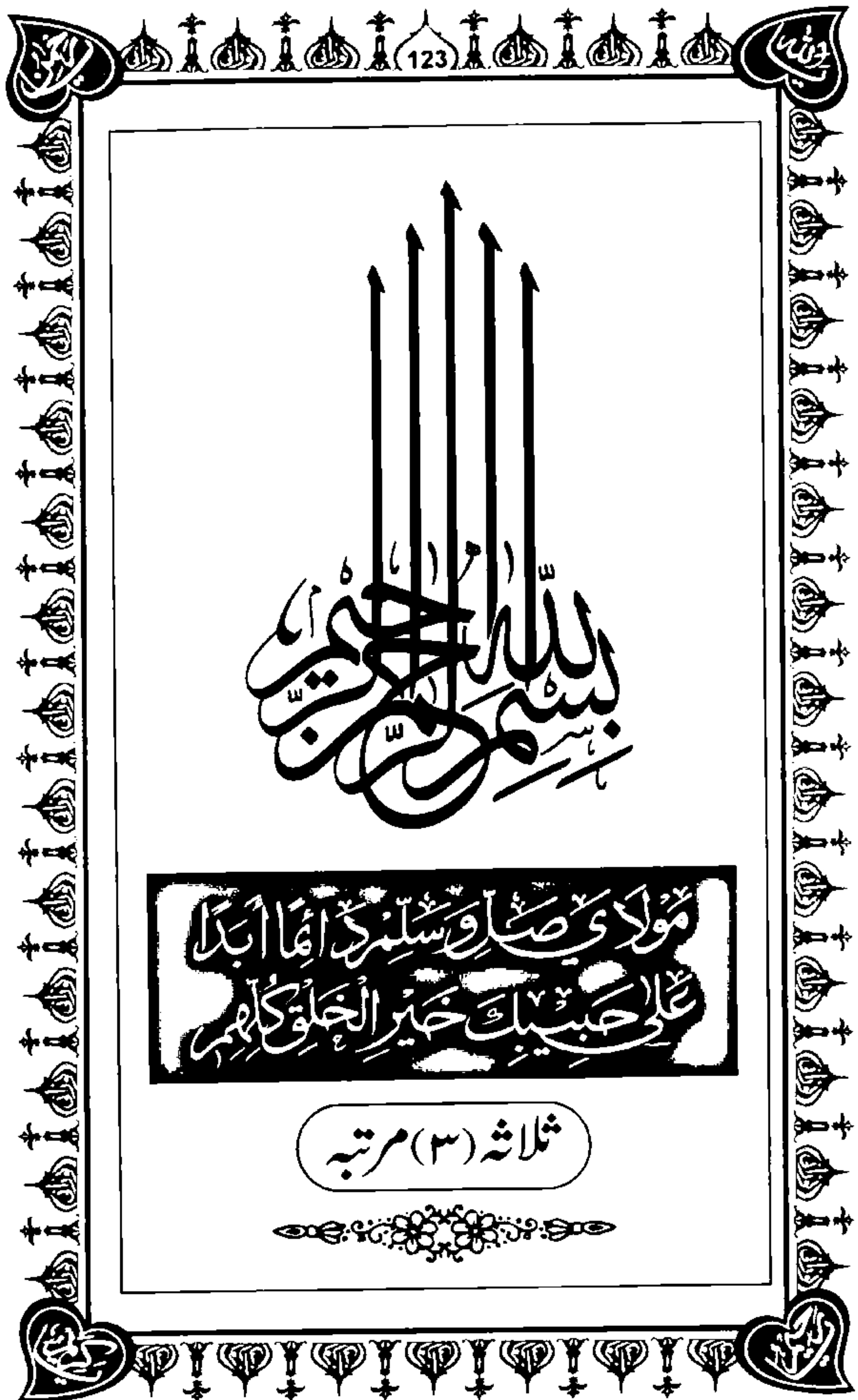
مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


122
الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله
SIXTH ASSIGNMENT FOR WEDNESDAY
المنزل السادس في يوم الأربعاء
قصيدة عربي
البردة النوراني
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز بدھ



123
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
ثلاثہ (۳) مرتبہ

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

الرَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ اِلْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔

۱۱۷

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمٖ

شریعتِ آقائے نامدار ﷺ: محکم، مستحکم اور پائیدار

اے صاحبانِ ایمان! ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ رب العالمین کی خاص عنایت ورحمت سے ہمیں (ذاتِ اقدس ﷺ کی شریعت کی صورت میں) ایسا ستون میسر آیا کہ جو کبھی گرنے والا نہیں۔

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
(اعلیٰحضرت سرکار)

۱۱۸

لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

ہمارے داعیٔ حق، خیرُ الرُّسُل: ہم اہلِ اسلام خیرُ الاُمم

جب اللہ رب العالمین نے پیارے محبوب حضور پُر نور ﷺ اطاعتِ خداوندی کی دعوت دینے والے کو اکرمُ الرسل (افضلُ الانبیاء) کہہ کر بلایا تو (ان کے طفیل) ہم بھی اکرمُ الامم (افضلُ الامم) قرار پائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

؎ یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ، مجھ میں تو ایسی بات نہیں
اتنا دیا سرکار نے مجھ کو، اتنی میری اوقات نہیں

۱۱۹

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

؎ وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ کے مبعوث ہونے کی پُرشوکت خبر نے دشمنوں کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا جس طرح کہ شیر کی گرج بکریوں کے ریوڑ پر کپکپی طاری کر دیتی ہے۔

؎ جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت)

۱۲۰

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

حبیبِ خدا ﷺ: رزم آرا

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کافروں سے ہمیشہ معرکہ آرا رہے ہر میدانِ جنگ میں؛ یہاں تک کہ وہ کافر! مجاہدینِ اسلام کی نیزہ

آزمائی سے ایسے گوشت کی طرح ہو گئے کہ جو تختۂ قصاب پر ہو۔

> ؎ شکلِ بشر میں، نُورِ الٰہی اگر نہ ہو!
> کیا قدر اس خمیرہ ماو مدر کی ہے



وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ
اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

مجاہدینِ اسلام کی یلغار اور منکرینِ حق کی تمنائے فرار

(بچے کھچے) کافر تو "بھاگنا" ہی چاہتے تھے (لیکن مجاہدین کے پے در پے حملوں سے ان کیلئے راہ فرار بند تھی) پس وہ حسرت کرتے رہ گئے (اپنے مقتول ساتھیوں کے) اُن جسموں کے ٹکڑوں پر کہ جن کو گدھ اور دوسرے مُردار خور پرندے لے اُڑے تھے۔ اللہ اکبر (کافر کی حسرت! قیامت میں اس سے بھی بڑھ کر ہوگی)

> ؎ آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
> پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا!



تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

کافروں کی نیند حرام: ماسوائے اشہرِ حرام

راتوں پر راتیں گزر رہی تھیں، کفار غایتِ خوف و ہراس میں انکا شمار، شعور تک نہیں رکھتے جب تک اشہرِ حرام کی راتیں نہ آجائیں (میدانِ جنگ میں آنے کے بعد کفار کی بدحواسی) اللہ اکبر

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی۔



كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَوْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمٖ

ہر مجاہد مہمان نرالا: دشمن اُس کا تر نوالہ

گویا! بے شک ''دینِ اسلام'' ایک ایسا عظیمُ الشّان مہمان تھا! کہ جو اپنے ساتھ کئی عظیمُ القدر سرداروں کو لے کر ان (کافروں) کے صحن میں اُترا اور ہر سردار اُن دشمنوں کے گوشت کی بے پناہ حرص رکھتا تھا۔

> ؎ کہا حق نے آغوشِ رحمت میں لے کر
> جو تیرا نہیں ہے، وہ میرا نہیں ہے



يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٖ

اسلام سیلِ شاہوار اں: متلاطم اور رواں دواں

اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ تیز رفتار سواریوں پر سوار

ایک ''لشکرِ کامل'' جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح تھا! ہمیشہ ہی قیادت فرماتے رہے۔ایسے بہادروں کی موجوں میں جو ہر طرح کی تکلیف برداشت کرتے ،ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خاطر باہم ٹکراتے اور کافروں پر نیزہ زنی اور تیر افگنی فرماتے ــــــ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم



مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْا بِمُسْتَاْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

ہر مجاہد مجیبِ دعوتِ حق: خاتمۂ کفر جس کا عزم برحق

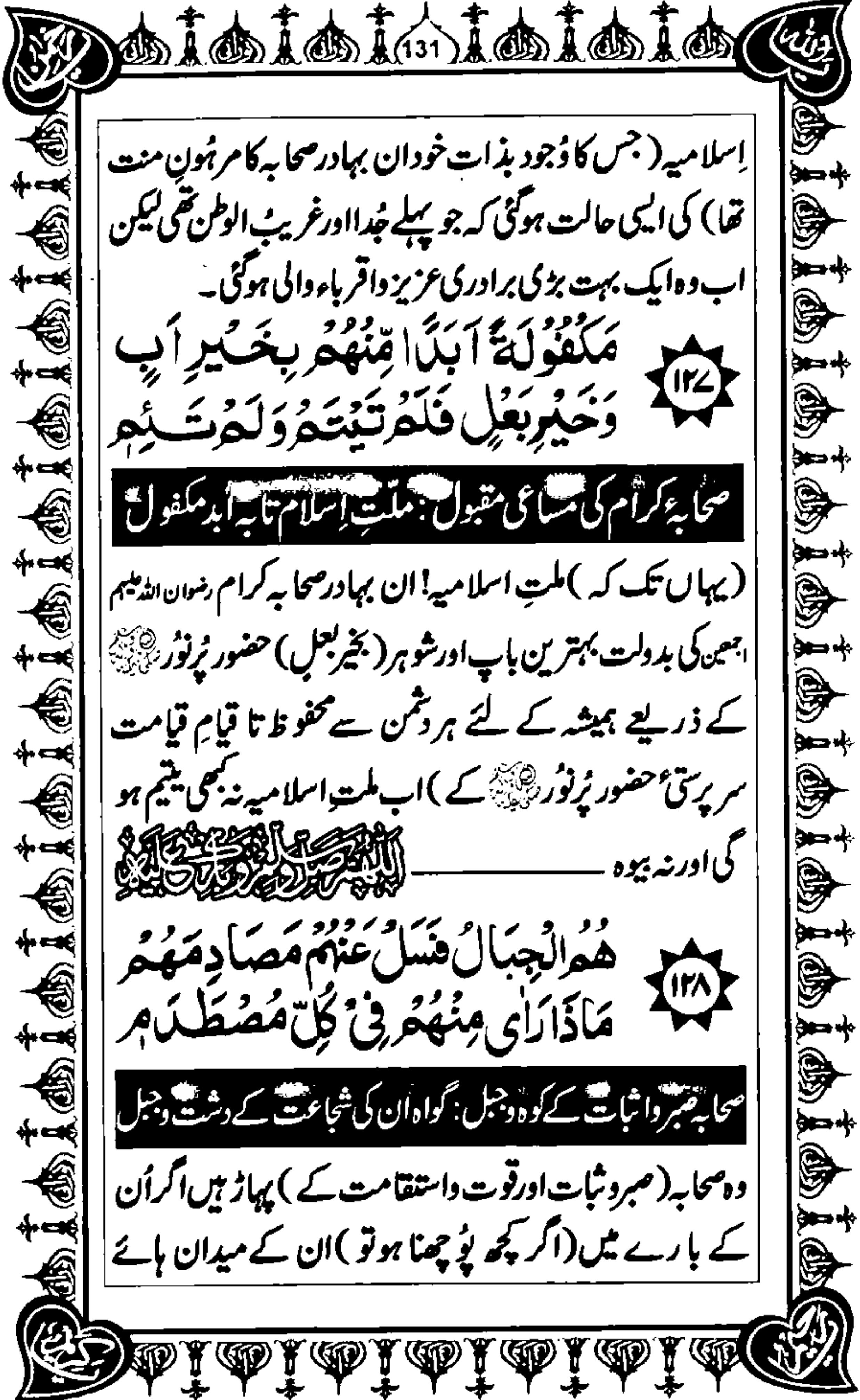
شجاعانِ اِسلام کہ وہ جن کا ہر فرد! دعوتِ حق کو دل و جان سے قبول کرنے والا ،محض اللہ ربُّ العالمین سے اجرِ جہاد چاہنے والا ،ایسی تلوار سے حملہ آور ہونے والا کہ جو کُفر کو جڑ سے اکھاڑنے اور ہلاک کرنے کا سبب بنتا۔ (اللہ اکبر)



حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

صحابہ اشد علی الکفار کی تفسیر: اعلاء کلمۃ الحق اُن کی ہے تعبیر

(صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین کے برسرِ پیکار رہنے سے) ملتِ



اِسلامیہ (جس کا وُجود بذاتِ خود ان بہادر صحابہ کا مرہُونِ منت تھا) کی ایسی حالت ہوگئی کہ جو پہلے جُدا اور غریبُ الوطن تھی لیکن اب وہ ایک بہت بڑی برادری عزیز و اقرباء والی ہوگئی۔

۱۲۷

مَکۡفُوۡلَۃٌ اَبَدًا مِّنۡھُمۡ بِخَیۡرِ اَبٍ
وَخَیۡرِ بَعۡلٍ فَلَمۡ تَیۡتَمۡ وَلَمۡ تَئِمِ

صحابۂ کرام کی مساعی مقبول: ملّتِ اِسلام تا بہ ابد مکفول

(یہاں تک کہ) ملتِ اسلامیہ! ان بہادر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بدولت بہترین باپ اور شوہر (بخیر بعل) حضور پُرنور ﷺ کے ذریعے ہمیشہ کے لئے ہر دشمن سے محفوظ تا قیامِ قیامت سرپرستیٔ حضور پُرنور ﷺ کے) اب ملتِ اسلامیہ نہ کبھی یتیم ہو گی اور نہ بیوہ ———

۱۲۸

ھُمُ الۡجِبَالُ فَسَلۡ عَنۡھُمۡ مَصَادِمَھُمۡ
مَاذَا رَاٰی مِنۡھُمۡ فِیۡ کُلِّ مُصۡطَدَمِ

صحابہ صبر و ثبات کے کوہ وجبل: گواہ ان کی شجاعت کے دشت وجبل

وہ صحابہ (صبر و ثبات اور قوت واستقامت کے) پہاڑ ہیں اگر ان کے بارے میں (اگر کچھ پوچھنا ہو تو) ان کے میدان ہائے

جنگ سے پوچھ! جوقسم کھا کران بہادروں کا خطبہ پڑھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہر معرکہ میں کیا کیا شان دیکھی۔ سُبحان اللہ العظیم

۱۲۹
وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

بدر و حنین شجاعت صحابہ کے گواہ: بدر و حنین ہلاکتِ اعدا کے گواہ

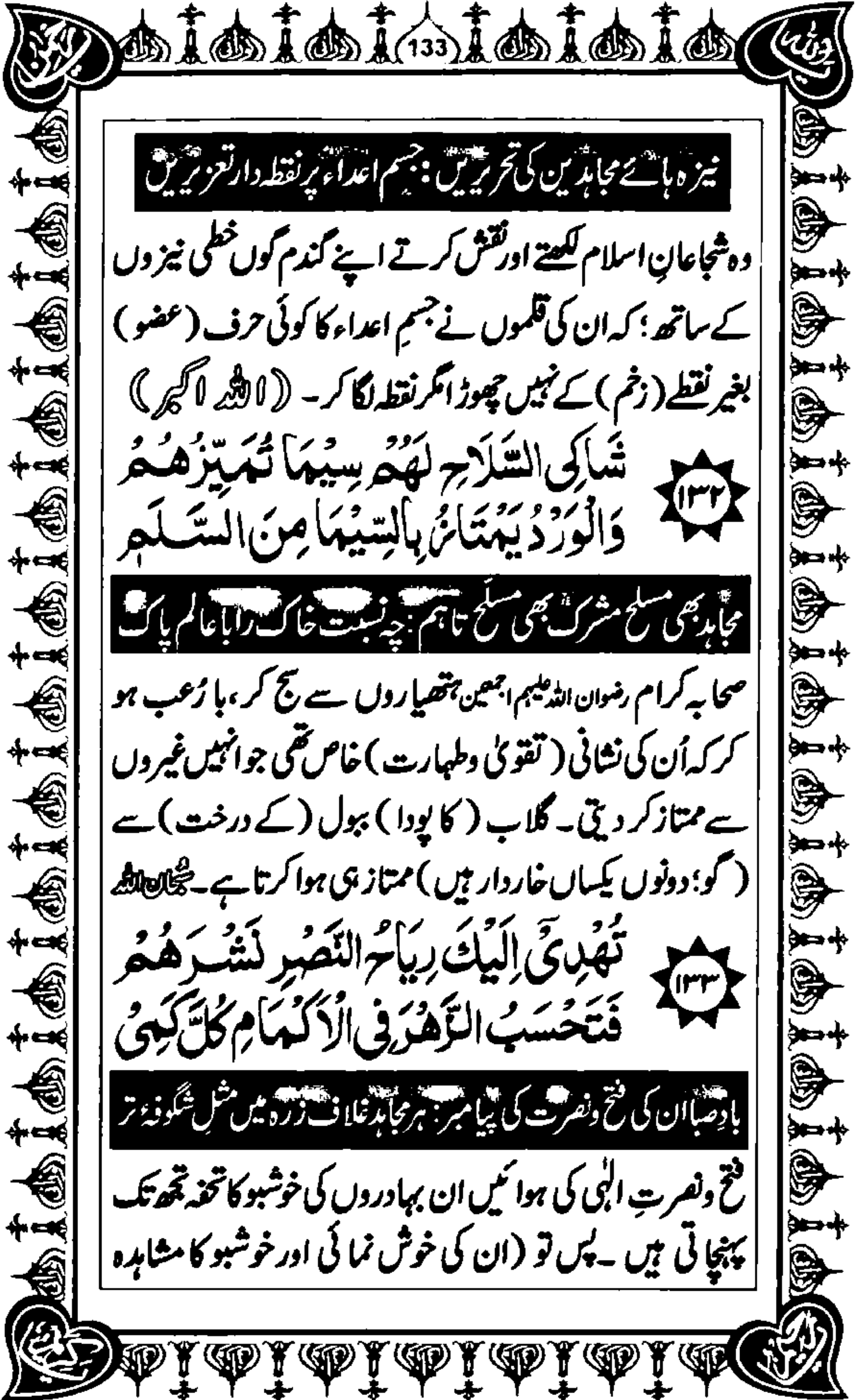
حنین، بدر اور اُحد کے غزوات (کارزاروں) سے پُوچھ! جب کہ کافروں کیلئے موت کی ایسی فصلیں موجود تھیں جو آفات و بلیّات کے ایام اور وہ وباؤں سے بڑھ کر بلائے عام کے موسم!

۱۳۰
اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

ہر مجاہد کی شمشیر بُرّاں: دشمن کی ہلاکت کا سامان

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی سفید صیقل تلواروں کو سُرخ خُون پلا کر واپس لانے والے جب کہ تلواریں دشمنوں کے سیاہ بالوں میں جاتی تھیں ـــــــ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ

۱۳۱
وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ



نیزہ ہائے مجاہدین کی تحریریں: جسمِ اعداء پر نقطہ دار تعزیریں

وہ شجاعانِ اسلام لکھتے اور نقش کرتے اپنے گندم گوں خطی نیزوں کے ساتھ؛ کہ ان کی قلموں نے جسمِ اعداء کا کوئی حرف (عضو) بغیر نقطے (زخم) کے نہیں چھوڑا مگر نقطہ لگا کر۔ (اللہ اکبر)

۱۳۲ شَاکِی السِّلَاحِ لَهُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

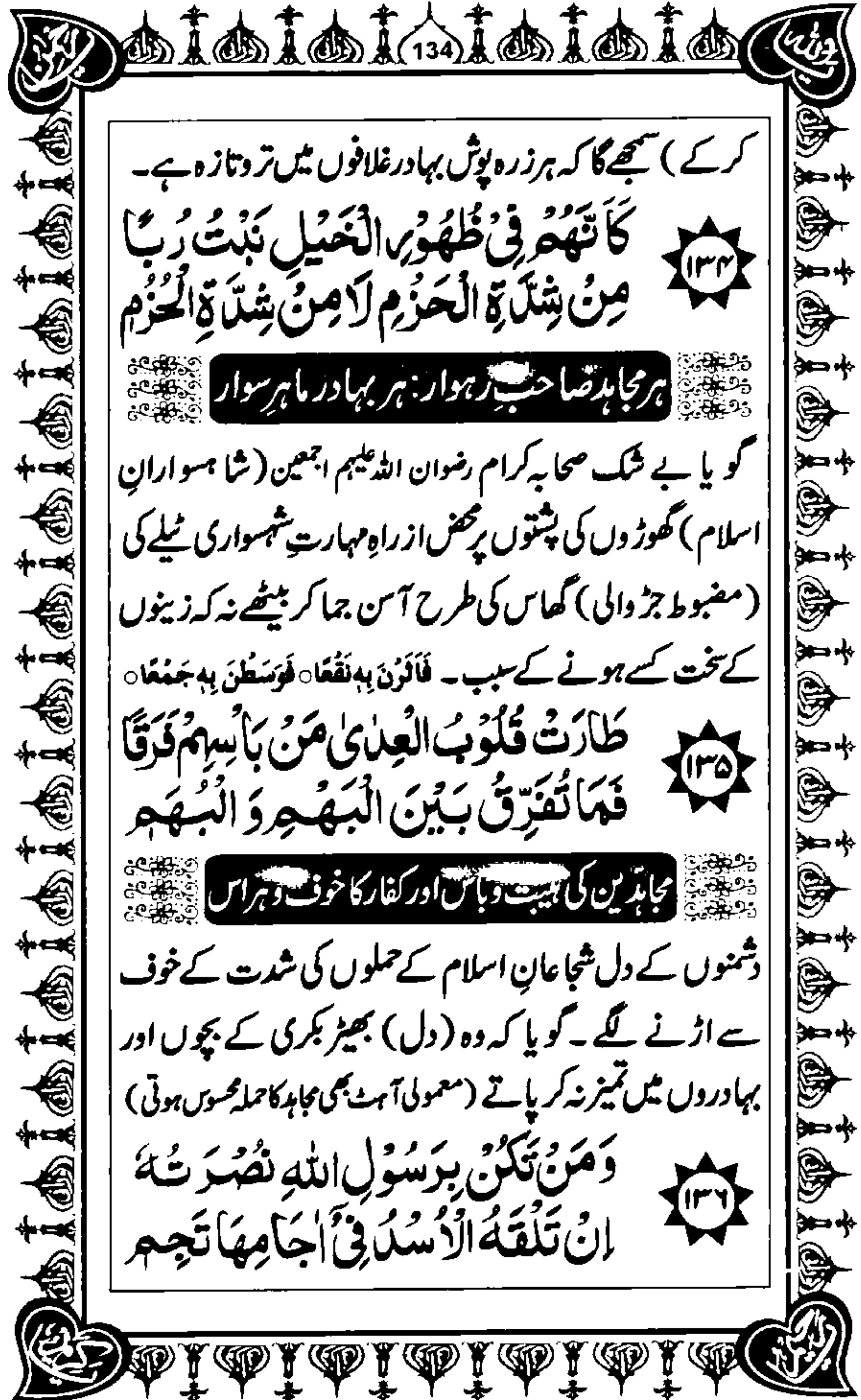
مجاہد بھی مسلح مشرک بھی مسلح تاہم: چہ نسبت خاک را با عالم پاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہتھیاروں سے سج کر، بارُعب ہو کر کہ اُن کی نشانی (تقویٰ وطہارت) خاص تھی جو انہیں غیروں سے ممتاز کر دیتی۔ گلاب (کا پودا) ببول (کے درخت) سے (گو: دونوں یکساں خاردار ہیں) ممتاز ہی ہوا کرتا ہے۔ سبحان اللہ

۱۳۳ تُهْدِیْ اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ

بادِ صبا ان کی فتح ونصرت کی پیامبر: ہر مجاہد غلاف زرہ میں مثلِ شگوفہ تر

فتح ونصرتِ الٰہی کی ہوائیں ان بہادروں کی خوشبو کا تحفہ تجھ تک پہنچاتی ہیں۔ پس تو (ان کی خوش نمائی اور خوشبو کا مشاہدہ



کر کے) سمجھے گا کہ ہر زرہ پوش بہادر غلافوں میں تر و تازہ ہے۔

۱۳۴ كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

ہر مجاہد صاحبِ رہوار: ہر بہادر ماہرِ سوار

گویا بے شک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (شاہسوارانِ اسلام) گھوڑوں کی پشتوں پر محض از راہِ مہارتِ شہسواری ٹیلے کی (مضبوط جڑ والی) گھاس کی طرح آسن جما کر بیٹھے نہ کہ زینوں کے سخت کسے ہونے کے سبب۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا۝

۱۳۵ طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

مجاہدین کی ہیبت و باس اور کفار کا خوف و ہراس

دشمنوں کے دل شجاعانِ اسلام کے حملوں کی شدت کے خوف سے اڑنے لگے۔ گویا کہ وہ (دل) بھیڑ بکری کے بچوں اور بہادروں میں تمیز نہ کر پاتے (معمولی آہٹ بھی مجاہد کا حملہ محسوس ہوتی)

۱۳۶ وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

؎ ہر کہ عشقِ مصطفےٰ سامان اوست ﷺ بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

جس شخص کے ساتھ رسول پاک ﷺ کی مدد (تائید و نصرت) شامل حال ہو اگر اس کو شیر اپنے کچھاروں میں ملیں تو دم بخود ہو کر جائیں۔

۱۳۷ وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرِ مُنْقَصِمٖ

یارانِ نبی، مظفر و منصور: دشمنانِ نبی مغلوب و مقہور

حضور پُر نور ﷺ کے دربار کا جو قریب ہوگا تو ہرگز نہیں دیکھے گا کہ سرکار ﷺ کا کوئی دوست ان کی مدد کے طفیل کبھی ناکام رہنے والا ہو اور تو ان کا کوئی دشمن ایسا نہیں دیکھے گا کہ جو ہزیمت (شکست) کھانے والا نہ ہو۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

۱۳۸ اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمٖ

؎ امتش در حرزِ دیوارِ حرم ﷺ نعرہ زن مانند شیراں در اجم (اقبال)

حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کا اُمت کو ملت کی ایسی مضبوط پناہ گاہ میں اتارنا ایسے جیسے کہ شیر مع اپنے بچوں کے کچھار میں بے فکر اترا ہو۔ (یہ اللہ رب العالمین کی حکمتوں میں سے ایک)



دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَّ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا۔ اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو دُرود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّ بِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


138
SEVENTH ASSIGNMENT FOR THURSDAY
المنزل السابع فی یوم الخمیس
البردۃ النورانی
AL-BURDAT-UL-NOORANI
بحمد اللہ تعالےٰ "سعادت" بروز جمعرات


139
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
ثلاثہ (۳) مرتبہ

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَہٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ یَا عَظِیْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی یَا مُنْجِی الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے



يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانَ مِنْ خَصِمِ

کلام اللہ محافظ شانِ حبیب اللہ ﷺ

بارہا کلماتِ الٰہیہ نے شانِ محبوب ﷺ میں بہت جھگڑا کرنے والے سے جنگ کی اور کئی بار معجزات اور دلائلِ قاطعہ سے بد ترین مخالف کو منہ کی کھانا پڑی۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے!



كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ

سیدُ البشر اُمّی لقبی ہاشمی و مطلبی

(اے مخاطب!) تیرے لئے بطورِ معجزہ یہی کافی ہے کہ حضور پُرنور ﷺ زمانۂ جاہلیت میں "اُمّی" (بے پڑھے) کہ کسی کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں فرمایا، خداداد علم رکھتے اور یتیمی کی حالت میں پرورش پانے کے باوجود پورے آداب سے آگاہ اور ان پر عمل پیرا —— اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ



خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعتِ رسالت مآب ﷺ، وسیلۂ نجات

میں نے حضور پُر نور ﷺ کی شانِ اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر خدمتِ نعت کی۔ بحمد اللہ تعالیٰ اور اس کے طفیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو (بے ہُودہ اور بے سُود) شعروشاعری اور نوکری چاکری میں گزری۔

> لَا وَرَبِّ العرش، جس کو جو ملا اُن سے ملا
> بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی



۱۴۲

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ
کَاَنَّنِیْ بِھِمَا ھَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

شعرو خدمتِ سلطان: میرے لئے وبالِ جان

ان دو باتوں (شعر اور خدمتِ اہلِ دنیا) نے میری گردن میں ایسا پٹہ ڈالا! جس کے انجام سے خوفزدہ ہوں گویا کہ ان دو باتوں کے سبب گناہوں کا ہار ڈال کر میں اس صدقے کے جانور کے مشابہ ہوں جو پٹہ ڈال کر ذبح کرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے (یہ سب کچھ اظہار انکسار ہے جو ایمان کی دلیل ہے) اللہ اکبر

مرادی صلی وسلم دائماً ابدا



اَطَعۡتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الۡحَالَتَیۡنِ وَمَا
حَصَّلۡتُ اِلَّا عَلَی الۡاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

شعر و خدمتِ شاہی: سراسر گناہ و تباہی

ہائے افسوس! (دونوں حالتوں میں) نفس کو اپنی تجارت میں بہت خسارہ ہوا کہ اس نے "دین" کو دنیا کے عوض نہ خریدا اور نہ ہی ویسے خریدنے کا قصد کیا۔ (جس سے مجھے گناہوں اور شرمساریوں کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا) لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ



فَیَا خَسَارَةَ نَفۡسِیۡ فِیۡ تِجَارَتِهَا
لَمۡ تَشۡتَرِ الدِّیۡنَ بِالدُّنۡیَا وَلَمۡ تَسُمِ

تجارتِ نفسِ اَمّارہ: خسارہ ہی خسارہ

پس اے لوگو! دیکھو اور عبرت حاصل کرو، میرے نفس کے خسارے کو جو اسے (اپنی دنیاوی زندگی میں ہوا) کہ اس (نفس) نے دنیا کے بدلے میں 'دین' کو نہ تو خریدا اور نہ ہی خریدنے کا ارادہ کیا۔ ——— (اللّٰہ اکبر، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ)



وَمَنۡ یَّبِعۡ اٰجِلًا مِّنۡهُ بِعَاجِلِهٖ
یَبِنۡ لَهُ الۡغَبۡنُ فِیۡ بَیۡعٍ وَّفِیۡ سَلَمِ

دُنیا کی خریداری: خواری ہی خواری

اور جو شخص بھی آخرت (کے دائمی فائدوں) کو دنیا (کے فوری لیکن عارضی فائدوں) کے عوض بیچ دے تو اس کے لئے اس بیع میں نقصان دونوں صورتوں میں ظاہر ہوگا۔ خواہ سودا نقد ہو یا ادھار۔

(۱۴۶)

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمٍ

گو گناہ ہیں اپنے بے شمار: وسیلۂ شفاعت تو ہے برقرار

اگرچہ میں مرتکبِ گناہ ہوں تاہم آقائے دو جہاں ﷺ سے عہد و پیمان (میرا عہدِ محبت اور ان کا وعدۂ شفاعت) تو ٹوٹنے والا نہیں اور نہ میری (اُمید کی) رسی کٹ جانے والی ہے۔

> بد ہیں اگرچہ ہم حضور آپ کے ہیں مگر ضرور
> کس کو سُنائیں حالِ دل تم کو، نہیں سنائیں تو
>
> اعلیٰ حضرت

(۱۴۷)

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد نام آں سرورِ کائنات: ہمنامی میرا سرمایۂ نجات

بے شک میرے لئے اپنا نام محمد رکھے جانے کی بدولت ایک عہد (امن وشفاعت) موجود ہے کیونکہ حضور پُرنور ﷺ تو تمام مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ فداک ابی وامی یا رسول اللہ

؎ اُن کا بیکل ہوں مجھے خوف نہیں محشر کا
میری سرکار کا دامن، میرا پردہ ہو گا!



اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَازَلَّۃَ الْقَدَمِ

شافعِ محشر کی دستگیری اور شفاعت: آخرت میں وسیلۂ نجات

اگر بروزِ قیامت ازرہِ فضل وکرم آقائے دو جہاں ﷺ کی دستگیری مجھے میسر نہ آئی تو پھر کہہ دیجئے گا اے قدم پھسلنے والے ذلیل! (اللہ اکبر)

؎ تجھ سا سیاہ کار کون؟ اُن سا شفیع ہے کہاں؟
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے



حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

محرومیٔ شفاعت! سوءِ ظن ہے شفیعِ حشر کے باب میں

حاشاللہ! اللہ رب العالمین نے اپنے پیارے محبوب حضور پُرنور

ﷺ کو اس عیب سے پاکیزہ و منزّہ رکھا کہ آپ کے فیض و کرم اور عطاء و بخشش کا کوئی امیدوار محروم رہ جائے یا آپ کے دامانِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر و بے مقصد لوٹے۔ اَللّٰہُ غَنِیٌّ

؎ منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
(اعلیٰ حضرت)

۱۵۰ وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَآئِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمٖ

نعت گوئی میرا وظیفۂ حیات: نعت گوئی میرا وسیلۂ نجات

جب سے میں نے اپنے افکار کو نعتِ محبوب ﷺ کے لئے وقف کر دیا تب سے میں نے (مصائبِ دنیا و آخرت سے) اپنی نجات کے لیے بہترین ضامن و کفیل کو پالیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ

؎ انہیں جانا، انہیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد! میں دنیا سے مسلمان گیا
(اعلیٰ حضرت)

۱۵۱ وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاُکُمٖ

فیضانِ عام اور غنائے دوام

جو غنا بارگاہِ نبوت و رسالت ﷺ سے میسر آتی ہے وہ ایسی ہے کہ کوئی مفلس ہرگز محروم و محتاج نہیں رہتا (خواہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو) بے شک بارانِ فیض رسانی (ہر مردہ و بنجر زمین کو بھی گل و گلزار بنا دیتی ہے۔

> اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
> تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیے ہیں



وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

نہ کوئی جاہ و مرتبہ اور نہ مال و زر، میری مدح کا مقصد شفاعت سرکار ﷺ

(نعت گوئی سے) میں ہرگز ہرگز دنیا کا پھول (زیب و زینت) نہیں چاہتا کہ جو (مشہور جاہلی شاعر) زہیر بن ابی سلمٰی نے (شاہ عرب) ہرم بن سنان کی تعریف کر کے دونوں ہاتھوں سے چن چن کر سمیٹ لی تھی ـــــ (اللہ اکبر، اَعُوْذُ بِاللّٰہ)

> کروں مدح اہلِ دوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
> میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارۂ ناں نہیں



يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے پناہِ من حریم کوئے تو — من بہ امیدے رسیدم سوئے تو

اے مہتر و بہترینِ انبیاء ﷺ! آپ کے سوا میرے لئے کوئی نہیں کہ حادثۂ عام (قیامتِ صغریٰ و کبریٰ) میں نزولِ مصائب کے وقت پناہ لوں۔

> آستیں رحمتِ عالم اُلٹے، کمرِ پاک پہ دامن باندھے
> گرنے والوں کو کوچۂ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں



۱۵۴

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

تیرا بحرِ رحمت بے کنارہ: تیری شفاعت میرا سہارا

یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً آپ کی رفعت و عظمت کی پناہ اس روز میرے لئے تنگ نہیں ہوگی (بحمد اللہ تعالیٰ) کہ جب میرا "کریم" مولا اپنی صفتِ منتقم کے ساتھ جلوہ فرما ہوگا۔ (اللہ اکبر)

> ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی کہ روزِ جزا
> دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (اعلیٰ حضرت)



۱۵۵

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

وجودِ دنیا و آخرت اور لوح و قلم: نورِ محمدی کے فیضانِ جود و کرم

یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی کے فیض وکرم اور عطاو بخشش سے یہ دنیا قائم ہے اور اس کی ضدّ (یعنی آخرت) کا وجود اور لوح وقلم کے علوم دائرہ معلومات کا ایک جُز ہیں۔ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے، چُھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب ماہ پارے، تجھ سے ہی نُور لیا کرتے ہیں

۱۵۶

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّۃٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ

مہر تو بر عاصیاں فزوں تر است — در خطا بخشی چو مہرِ مادر است

اے نفس تو مایوس نہ ہو اپنی لغزش کی وجہ سے خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو کیونکہ بلاشبہ بڑے بڑے گناہ بھی بخشش (کے سمندر) میں چھوٹے گناہوں کی طرح (لائقِ بخشش) ہی ہوتے ہیں۔

اُف! بے حیائیاں، یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں! تو کریم ہے، تیری خُو درگزر کی ہے
(اعلیٰ حضرت)

۱۵۷

لَعَلَّ رَحْمَۃَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا
تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو — کہ مستحقِ کرامت گناہگارانند

امید ہے کہ جب میرا رب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو ضرور گناہوں کی مقدار کے مطابق ہر ایک کے حصہ میں آئے گی۔

ے مژدہ باد اے عاصیو! شافعِ شہِ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفار ہے
(اعلیٰ حضرت)

۱۵۸

یَارَبِّ وَاجْعَلْ رِجَآئِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

امیدوارِ بخشش ہوں اور تیری بخشش حق: انا عند ظن عبدی تیرا قول برحق

یاالٰہی! اپنی بارگاہ میں بروزِ حشر میری امید کو سیدھا رکھ! (یعنی پورا فرما) اور میرا نامۂ اعمال مغفرت حاصل کرنے والوں میں سے منقطع نہ فرما۔

ے تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

۱۵۹

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

میں تیرا بندہ ضعیف اور گنہگار، کرم فرما کہ صبر و ثبات ہے دشوار

الٰہی! اپنے بندے پر دونوں جہاں میں مہربانی فرما کیونکہ اس کے پاس صبر اتنا کمزور ہے کہ جب مصیبتیں اس کے صبر کو پکاریں

تو وہ بھاگ جاتا ہے۔

؎ رحمۃ اللعلمین تیری دہائی دب گیا
اب تو مولا بے طرح سر پر گناہ کا بار ہے



وَاْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمٖ

بارانِ دُرُود وسلام: مدام بر خیر الانام

یارب! تو اُن رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ تیری طرف سے ہمیشہ "محبوب ﷺ" پر درود وسلام بھیجتے رہیں اور وہ مسلسل کثرت سے بارشیں کرتے رہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

؎ پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت سرکار)



وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمٖ

سلام ورحمت بسیار: برآل واصحابِ اخیار

اور (سلام ورحمت کی یہ "بارانِ رحمت" ہمیشہ ہوتی رہے) حضور پُرنور سید العالمین مصطفےٰ ﷺ کے اہلِ بیتِ اطہار، صحابہ کرام اور تابعینِ عظام پر کہ جو سب کے سب اہلِ تقویٰ و طہارت

اور اصحابِ حلم و کرم ہیں۔

> ؎ اُن کے مولا کے اُن پر کروڑوں درود
> ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام



مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک دنیا قائم : درود و سلام دائم

(ان پر بارانِ سلام و رحمت ہوتی رہے) جب تلک کہ درخت بان کی شاخیں بادِ صبا سے جھومتی رہیں اور جب تک اونٹوں کو شتر بان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

> ؎ گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضاؔ سے بوستاں
> کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے



ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِى الْكَرَمِ

دربارِ رسالت ﷺ کے مہکتے پھول!

حضور پُرنور سید العالمین مصطفےٰ ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ افضل البشر بعد از انبیاء سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمانِ غنی ذُو النّورین اور مولائے کائنات سیدنا علی کرمُ اللہ

وجہ سے اظہارِ رضا اور خوشنودی فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

؎ تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ ہے



فَاغْفِرْ لِنَاشِدِھَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِھَا
سَأَلْتُكَ الْخَیْرَ یَاذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا بڑی چیز ہے!

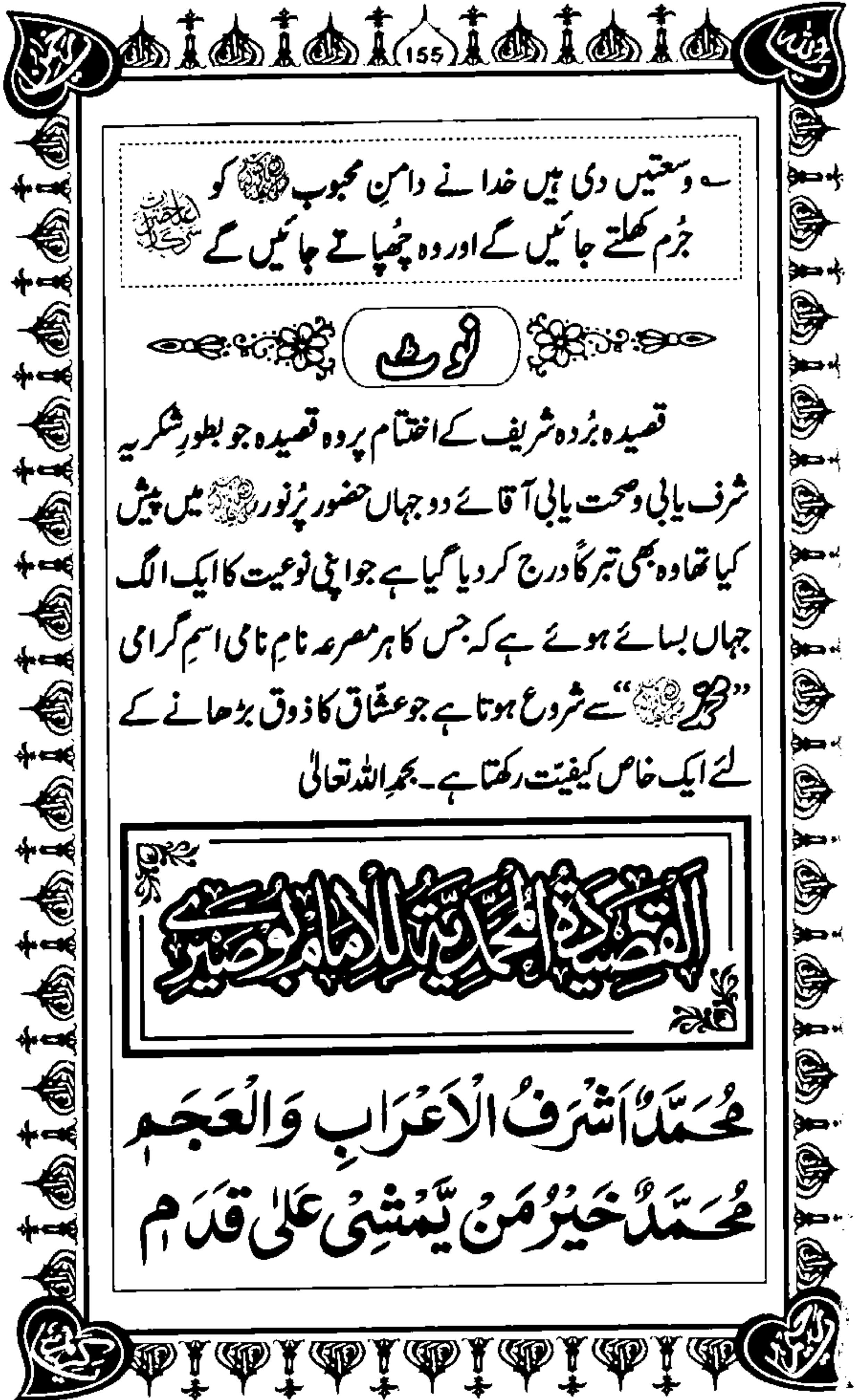
اے اللہ! صاحبِ قصیدہ بُردہ شریف اور اسے دل کی گہرائیوں سے پڑھنے والوں کے گناہوں کی بخشش فرما۔ اے بے پایاں جود و سخا والے! میں تیری ذاتِ پاک جل جلالہ سے خیر کا طالب ہوں۔



یَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

؎ اقلیمِ محبت کی دنیا ہی نرالی ہے دربار انوکھا ہے سلطان نرالا ہے

اے میرے پروردگار! حضور پُرنور شافعِ یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمارے دینی و دنیاوی مقاصد پورے فرما۔ اے بے پناہ وُسعت و کرم والے! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما۔



؎ وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب ﷺ کو
جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

نوٹ

قصیدہ بُردہ شریف کے اختتام پر وہ قصیدہ جو بطورِ شکریہ شرف یابی وصحت یابی آقائے دوجہاں حضور پُرنور ﷺ میں پیش کیا تھا وہ بھی تبرکاً درج کردیا گیا ہے جو اپنی نوعیت کا ایک الگ جہاں بسائے ہوئے ہے کہ جس کا ہر مصرعہ نامِ نامی اسمِ گرامی "محمد ﷺ" سے شروع ہوتا ہے جو عشاق کا ذوق بڑھانے کے لئے ایک خاص کیفیت رکھتا ہے۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ لِلْاِمَامِ بُوْصِیْرِی

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ
مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی قَدَمِ

☆حضور پُر نور جناب محمد رسول اللہ ﷺ عرب و عجم میں سب سے بزرگ تر ایسے کہ تمام مخلوق میں افضل و برتر! ﷺ

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُهٗ
مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ

☆حضور پُر نور جناب محمد رسول اللہ ﷺ نیکیوں کے پھیلانے والے اور اس کے جامع ایسے کہ احسان و بخشش کرنے والے!

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً
مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْكَلِمِ

☆حضور پُر نور جناب محمد رسول اللہ ﷺ سرتاجِ انبیاء: اور قول و کلام کے سچے! علیہم الصلوات والتسلیمات

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيْثَاقِ حَافِظُهٗ
مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

☆حضور پُر نور جناب محمد رسول اللہ ﷺ وعدے کے پکے و سچے اور محافظ ایسے کہ خُلقِ عظیم اور خلقتِ جمیل والے! ﷺ



مُحَمَّدٌ حُبِيَتْ بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهٗ
مُحَمَّدٌ لَّمْ يَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نورِ مجسّم! ایسے کہ جن کا نُور ہمیشہ باقی رہنے والا! مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ حَاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْشَرَفٍ
مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاَنْعَامِ وَالْحِكَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ انصاف کرنیوالے حاکم: محترم ایسے کہ نعمتوں اور حکمتوں کے مخزن! ﷺ

مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ مُّضَرٍ
مُحَمَّدٌ خَيْرُ رُسْلِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ اللہ کے مہترین و بہترین مخلوق: قبیلہ مضر سے ایسے کہ اللہ عزوجل کے تمام انبیاء و مُرسلین میں افضل و اعلیٰ! مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ دِیْنُہٗ حَقٌّ النَّذِیْرُ بِہٖ
مُحَمَّدٌ مُجْمَلٌ حَقًّا عَلٰی عَلَمِ

☆ حضور پُرنور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ دین کے سچے وخوفِ خُدا دلانے والے: سچائی کے مجسّم اور علمبردار! ﷺ

مُحَمَّدٌ ذِکْرُہٗ رُوْحٌ لِّاَنْفُسِنَا
مُحَمَّدٌ شُکْرُہٗ فَرْضٌ عَلَی الْاُمَمِ

☆ حضور پُرنور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ مبارک ہماری جانوں کی رُوح ایسے کہ ان کا شکریہ ادا کرنا تمام اُمتوں پر فرض!

مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ زِیْنَۃُ الدُّنْیَا وَبَہْجَتُہَا
مُحَمَّدٌ کَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

☆ حضور پُرنور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ عالمین کے حُسن ورونق والے ایسے کہ اندھیرے اور مشکلات کے دُور کرنے والے! ﷺ

مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُهٗ
مُحَمَّدٌ صَاغَهُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ ایسے سردار! کہ جن کے مناقب ہمیشہ رہنے والے اور اللہ رب العالمین کی تمام نعمتوں میں بہترین نعمت! مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ الْبَارِیْ وَخِیْرَتُهٗ
مُحَمَّدٌ طَاهِرٌ وَّسَاتِرُ التُّهَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کے چنے ہوئے برگزیدہ ایسے طیب و طاہر جو خطاؤں پر پردہ ڈالنے والے!

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

مُحَمَّدٌ ضَاحِكٌ لِّلضَّیْفِ مُكْرِمُهٗ
مُحَمَّدٌ جَارُهٗ وَاللّٰهِ لَمْ یُضَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ایسے کہ بخدا اُن کی قربت والا ستایا نہیں گیا! ﷺ

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنيَا بِبِعثَتِهٖ
مُحَمَّدٌ جَآءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمدؐ رسولُ اللہ ﷺ عالمین کے لئے رحمت ایسے جو معجزات اور حکمتوں والے! مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ یَومَ بَعثِ النَّاسِ شَافِعُنَا
مُحَمَّدٌ نُورُہُ الْهَادِی مِنَ الظُّلَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمدؐ رسولُ اللہ ﷺ بروزِ قیامت ہماری شفاعت کرنے والے ایسے کہ اپنے نُور سے تاریکیوں میں چراغ جلانے والے: رہبری کرنے والے! ﷺ

مُحَمَّدٌ قَآئِمٌ لِلّٰهِ ذُو هِمَمٍ
مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِلرُّسلِ کُلِّهِمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمدؐ رسولُ اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی طرف سے ذُوہمّت و مستعِد ایسے جو انبیاء و مُرسلین کے خاتم! ﷺ

مولای صل وسلم دائما ابدا

دُعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسار کن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّۃٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَاذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّ بِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ - اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

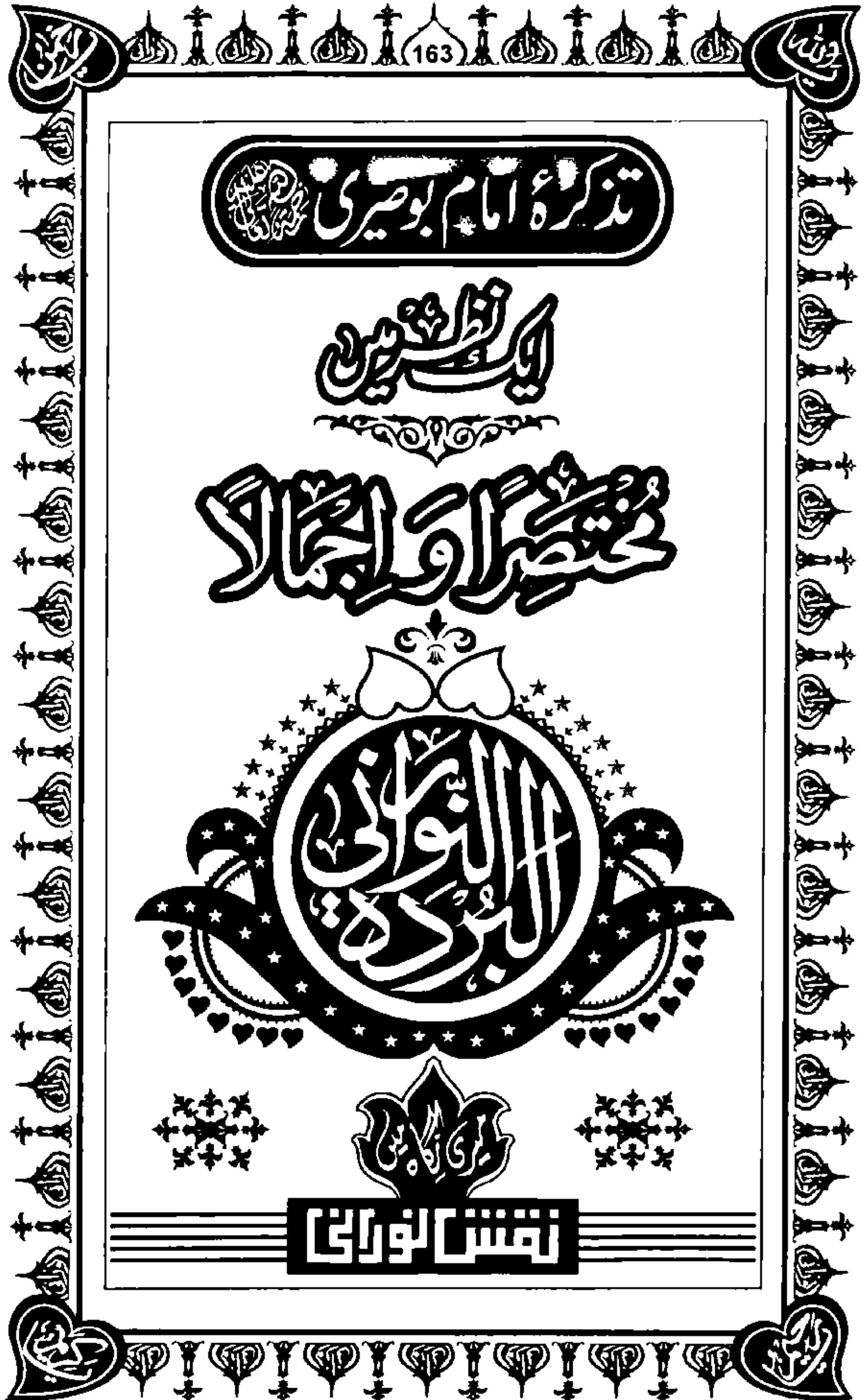
قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْنَ)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔


163
تذکرہ امام بوصیری
ایک نظر میں
مختصراً و اجمالاً
البردۃ النورانی
نقش نورانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرحمہ کو آپ جتنے بھی القاب دیں؛ دیئے جاسکتے ہیں لیکن ہم صرف لقب ''امام'' پر ہی اکتفا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے امام ہیں۔ امام شرفُ الدّین ابُوعبداللہ محمد بِن سعید بِن عماد بِن محسن بِن عبداللہ بِن منہاج بِن بلال منہاجی؛ کا ۶۶۰ ھ میں تحریر کردہ **قصیدہ بُردہ شریف** ایسا؛ کہ صدیاں گزر گئیں، مگر اس کی مقبولیّت میں کچھ کمی واقع نہیں ہوئی۔ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے اپنے خونِ جگر سے ایسا چراغ جلایا کہ جس کی لَو آج تک ماند نہیں پڑی بلکہ مُرورِ زمانہ سے مقبولیّت میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ بلاشبہ یہ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا فیضان ہے؛ کہ جس نے بُردہ کو قبولِ عام اور حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ کو شہرتِ دوام عطا فرمائی۔ خدا جانے انہوں نے کس سوزِ عشق، دردِ محبت اور کیف و مستی کے عالم میں اشعارِ بُردہ تحریر فرمائے۔ سُبحان اللہ!

حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے بحرِ بسیط میں کہے گئے اس قصیدے کا نام ''اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّیَّہ فِی مَدْحِ خَیْرِ

الْبَرِيَّه" رکھا تھا اور حقیقتِ اشعار سے بھی واضح ہوتا تھا؛ کیونکہ ہر شعر ذکرِ آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ کے نُور سے منوّر ہو کر ہدایت کے روشن ستاروں کی مانند ہے؛ لیکن ملاءِ اعلیٰ میں اس کی شہرت بُردہ کے نام سے ہو چکی تھی۔ لہٰذا یہی نام! زبانِ زدِ خاص و عام ہے اور رہے گا۔ انشاء الرحمٰن!

"حَسَنُ الْجُرْدَهُ فِیْ شَرْحِ الْقَصِیْدَةِ الْبُرْدَة"

تحریر فرماتے ہیں کہ بُرْدَةٌ بروزنِ فُوْلَةٌ یعنی ہر وہ شے جس کو ریتی سے چمکایا جائے؛ لغت میں بُـرْدٌ ریتی سے رگڑنے کو اور مِبْـرَدٌ ریتی کو کہتے ہیں: چونکہ یہ قصیدہ مبارکہ زوائد و حشو اور تعقید سے پاک و صاف تھا؛ جس کی مناسبت سے اسے بُردہ کہہ دیا گیا۔ معنیٰ ہذا کو حضور پیر و مُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت پسند فرماتے ہیں؛ لیکن بُردةٌ بمعنیٰ چادر کو زیادہ پسند فرمایا، اس لئے کہ اس کی نسبت اس ردائے مبارکہ کی طرف ہے جو حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرّحمہ کو اللہ کے پیارے محبوب آقائے دو جہاں ﷺ نے انعام کے طور پر اِس قصیدہ مبارکہ کے صلہ میں بحالتِ خواب عطا فرمائی تھی۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ؛ اس انعامِ بُردہ کی وجہ سے اِسے "قصیدہ بردہ شریف" کہہ دیتے ہیں (چادر کا تحفہ)

☆ اور بعض کا خیال ہے کہ بُرْدِیَّة" مَنْسُوْب بِهٖ بُرْدٌ

بمعنیٰ چادر کے ہیں۔

☆ یا پھر یہ بُـرْأَةٌ سے لیا گیا ہے بمعنیٰ مرض سے شفایابی؛ چونکہ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ کو اِسی برکتوں والی چادر کے وسیلہ سے شفا ملی تھی جس کی مناسبت سے اسے بُـرْأَةٌ بھی کہہ دیتے ہیں۔ ـــــــــ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

☆ اور اہلِ تحقیق نے بُرْدَةٌ مختلف مضامین ہونے کے ناطہ سے کہا ہے؛ اس لئے کہ بُردہ مختلف رنگ کی دھاریوں کو بھی کہتے ہیں: سُرخ، سفید، زرد، سبز اور کوئی سیاہ وغیرہ اس لئے کہ قصیدہ بُردہ شریف بھی اپنے اندر حسنِ آغاز سے حسنِ اختتام تک ایسے مضامین کا گلدستۂ صد رنگ رکھتا ہے؛ کہ جس کے ابتداء میں بارہ [۱۲] اشعار تشبیب کے، بعد والے سولہ [۱۶] اشعار ہوائے نفس کی مذمت میں، پھر تین [۳] اشعار مدحِ آقائے دو جہاں ﷺ میں، بعد ازاں بالترتیب انیس [۱۹] اشعار تذکرۂ ولادتِ باسعادت ﷺ میں، دس [۱۰] اشعار اِجابتِ دعوت میں، سترہ [۱۷] اشعار فضائلِ قرآن میں، تیرہ [۱۳] اشعار ذکرِ معراج شریف میں، بائیس [۲۲] اشعار آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تذکرہ جہاد میں، چودہ [۱۴] اشعار اِستغفار اور طلبِ شفاعت میں اور آخر میں نو [۹] اشعار مناجات اور طلبِ حاجات میں؛ یہ کل ایک

سو باسٹھ[۱۶۲] اشعار ہوئے۔ جسے ہر درد کا درماں ہونے کے ساتھ ساتھ ہر رہروانِ راہِ صفاء اور عاشقانِ باصفا کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، راحتِ جسم و جاں اور سب سے بڑی نعمت! ذکرِ مصطفےٰ ﷺ کا سبب ٹھہرے؛ کہ جو ہمیشہ شفائے بیماراں اور مرہمِ دل فگاراں ثابت ہوئے۔ آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ کی ردائے مبارکہ کے صدقہ سے اِن اشعار کو ہر صاحبِ نسبت نے حرزِ جاں اور وردِ زباں رکھا۔ بحمِ اللہ تعالیٰ

حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ کا دل مئے محبت سے ایسا معمور تھا کہ ان کے قصیدے سے بھی عشق و محبت کا آبِ حیات ٹپکتا دکھائی دیتا ہے۔ جذبۂ شوق، کیف و مستی اور سوز و گداز کی جو دنیا اس قصیدے میں آباد ہے، اس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور نعتیہ قصیدہ میں نہیں پایا جاتا۔ گویا کہ یہ حضور سیّدی حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامنِ کرم کی مکمل خیرات محسوس ہوتی ہے۔

لیکن اتنا ضرور یاد رکھیں کہ عربی قصائد کی خصوصیت سے ہے

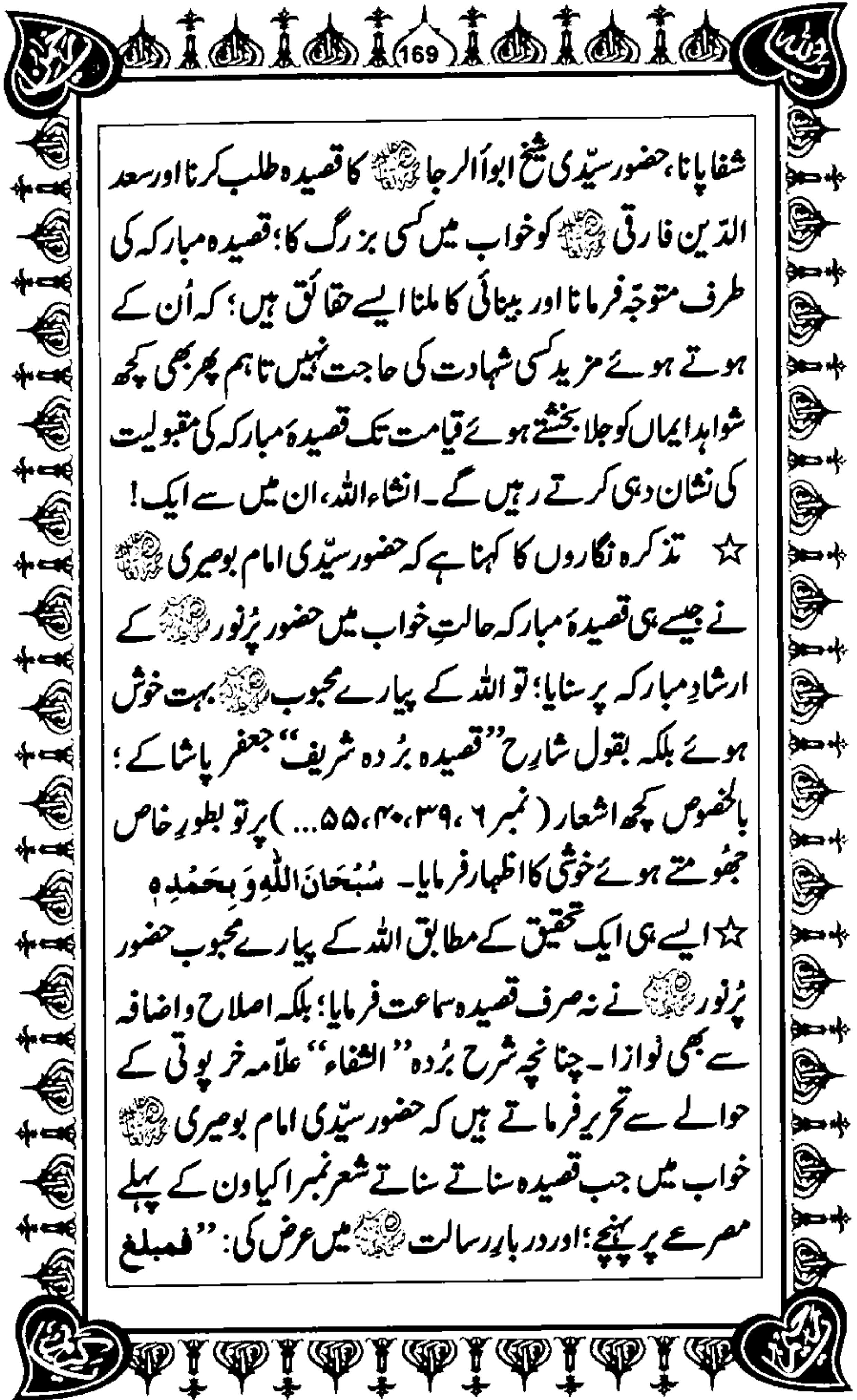
کہ ان کی ابتداء عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ اصل مضمون کی طرف پلٹتی ہے۔ جس میں عموماً عاشق داستانِ ہجر کو بیان کرتا ہے اور اس کا دل و دماغ محبوب کے تصور میں اس کی بستی اور اس کے گلی کوچوں کے گرداگرد گھومتا رہتا ہے؛ کہ میرا

محبوب اسی مقام پہ رہتا بستا ہوگا، یہیں کہیں بسیرا ہوگا، اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری ہوگی حتیٰ کہ وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین منظر پیش کرتا رہتا ہے، وہاں کی خاک اس کے لئے صندل اور سُرمہء بینائی کا کام دیتی ہے۔ اسی کش مکش میں آہیں بھرتا، گریہ وزاری کرتا اور اپنی حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست و احباب پہچان جاتے ہیں کہ یہ مریضِ عشق ہے۔ ہر طرح سے سمجھاتے اور دلاسہ دیتے ہیں لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخر! نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے؛ کہ میرا اسلامِ شوق، بے کسی و بے بسی اور دردِ حال محبوب تک پہنچا دیں۔ حضور سیّدی علاّمہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ نور اللہ مرقدہٗ کسی عاشق کے بارے میں بڑی محبّت سے پڑھا کرتے تھے۔

از سرِ بالینِ ما، برخیز اُو ناداں طبیب
دردمندِ عشق را، دارُو بجز دیدار نیست (اللہ اکبر)

بارگاہِ نبوّت ورسالت ﷺ میں مقبولیت

قصیدہ بُردہ شریف کی بارگاہِ نبوّت ورسالت ﷺ میں مقبولیت روزِ روشن کی طرح عیاں؛ کہ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ کا اسے لکھنا و پڑھنا، زیارتِ محبوب ﷺ کا نصیب ہونا، فالج سے



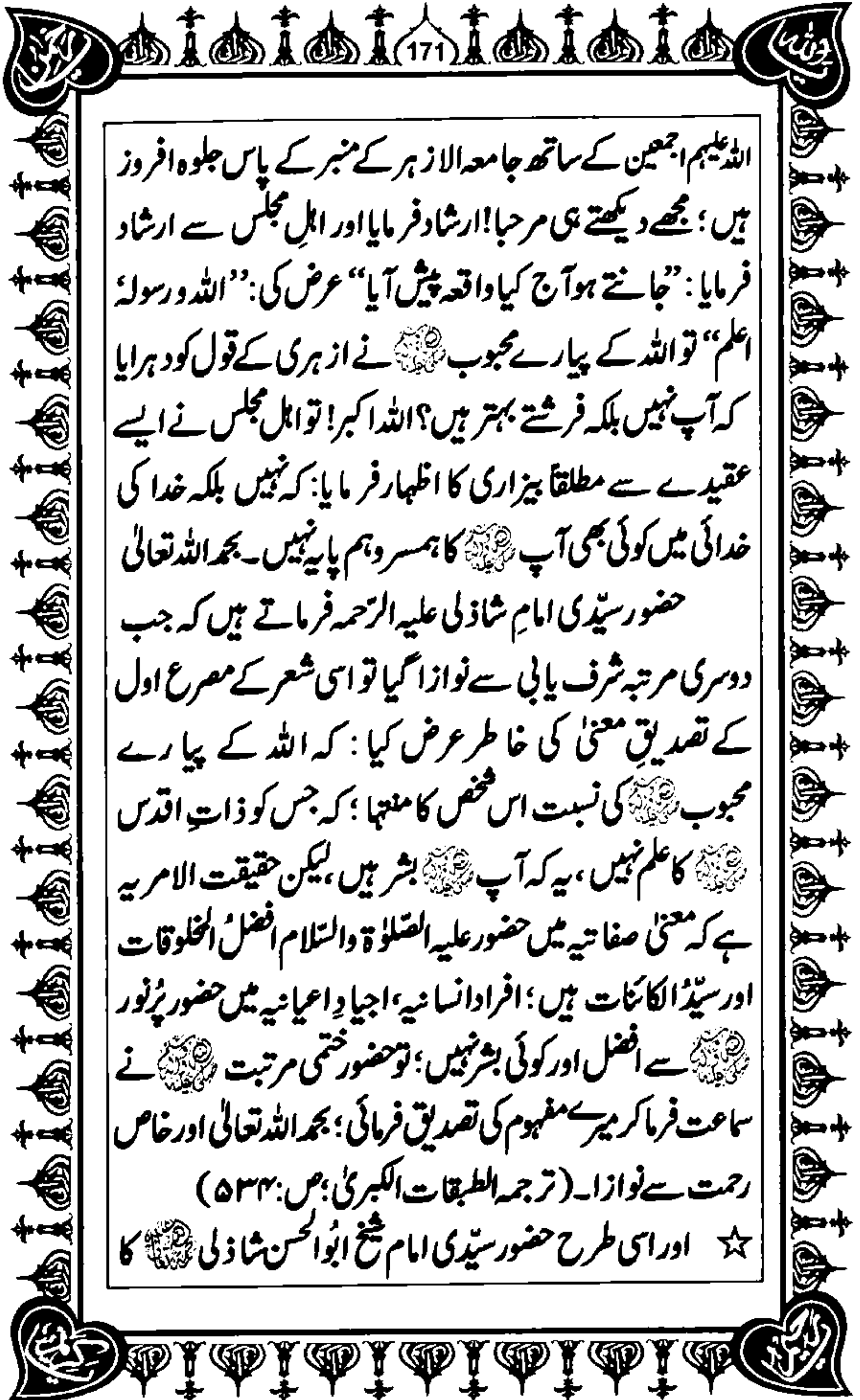
شفا پانا، حضور سیّدی شیخ ابوُالرجا رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ طلب کرنا اور سعد الدّین فارقی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں کسی بزرگ کا؛ قصیدہ مبارکہ کی طرف متوجہ فرمانا اور بینائی کا ملنا ایسے حقائق ہیں؛ کہ اُن کے ہوتے ہوئے مزید کسی شہادت کی حاجت نہیں تاہم پھر بھی کچھ شواہد ایماں کو جلا بخشتے ہوئے قیامت تک قصیدۂ مبارکہ کی مقبولیت کی نشان دہی کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ، ان میں سے ایک!

☆ تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے کہ حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے جیسے ہی قصیدۂ مبارکہ حالتِ خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارکہ پر سنایا؛ تو اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے بلکہ بقول شارح ''قصیدہ بُردہ شریف'' جعفر پاشا کے؛ بالخصوص کچھ اشعار (نمبر ۶، ۳۹، ۴۰، ۵۵...) پر تو بطورِ خاص جھومتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

☆ ایسے ہی ایک تحقیق کے مطابق اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قصیدہ سماعت فرمایا؛ بلکہ اصلاح و اضافہ سے بھی نوازا۔ چنانچہ شرح بُردہ ''الشفاء'' علاّمہ خرپوتی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ خواب میں جب قصیدہ سناتے سناتے شعر نمبر اکیاون کے پہلے مصرعے پر پہنچے؛ اور دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی: ''فمبلغ

العلم فیه انہٗ بشرٌ ۔ تو مصرع ثانی کے لئے خاموش ہو گئے؛
سرکارِ مدینہ ﷺ کی طرف سے اشارہ ہوا: اِقرأ! فقال الامام انی
لا اوفق للمصرع الثانی لھٰذا البیت یارسول اللہ ۔ حضور
مصرع ثانی موزوں نہیں ہو سکا۔ فقال علیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
قل یا امام: وَاَنَّہٗ خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِم ۔ تو امام بوصیری نے فوراً
یہ مصرع درج فرمایا اور بار بار ہر بیت کے آخر میں شوق، ذوق
کے ساتھ دُہراتے رہے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ! آقائے دو جہاں
ﷺ نے اصلاح و اضافہ و دادرسی فرمائی۔ (اللہ اکبر)

☆ ایسے ہی حضور سیّدنا امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابو المواہب
شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اسی شعر نمبر اکیاون (۵۱) کے بارے میں فرماتے
ہیں کہ میری ایک ازہری سے کج بحثی و تکرار کی صورت ہوئی۔
ازہری کا عقیدہ تو مطلقاً جاہلانہ تھا، لیکن میرا مؤقف بحمدِ اللہ تعالیٰ
اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے متعلق بالاجماع ایسا قابلِ فخر تھا
کہ حضور ﷺ تمام مخلوق بشمول انبیاء و ملائکہ و مقربین علیہم السّلام
افضل ہیں اور وہ میرے تمام دلائل کو مسترد کرتے ہوئے قولِ
بوصیری علیہ الرّحمہ کو بھی ایک شاعرانہ دلیل کہہ رہا تھا؛ لیکن میری
خوش قسمتی دیکھو! کہ اسی رات خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ
بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص شیخینِ کریمین رضوان



اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ جامعہ الازہر کے منبر کے پاس جلوہ افروز ہیں؛ مجھے دیکھتے ہی مرحبا! ارشاد فرمایا اور اہلِ مجلس سے ارشاد فرمایا: "جانتے ہو آج کیا واقعہ پیش آیا" عرض کی: "اللہ و رسولہٗ اعلم" تو اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے ازہری کے قول کو دہرایا کہ آپ نہیں بلکہ فرشتے بہتر ہیں؟ اللہ اکبر! تو اہل مجلس نے ایسے عقیدے سے مطلقاً بیزاری کا اظہار فرمایا: کہ نہیں بلکہ خدا کی خدائی میں کوئی بھی آپ ﷺ کا ہمسر و ہم پایہ نہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ

حضور سیّدی امامِ شاذلی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں کہ جب دوسری مرتبہ شرف یابی سے نوازا گیا تو اسی شعر کے مصرع اول کے تصدیقِ معنیٰ کی خاطر عرض کیا: کہ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی نسبت اس شخص کا منتہا؛ کہ جس کو ذاتِ اقدس ﷺ کا علم نہیں، یہ کہ آپ ﷺ بشر ہیں، لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ معنیٰ صفاتیہ میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام افضلُ المخلوقات اور سیّدُ الکائنات ہیں؛ افرادِ انسانیہ، اجیادِ اعیانیہ میں حضور پُرنور ﷺ سے افضل اور کوئی بشر نہیں؛ تو حضور ختمی مرتبت ﷺ نے سماعت فرما کر میرے مفہوم کی تصدیق فرمائی؛ بحمد اللہ تعالیٰ اور خاص رحمت سے نوازا۔ (ترجمہ الطبقات الکبریٰ؛ ص: ۵۳۴)

☆ اور اسی طرح حضور سیّدی امام شیخ ابُوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کا

اہلِ مجلس کو مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمانا کہ اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ ایسے ہیں جیسے پتھروں میں لعل و یاقوت وروبی! خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا اور میرے اس قول کو رحمت و بخشش و مغفرت سے نوازتے ہوئے فرما: کہ اللہ رب العالمین نے اپنے فضل و کرم سے جتنے بھی اہلِ مجلس ہم زباں تھے، سب کو معاف فرما دیا۔ (سُبحان اللہ) پھر یہی قولِ مبارکہ شیخ کی زندگی بھر ہر مجلس کی زینت بنا رہا؛ یعنی کوئی بھی مجلس اس قولِ مبارکہ کے بغیر قطعاً اختتام پذیر نہ ہوتی۔ (ترجمہ الطبقات الکبریٰ: ۵۳۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

☆ اور اسی طرح شیخ علی مصنفک بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ نے قصیدہ بُردہ شریف کی شرح لکھنے کا اشارہ فرمایا جو تین سالوں میں عربی زبان میں تحریر کی گئی اور حضور سیّدی شیخ علی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں کہ جہاں کہیں مفہومِ اشعار سمجھنے میں دشواری پیش آتی تو حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ خود خواب میں رہنمائی فرماتے۔ بحمِ اللہ تعالیٰ (الفوائد البہیہ، ص: ۱۹۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

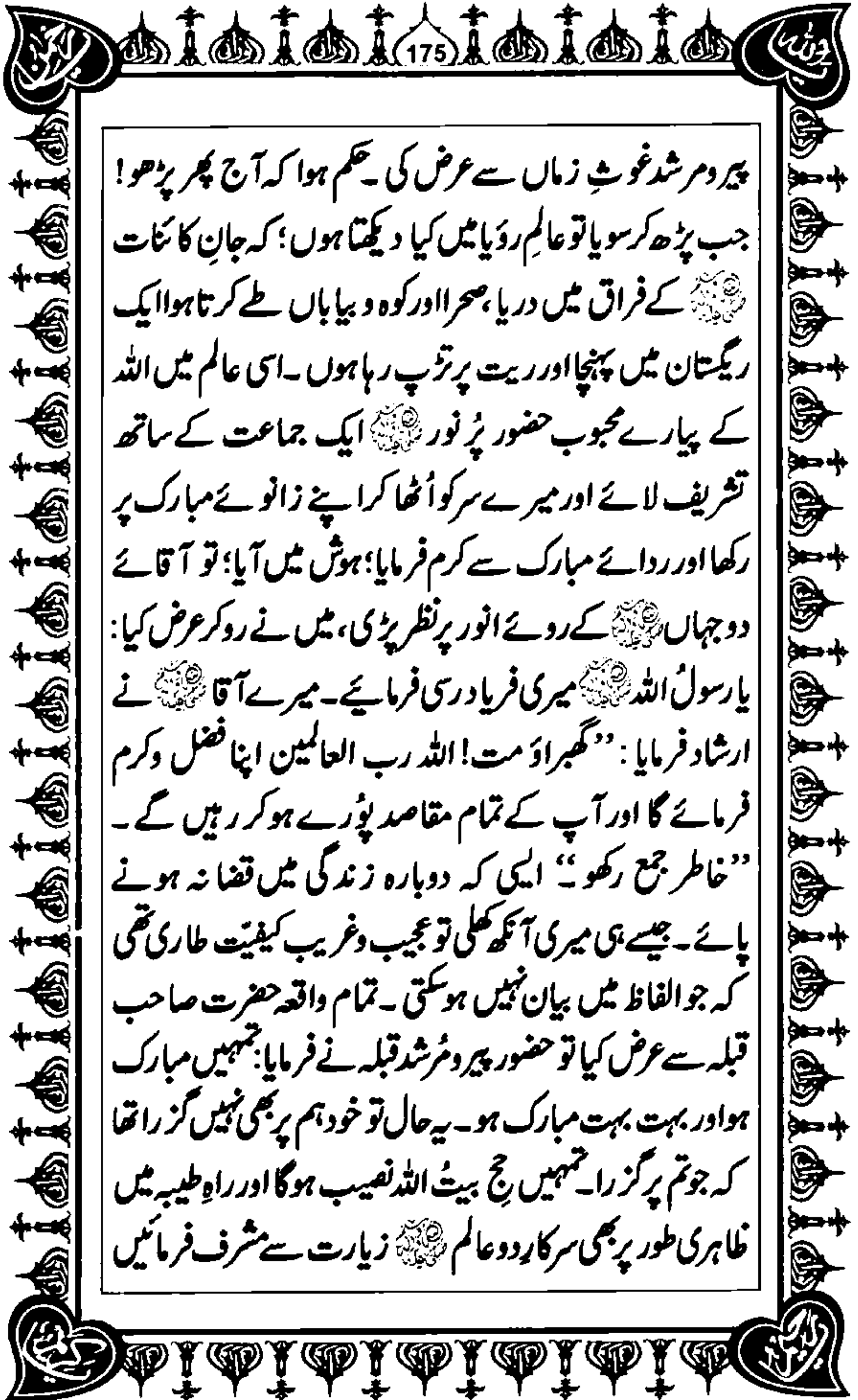
☆ اور اسی طرح برصغیر پاک و ہند سے حضور سیّدی نجف علی جھجری (متوفی۔ ۱۲۹۹ھ، ۱۸۸۲ء) کو بھی خواب میں بارگاہِ

نبوت ﷺ سے حکم ہوا کہ قصائدِ ثلاثہ بانت سعاد، بُردہ شریف اور آمالی کی عربی، فارسی اور اُردو میں تین تین شرحیں لکھیں! چنانچہ تعمیلِ ارشاد پر ہر قصیدۂ مبارکہ کی تین تین شرحیں تحریر کی گئیں۔ (تذکرہ علمائے ہند، ص:۳۶) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

☆ اور اسی طرح شیخ بدر الدّین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (م۔۷۹۴ھ، ۱۳۹۱ء) شعر نمبر ۵۲ وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ، کے بارے میں کہتے ہیں؛ کہ یہ شعر مفہوم کے اعتبار سے مشکل ترین شعر تھا۔ مختلف شرحیں دیکھیں مگر میری تشفی نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ اسی سلسلہ میں حیران و پریشان رہا۔ بالآخر! حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مکاشفہ میں دیکھا اور مفہوم شعر دریافت کیا: تو حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان میں دل، نفسِ امّارہ اور شیطان تین داعیے ہوتے ہیں۔ جب کوئی دل نیکی کرنا چاہتا ہے تو نفس اسے روکتا ہے، پس دونوں میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے، تو ایسے میں شیطان ثالث بن جاتا ہے (اللہ اکبر) حالانکہ وہ خود بُرائی کا حکم دینے والا ہے۔ تو ایسی صورت میں شیطان حَکَم (ثالث) ہو گا اور نفس، خصم (جھگڑے کا ایک فریق) دوسری صورت میں شیطان اگر برائی کا کام کرنا چاہتا ہے تو دل اسے روکتا ہے پھر ان دونوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ نفسِ امارہ کو

ثالث بنا لیتے ہیں جو خود برائی کا حکم دینے والا ہے تو اس صورتِ حال میں نفس، حَکَم (ثالث) اور شیطان خصم (فریق مخالف) ہو گا۔ (ازعصیدۃ الشہدہ۔ص ۵۶،۵۷)

☆ اوراسی طرح سیّدی الشّاہ گُل حسن قادری خلیفہء اعظم حضور سیّدی سیّد غوث علی شاہ صاحب قلندری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پیر ومرشد سیّد غوث علی شاہ صاحب قلندری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے لئے اصرار کیا؛ تو ارشاد فرمایا کہ قصیدہ بُردہ شریف حفظ کرلو۔ جب حفظ کرلیا تو ترتیب ارشاد فرمائی۔ حسبِ ارشاد؛ رات کو پڑھ کر سوگیا۔ خواب میں دیکھا کہ اللہ کے محبوب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں نمازِ عصر پڑھا رہے ہیں۔ اللہ اکبر! میں بھی شریکِ جماعت ہوگیا۔ بعد از سلام قدم بوس ہوا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت حضور پیر و مُرشد سے عرض کی! فرمایا: آج پھر پڑھو! پھر پڑھا؛ تو رات کو خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پیر و مُرشد کی مسجد میں نمازِ فجر پڑھا رہے ہیں۔ میں بھی شامل ہوگیا؛ جماعت کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پُورا قرآن شریف اوّل تا آخر عنایت فرمایا۔ بعد بیداری میں نے پھر کیفیتِ خواب حضور

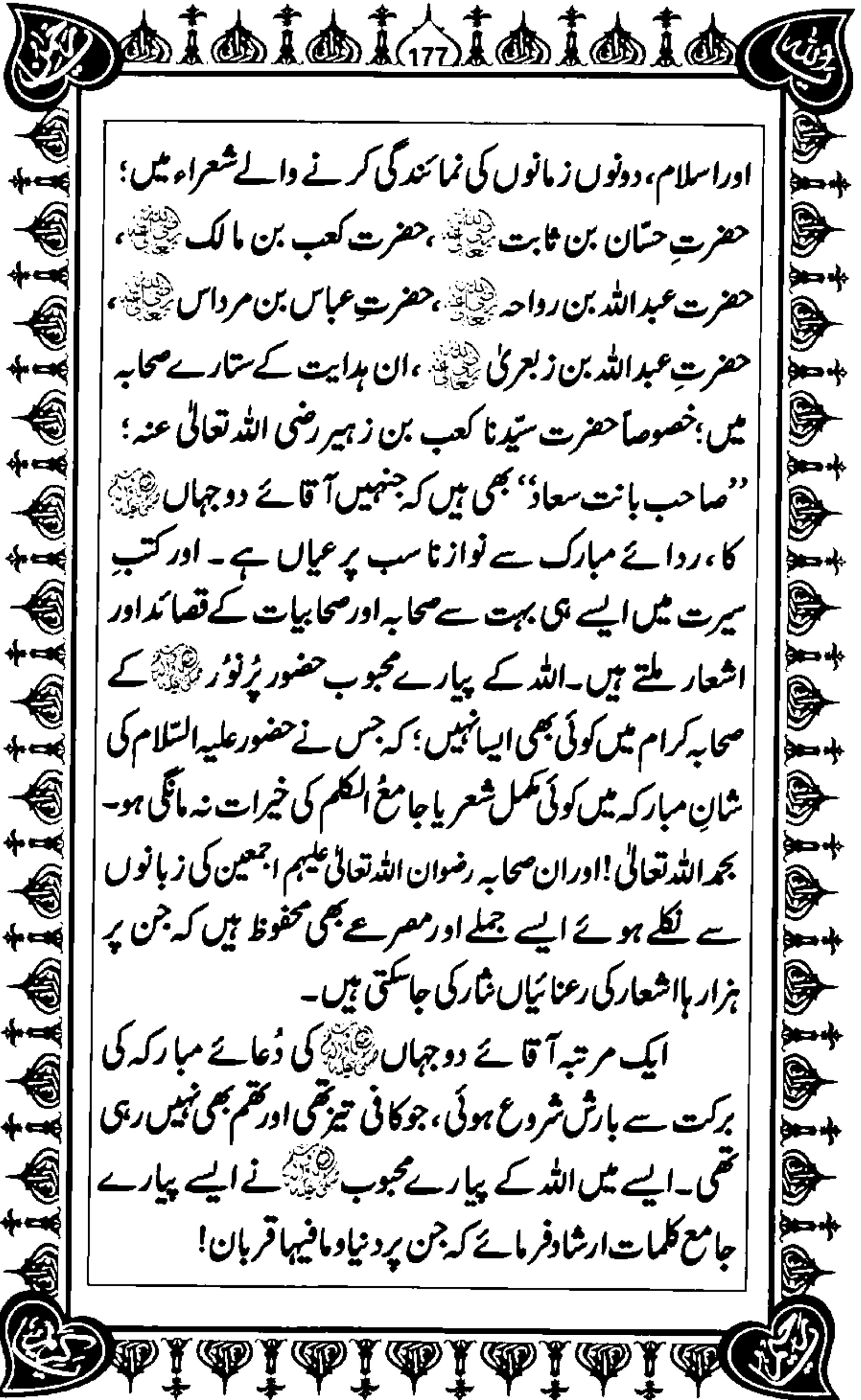


پیرو مرشد غوثِ زماں سے عرض کی۔ حکم ہوا کہ آج پھر پڑھو! جب پڑھ کر سویا تو عالمِ رؤیا میں کیا دیکھتا ہوں؛ کہ جانِ کائنات ﷺ کے فراق میں دریا، صحرا اور کوہ و بیاباں طے کرتا ہوا ایک ریگستان میں پہنچا اور ریت پر تڑپ رہا ہوں۔ اسی عالم میں اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے اور میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور ردائے مبارک سے کرم فرمایا؛ ہوش میں آیا؛ تو آقائے دوجہاں ﷺ کے روئے انور پر نظر پڑی، میں نے رو کر عرض کیا: یارسولُ اللہ ﷺ میری فریاد رسی فرمایئے۔ میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گھبراؤ مت! اللہ رب العالمین اپنا فضل وکرم فرمائے گا اور آپ کے تمام مقاصد پورے ہو کر رہیں گے۔ ''خاطر جمع رکھو'' ایسی کہ دوبارہ زندگی میں قضا نہ ہونے پائے۔ جیسے ہی میری آنکھ کھلی تو عجیب وغریب کیفیت طاری تھی کہ جو الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ تمام واقعہ حضرت صاحب قبلہ سے عرض کیا تو حضور پیرو مُرشد قبلہ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو اور بہت بہت مبارک ہو۔ یہ حال تو خود ہم پر بھی نہیں گزرا تھا کہ جو تم پر گزرا۔ تمہیں حجِ بیتُ اللہ نصیب ہوگا اور راہِ طیبہ میں ظاہری طور پر بھی سرکارِ دوعالم ﷺ زیارت سے مشرف فرمائیں

گے۔(تذکرۂ غوثیہ؛ص:۲۲۳،۲۲۴)

☆ اسی طرح شارحینِ بُردہ بالاتفاق بیان فرماتے ہیں کہ وزیرِ اعظم بہاؤالدّین کے توقیع نگار سعدالدّین فارقی ایسی مرض میں مبتلا ہوئے کہ ان کے اندھے ہوجانے کا اندیشہ ہوگیا۔ ہر طرح کا علاج معالجہ ہوا لیکن کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ ایک شب خواب میں ایک بزرگ ہستی کی زیارت سے شرف یاب ہوئے۔ ارشاد فرمایا: وزیر بہاؤالدّین سے بُردہ شریف لے کر اپنی آنکھوں پر رکھو۔ اللہ رب العالمین کے حکم سے دنیا و مافیہا کی عافیت ملے گی؛ پس سعدالدّین، بہاؤالدّین وزیر کے پاس آئے اور اپنے خواب کی روداد سنائی۔ وزیرِ اعظم بہاؤالدّین نے فرمایا: میں اور میرے اہلِ خانہ اسی قصیدہ سے برکت و شفا حاصل کرتے ہیں۔ پس جیسے ہی سعدالدّین فارقی نے بُردہ شریف کو اپنی آنکھوں پر رکھا تو اللہ رب العالمین نے اس قصیدہ کی برکت سے فی الفور مُہلک مرض سے شفاء عطا فرما دی۔ سُبحان اللہ و بحمدہٖ سُبحان اللہِ العظیم

نعت شریف: کئی ایک لحاظ سے نہایت معتبر صنفِ سخن ہے کہ یہ عہدِ مبارکہ ﷺ میں ہی با قاعدہ فن کی حیثیت اختیار کئے ہوئے تھی؛ اور معیارِ نعت آقائے دوجہاں ﷺ کے سامنے ہی مقرّر ہو چکا تھا۔ نعت گوئی کے عصرِ اوّل میں: جاہلیت



اوراسلام، دونوں زمانوں کی نمائندگی کرنے والے شعراء میں؛
حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرتِ عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
حضرتِ عبداللہ بن زبعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان ہدایت کے ستارے صحابہ
میں؛ خصوصاً حضرت سیّدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛
"صاحب بانت سعاد" بھی ہیں کہ جنہیں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم
کا، ردائے مبارک سے نوازنا سب پر عیاں ہے۔ اور کتبِ
سیرت میں ایسے ہی بہت سے صحابہ اور صحابیات کے قصائد اور
اشعار ملتے ہیں۔ اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ کرام میں کوئی بھی ایسا نہیں؛ کہ جس نے حضور علیہ السلام کی
شانِ مبارکہ میں کوئی مکمل شعر یا جامعُ الکلم کی خیرات نہ مانگی ہو۔
بحمداللہ تعالیٰ! اور ان صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زبانوں
سے نکلے ہوئے ایسے جملے اور مصرعے بھی محفوظ ہیں کہ جن پر
ہزار ہا اشعار کی رعنائیاں نثار کی جاسکتی ہیں۔

ایک مرتبہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے مبارکہ کی
برکت سے بارش شروع ہوئی، جو کافی تیز تھی اور تھم بھی نہیں رہی
تھی۔ ایسے میں اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پیارے
جامع کلمات ارشاد فرمائے کہ جن پر دنیا و مافیہا قربان!

اللّٰھم حوالینا ولا علینا تو بادل چھٹ گئے اور آس پاس کے پہاڑ عماموں کی کلغیوں کی طرح نظر آنے لگے۔ سُبحان اللہ وبحمدہٖ؛

حضور پُرنور آقائے دوجہاں ﷺ کے دورِ رسالت کی نعتیہ شاعری خصوصاً ذاتِ اقدس ﷺ کی نظروں کے سامنے پروان چڑھنے والی نعت شریف کی روایت ایسی اعلیٰ ترین روایت پیش کرتی ہے کہ جس سے ہر دور کے نعت نگار اکتسابِ فیض کے لئے دستِ طلب بڑھاتے ہی رہیں گے۔ آیئے! انہیں چند انمول موتیوں سے نوُر کی خیرات مانگیں۔

حضرت سرکار سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی دادِ تحسین حاصل کرچکے ہیں کہ جس پر ہر داد قربان! ارشاد فرمایا: اے کعب! ان کفار کی ہجو کہو؛ اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تمہارا شعران کے حق میں تیر سے زیادہ تیز ہے۔ حضور سیّدی کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صرف تبرکاً دو شعر ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشیں۔

فِینَا الرَّسُولُ شِهَابٌ ثُمَّ یَتْبَعُهُ
نُورٌ مُّضِیءٌ لَهُ فَضْلٌ عَلَى الشُّهُبِ
اَلْحَقُّ مَنْطِقُهُ وَالْعَدْلُ سِیرَتُهُ

فَمَنْ يُّجِبْهُ اِلَيْهِ يَنْجُ مِنْ تَبَبٖ

ہمارے درمیان اللہ کے پیارے محبوب ﷺ ایک درخشندہ ستارے کی مانند ہیں، جن سے روشنی کی ایک لو نکلتی ہے، جو سب کو روشن کر دیتی ہے اور دوسرے تمام ستاروں کو روشنی بخشتی ہے۔

۲۔ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ سے ردائے مبارکہ انعام میں پانے والے خوش قسمت صحابی حضور سیّدی کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تبرکاً صرف ایک شعر:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَآءُ بِهٖ
مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلٗ

"یقیناً اللہ کے پیارے محبوب ﷺ ایک ایسا نور ہیں جس سے روشنی کی آرزو کی جاتی ہے۔ سرکار ﷺ اللہ کی تیغِ بے نیام ہیں"۔

اس شعر میں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ اصلاح بھی فرماتے ہیں؛ من سیوف الهند ؛ کہنے کی بجائے من سیوف الله سے ؛ کہ ہند کی تلواروں میں سے ایک تلوار نہیں ؛ بلکہ اللہ عزّوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ؛ فرما کر اپنے لئے آفاق گیر اور لامحدود نسبت پسند فرمائی۔ سُبحان اللہ

حضور سیدی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنگ کے موقع پر

فرمایا کرتے تھے۔ یَا نَفْسُ اِلَّا تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا گیا تو تُو آپ اپنی موت مرجائے گا۔ بالآخر! غزوۂ موتہ میں شہادت کی آرزو پوری ہوگئی۔ اللہ اکبر؛ آپ کے تین اشعار تبرکاً:

رُوْحِیْ الْفِدَآءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهٗ شَهِدَتْ
بِاَنَّهٗ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ

میری روح فدا ہو اس ذاتِ پاک ﷺ پر، جن کے اخلاق اس بات پر شاہد ہیں؛ کہ وہ بنی نوع انسان میں سب سے بہتر ہیں۔

عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

"سرکار ﷺ کے احسانات ساری مخلوق کے لئے عام ہیں، جیسے چانداور سورج کی روشنی، ساری دنیا کے لئے عام ہے۔"

لَوْلَمْ تَكُنْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

"اگر آقائے دو جہاں ﷺ میں دوسری دلیلیں نہ بھی ہوتیں تو خود محبوبِ خدا ﷺ کا چہرہ مبارک تم کو حقیقت بتا دیتا۔"

ذاتِ اقدس ﷺ کے سامنے پروان چڑھنے والی روایتِ نعت وہ اعلیٰ ترین معیار رکھتی ہے، جسے دوسرے لفظوں میں فیضانِ نبوت ورسالت کی ایک معیاری تمہید کہہ سکتے ہیں اور یہی تمہید ایمان کی کسوٹی ٹھہرتی ہے؛ جو تا قیامت اپنا معیار پیش کرتی رہے گی۔

اَغَرُّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَلُوْحُ وَیَشْھَدُ

"آقائے دوجہاں ﷺ پر مہرِ نبوت درخشاں ہے۔ اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی اور گواہی دیتی۔" سُبحان اللہ

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اسْمِہٖ
اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

"اللہ! نے اپنے محبوب نبی ﷺ کا نام، اپنے نام سے مربوط فرمایا؛ اسی لئے مؤذن پانچوں وقت اذان میں اشھد..... کہتا ہے۔"

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ

"اللہ! نے اپنے نام سے، اپنے حبیب ﷺ کا نام برائے تعظیم نکالا۔ پس عرش والا محمود! اور آپ محمد ﷺ!" سُبحان اللہ

"المواھبُ اللدنّیه" میں حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرُ المومنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسبِ معمول مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے۔ اچانک ایک جھونپڑی پر روشنی نظر آئی؛ قریب گئے تو دیکھا، ایک بڑھیا روئی دھنک رہی ہے اور بڑے پیار و محبت سے پڑھ رہی ہے:

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاَبْرَارْ
صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارْ

"محمد ﷺ پر پاکیزہ نفوس کا درود ہو، اللہ کے برگزیدہ بندوں کا ان پر سلام ہو۔"

قَدْ کُنْتَ قَوَّامًا بُکًی بِالْاَسْحَارْ
یَا لَیْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارْ

"میں راتوں کو جاگتی، سحر تک آنسو بہاتی رہوں، موت کی بھی تو شکلیں ہیں۔"

ھَلْ تَجْمَعُنِیْ وَحِبِّی الدَّارْ

"کیا ہمارے حبیب ﷺ سے ہم کو دارِ آخرت میں ملائے گا؟"

۵۵۵ھ کا حضور سیّدی شیخ احمد کبیر الرفاعی کا خاص کیفیت میں روضۃ الرسول پر گریہ کرنا؛ عجز و نیاز سے خاص اشعار کا پڑھنا اور روضۂ انور ﷺ سے دستِ مبارکہ کا ظاہر ہونا اور حضور سیّدی الرفاعی کا بوسہ دینا اور ہزار ہا زائرین کا زیارت کرنا؛ خصوص میں سے ہے۔ عرضِ حال السیّدی الرفاعی:

فِی حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِی کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی
وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

جب دور تھا تو میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا، جو میری طرف سے زمین کو بوسہ دیتی اور نیابت کرتی، اور آج سب کچھ حاضر خدمت ہے، اپنا دستِ مبارک نکالیے کہ میرے ہونٹ (بوسے سے) فیض یاب ہوں۔

اس بات سے تو کسی کو مجالِ انکار نہیں کہ آقائے دو جہاں سرورِ سروراں حضور پُر نور سید العالمین مصطفٰے ﷺ کی تعریف و توصیف ایک عظیم سعادت ہے؛ اور وہ عظیم بھی یوں کہ:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ایمان کی رُوح اپنے مدار سے کہتی ہے، کہ آقائے دو جہاں حضور پُرنور سید العالمین مصطفٰے ﷺ کی مدح سرائی میں قصیدہ نظم کرنے میں؛ شانِ اقدس میں تو کچھ اضافہ نہ کرسکا (کیونکہ وہاں تو پہلے ہی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا سایہ موجود ہے) لیکن شانِ اقدس ﷺ میں کہے گئے کلمات کے صدقے؛ مجھے ضرور پذیرائی نصیب ہوئی اور یہ حقیقت بھی ہے، کہ جب اپنے کلام اور حضور پُرنور ﷺ کے بلندیٔ مقام کو دیکھا جائے تو اپنی کم مائیگی کا احساس اس قدر ہوتا ہے کہ اعتراف کرتے ہوئے ہر کوئی یوں گویا ہوتا ہے: ؎ لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور حضرتِ غالب علیہ الرّحمہ اپنی بے بسی کا اظہار ان بلند الفاظ میں کرتے ہیں کہ جسے اکثر و بیشتر ہمارے صوفیائے کرام نے حرزِ جاں و وردِ زبان رکھا:

؎ غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

نعت گوئی میں فصاحت و بلاغت سے زیادہ جس چیز کی ضرورت

ہے وہ درد و سوز اور خلوص و عقیدت کی دولت ہوتی ہے۔

٦٦٠ھ کے "قصیدہ بُردہ شریف" نے اتنی شہرت حاصل کی؛ کہ دوسرے شعراء ہی کے نہیں، بلکہ حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرحمہ کے اپنے دوسرے قصائد بھی "قصیدہ بُردہ شریف" کے سامنے ماند نظر آتے ہیں؛ اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ عربی کا کوئی قصیدہ مقبولیت میں "قصیدہ بُردہ شریف" سے آج تک کسی لحاظ سے نہ بڑھ سکا! جس صبح سے حضور سیّدی ابو الرجا نے قصیدہ بُردہ شریف مانگا، اس صبح سے لے کر آج تک، بلکہ صبحِ قیامت تک طلب بڑھتی ہی جا رہی ہے، اس لئے کہ اس قصیدے کو حضور ﷺ کی محبّت کا سایہ و پرتو سنبھالے ہوئے ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ! ——— اللّٰہم صلِّ وزد و بارِک علیہ

☆ منتخب اشعار حلِ مُرادمیں اکسیرِ اعظم ☆

ان میں سے بعض وہ ہیں جسے مفتیٔ مدینہ طیبہ خرپوت شارح قصیدہ نے ارشاد فرمایا اور بعض وہ ہیں جو ہمارے مشائخ سے ہم تک پہنچے اور چند ایک حضرتِ شیخ ابراہیم باجودی علیہ الرّحمہ سے:

★ غم و آلام سے نجات کے لئے ہر نماز کے بعد شعر نمبر ۵، گیارہ بار پڑھنے سے! ★ طلبِ حاجات کے لئے شعر نمبر ٦ اور ۳۹،

بالترتیب تین (۳) مرتبہ اور پانچ (۵) مرتبہ! ★ گمشدہ چیز کی تلاش میں شعر نمبر ۸، اکیس (۲۱) مرتبہ! ★ دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۱۱، لکھ کر پگڑی کے نیچے رکھیں۔
★ حصولِ علم اور تقریر میں ملکہ حاصل کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد شعر نمبر ۲۳، کا ورد کریں۔ ★ گناہوں سے بچنے کے لئے شعر نمبر ۲۳، ۲۴ اور ۲۵، بعد نمازِ جمعہ گیارہ (۱۱) مرتبہ! ★ مُہلک امراض سے شفاء کے لئے شعر نمبر ۴۶، کا ورد کریں ★ شعر نمبر ۶۰ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے سعادت مند ہوگا۔ ★ مال کو محفوظ رکھنے کے لئے شعر نمبر ۶۷ ! ★ آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۷۱، ۷۲! ★ ہر مصیبت کے رفع اور دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۸۰ پڑھ کر، شہادت کی انگلی سے اپنے گرد دائرہ لگالے تو دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔
★ تنگ دستی سے محفوظ رہنے کیلئے شعر نمبر ۸۲، ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ! ★ قحط سالی کو دُور کرنے کے لئے شعر نمبر ۸۷، ایک سو ایک مرتبہ! ★ رفعِ تپ (بُخار) کے لئے شعر نمبر ۱۰۰، کا وِرد!
★ حصولِ ملازمت کے لئے شعر نمبر ۱۱۶، ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ! ★ مقدمہ کی پیشی کے وقت کامیابی کے لئے شعر نمبر ۱۲۰ !
☆ دشمن پر فتح حاصل کرنے کے لئے شعر نمبر ۱۳۳!!

★ تاجر کو خرید و فروخت میں نفع کے لئے شعر نمبر ۱۴۵، صرف ایک مرتبہ! ★ شفائے امراض کے لئے شعر نمبر ۱۴۶، کا ورد! ★ قید سے رہائی کے لئے شعر نمبر ۱۵۰، کی کثرت! ★ درخت کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۱، ★ ہر طرح کی مصیبت کو دُور کرنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۳، ایک لاکھ مرتبہ! ★ طالبِ علموں کو امتحان میں کامیابی کے لئے شعر نمبر ۱۵۵، مفید تر ہے۔ ★ دنیا و جہاں کے اندوہ و آلام سے بچنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۹، کا ورد اکسیرِ اعظم ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

★ سرچشمۂ وظائف ★

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

یہ اوّلین شعر قصیدہ بُردہ شریف کے ان خاص اشعار میں سے ہے جسے تریاقِ حاجات کہا جا سکتا ہے کہ جس کی برکت سے اللہ ربّ العالمین جل جلالہٗ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ حضور سیّدی المولیٰ ابوسعید خادمی فرمایا کرتے تھے کہ یہ شعر میری ہر

حاجت میں تریاق ہوا ہے اور ہم مسکینوں کے لئے حضور پیرو مُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت علّامہ الشاہ احمد نُورانی صدّیقی کا دُعا اور بعد از دعا پڑھنا اور محبّت سے پڑھتے رہنا؛ ایک مفید حاصلِ سَند ہے۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ!

☆ حضور سیّدی حضرتِ اعلیٰ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب گولڑوی الگیلانی کے حالات میں ملتا ہے کہ جب حضرتِ گولڑوی؛ ملیر کوٹلہ تشریف لے گئے؛ تو وہاں ایک حافظ صاحب حضرت سے نسبت والے رہتے تھے۔ جو قبرستان میں جا کر کچھ وظائف پڑھنے لگے، ان کے ساتھ عجیب معاملہ ہوا۔ اللہ اکبر! دورانیۂ وظیفہ اینٹیں برسنا شروع ہو گئیں۔ جتنا زور و شور سے وظیفہ پڑھتے؛ اتنا ہی زیادہ خشت باری، شدّت اختیار کرتی جاتی۔ حتیٰ کہ ایک بڑا سا پتھر عین ان کے سر کے پاس آ گرا۔ گھبرا کر انہوں نے وظیفہ بند کر دیا اور قصیدہ مُبارکہ شریف کا چھتیسواں (۳۶) شعر: ھُو الحبیبُ الذی، والا پڑھنا شروع کر دیا۔ تو قربان جائیے، اللہ رب العالمین کے؛ کہ اللہ رب العالمین نے اس شعر کی عظمت و نسبت کے وسیلے سے پتھروں کا برسنا بند فرما دیا! لاقوۃ الاّ باللہ، سُبحان اللہ! ۞ اللّٰھُمّ صلِّ وسلِّم وبارِک علیہ ۞

☆ قضائے حاجات وحلِ مشکلات کے لیے حضور سیّدی مفتیٔ

مدینہ عمر الخر پوتی، اسی چھتیسویں شعر ھُوَ الحبیبُ الّذی کے پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کسی کوئی حاجت پیش ہو، تو ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اگر محبّت سے پڑھا جائے تو اللہ رب العالمین اپنے فضل وکرم سے ضرور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ اور اس کی حاجت بھی برآئے گی۔ حضور سیّدی شیخ الحدیث ابُوالحسنات محمد احمد القادری فرماتے ہیں کہ بہتر ہے، اس عمل کے اوّل آخر؛ گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیا جائے اور اگر ایک ہی مجلس میں پوری مقدار نہ پڑھی جا سکے تو جب موقع ملے، پڑھتا رہے؛ برکات سے محروم نہیں رہے گا۔

☆ حضور سیّدی مفتیء مدینہ عمر الخر پوتی اپنے پیر و مُرشد کی زبانی: اپنے دادا پیر الحاج عثمان افندی الکشھری علیہ الرّحمہ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سیّدی کسی معاملے میں سخت پریشان تھے۔ پریشانی دُور کرنے اور حصولِ مقصد کی خاطر حضور سیّدی نے مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو گھر بلوایا اور اسی شعر ھُوَ الحبیبُ الّذی؛ کے متعلق فرمایا کہ بغیر کسی گفتگو کے کئے ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار پڑھیے اور ہمارے لئے دُعا فرمائیے۔ چنانچہ چند دنوں بعد حسبِ منشاء؛ مقصد پورا ہوگیا۔

؎ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر، کرے کرم جود ہی سر بسر (کیا

شانِ کریمی ہے) سُبحان اللہ وبحمدہٖ

☆ اسی شعر نمبر ۳۶، کا حلِ مشکلات اور حاجات کے بَر آنے کے ساتھ ساتھ کسی کام کے انجامِ کار کے لئے، انکشافِ حقیقت کی غرض سے اور روز وشب کے استخارہ کے لئے بوقتِ تہجدّ، تین سو کے قرب و جوار پڑھنا اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں ہر شعبے میں مشق درکار ہے۔ اسی طرح عالمِ رُوحانی کے واقعات بھی مشق و تفکرّ سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ انسان کے جسمی و رُوحانی، عقلی اور نظری مشقوں کے اصول مقرر ہیں جو رُوح کی ریاضت سے منکشف ہوتے رہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں حکماء کے دو گروہ تھے: ایک مشائین، جو اپنے اساتذہ کے پاس جا کر تعلیم پاتے اور دوسرے اشراقین، جو اپنی باطنی ایمانی روشنی سے بذریعہء ریاضت اشیاء کی حقیقت پر آگاہ ہوتے۔ دونوں کی معلومات کا نتیجہ متحد ہوتا تھا۔ دل کی روشنی کو بھی حقائقِ اشیاء کے معلوم کرنے میں دخل ہے۔ اِس گئے گزرے نازک دور میں، رُوحانی اور وجدانی دعوت پر لوگوں کا توجّہ نہ کرنا، قبل از آزمائش اسے فضول سمجھنا! کسی حقیقتِ محققہ کو معدُوم نہیں کر سکتا۔

خصوصی مطالعہ میں مرکزی دادرسی

۱۔حضرتِ علامہ مولانا فضل احمد عارف: ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات؛ کی تصنیف وتالیف ''برکاتِ بُردہ''۔

۲۔حضرت علامہ مولانا حافظ محمد افضل منیر صاحب: فاضل دارُ العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف کی تصنیف ''قصیدہ شریف''۔

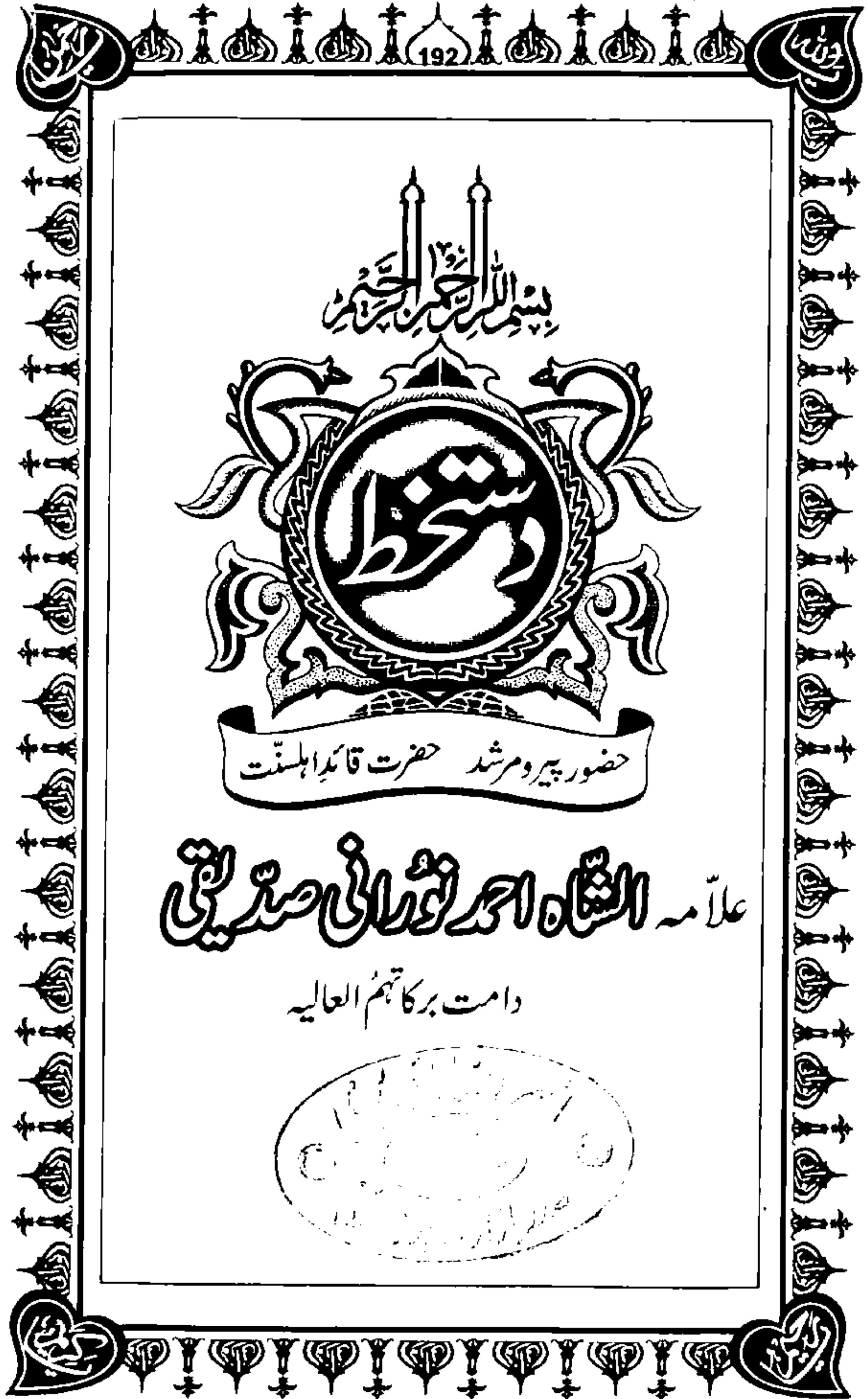
۳۔حضرت علامہ شیخ الحدیث ابُوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف وتالیف ''طیبُ الوُردہ''۔

۴۔حضرت علامہ ابُوالبرکات محمد عبدالمالک خان رحمۃ اللہ علیہ: کی تصنیف وتالیف ''حسنُ البرُدہ''۔

اور خاص کر حضور پیر و مُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت

علامہ الشاہ احمد نُورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

کی شفقت ومحبّت، خُلوص ولِلّٰہیت اور دُعاؤں نے وہ اثر دکھایا؛ کہ سبز گنبد کے مکیں داتا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے رحمتوں وبخششوں کی خیرات کا باڑہ ''النُورانی ایجوکیشنل کمپلیکس، فیصل آباد'' کو قریب سے نصیب ہوا۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ! اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ


192
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دستخط
حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنّت
علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی
دامت برکاتہم العالیہ



عشقِ نورانی

میری نگاہ میں

نہ تاج و تخت نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

